مُحَمَّد جَمَالُ الدِّین خَان قَادِرِی
Mobile No. +917860520899
اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
۹۲ خطبات کا حسین گلدستہ
بنام
اَنوارُالبیان
جلد دوم
پانچواں مہینہ : جمادی الاوّل
تالیف
نمونۂ اسلاف عطائے خواجہ حضرت علامہ مولانا مفتی
اَنوار احمد قادری صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ
امام احمد رضا اکیڈمی
صالح نگر، رامپور روڈ، بریلی شریف (انڈیا) یو.پی
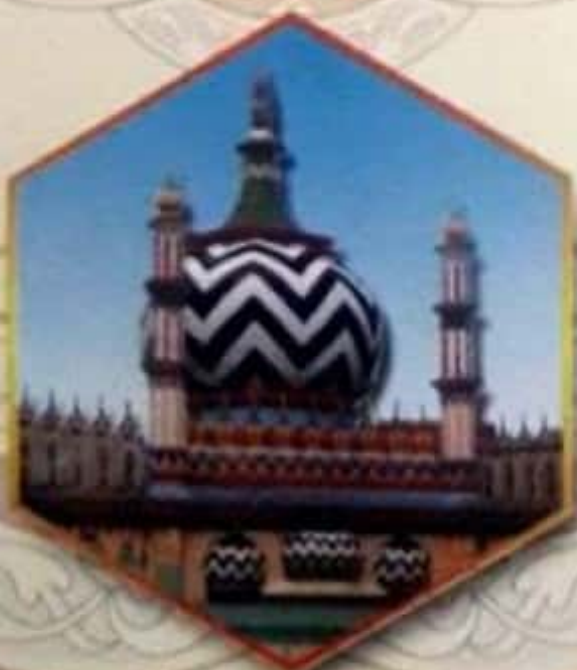
اجمالی فہرست (جلد دوم)

(۵) جمادی الاولیٰ

(۶) جمادی الاخرہ

(۷) رجب شریف

(۸) شعبان المعظم

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

پہلا جمعہ .... پہلا بیان

درود وسلام کے فضائل وبرکات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَنُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَعِتْرَتِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَعُلَمَاءِ مِلَّتِہٖ وَشُہَدَاءِ مَحَبَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ لَا سِیَّمَا عَلٰی اِبْنِہِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجِیْلَانِیِّ وَابْنِہِ الْخَوَاجَہِ الْاَعْظَمِ الْاَجْمِیْرِیِّ وَشَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الْاِمَامِ اَحْمَدَ رَضَا الْبَرَیْلَوِیِّ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ۲۲، ع۴)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

بے شک و شبہ رحمت والے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جن کو مکمل بیان کرنا ناممکن ہے۔

درود و سلام کے فضائل و محامد پر بہت سی کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور علمائے کرام اکثر بیان کرتے رہتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یہ مبارک سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کا بے حساب احسان و کرم ہے کہ اس

نے محض اپنے فضل خاص سے مجھ جیسے ناکارہ بے علم کو اپنے محبوب معظم، حبیب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ محبوبیت میں درود وسلام کے مقدس عنوان پر چند اوراق لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

این سعادت بزور بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

درود وسلام کی فضیلت وعظمت کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جتنی عبادتیں اور ذکر واذکار ہیں وہ سب کے سب سرکار مدینہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنت ہیں اور درود شریف رب تعالیٰ کی سنت ہے۔

اے ایمان والو! ہمیشہ ہمیشہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے رہنا چاہئے۔ اس میں کوتاہی ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ یوں بھی سرکار عالم، غمخوار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں۔ شکم والدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دنیا میں جلوہ بار ہوتے ہی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور ہونٹوں پر یہ دعا جاری تھی۔

رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ۔ اے رب! میری امت میرے حوالے فرما۔

رب ھب لی امتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے

حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

پہلے سجدہ پہ روز ازل سے درود

یادگاری امت پہ لاکھوں سلام

شب معراج سفر پر روانگی کے وقت امام الانبیاء، رحمت عاصیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی عاصی، سیہ کار، گنہگار امت کو یاد فرما کر غمگین ہوئے۔ آبدیدہ ہوئے، چشمان کرم سے آنسو چھلکنے لگے۔ امام عشق ومحبت، سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا

رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہادیئے ہیں

اور دیدار ذات باری تعالیٰ کے وقت اور خصوصی انعام واکرام کی ساعت میں بھی گنہگار سیہ کار امت کو یاد فرمایا۔ عمر بھر خطا کار، گنہگار، سیہ کار امت کے لئے غمگین رہے۔ لہٰذا محبت وعقیدت کا یہی تقاضہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو، جان ایمان، سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی یاد اور درود وسلام سے کبھی غفلت نہیں کرنا چاہئے،

امام اہلسنت، سراپا عشق رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام ایمان والوں سے محبت بھرا پیغام دیتے ہوئے عرض کرتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا
یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

بیٹھتے اُٹھتے مدد کے واسطے
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے

اے ایمان والو! ہم غور کریں کہ پیارے، پیارے رحمت والے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہم پر کتنے احسانات ہیں مگر یہ کب ممکن ہے کہ ہم غلام ابن غلام ان کا شکریہ ادا کرسکیں، بس اتنا ہی کیا کریں کہ ان کا ذکر کریں، ان کی یاد منائیں اور ان پر درود وسلام کے تحفے بھیجا کریں۔

شکر ایک کرم کا بھی ادا ہو نہیں سکتا
دل تم پہ فدا، جانِ حَسن تم پہ فدا ہو

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کافی احکام صادر فرمائے۔ مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ مگر کسی میں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں، ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور ایمان والو! تم بھی کیا کرو۔ صرف درود شریف کے لئے ہی ایسا فرمایا گیا ہے، اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کیوں کہ کوئی کام بھی ایسا نہیں جو خدا کا بھی ہو اور بندے کا بھی، یقیناً ہم اللہ تعالیٰ کے کام نہیں کرسکتے اور اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں سے بے نیاز ہے۔

مگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ تعالیٰ کا بھی ہو۔ ملائکہ بھی کرتے ہوں، اور ایمان والوں کو بھی اس کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو، وہ صرف اور صرف پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنا ہے۔ یہ شان وشوکت، عظمت وبزرگی ہے۔ سلطان مدینہ، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کہ خود خدائے تعالیٰ، خلاق دو عالم، اپنے حبیب مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجتا ہے۔ اور ایمان والوں کو بھی درود کا حکم دیتا ہے۔

اے ایمان والو! آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ مصر میں جمال یوسف، حسن یوسف علیہ السلام کی شہرت کا یہ عالم تھا کہ جب مصر کی عورتوں نے حسن یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو دیکھتی رہ گئیں اور محویت دیدار کے کیف وسرور میں ان کی انگلیاں کٹ گئیں، خبر نہ ہوئی۔ یہ تھا حسن یوسف علیہ السلام کا جلوہ۔

مگر جب عرب کے مردوں نے حسن مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جلوؤں کا نظارہ کیا تو مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰی الْحَق کے مژدۂ جاں فزا کے جلوؤں سے سرشار ہوکر پکار اٹھے۔ یعنی جس نے مصطفیٰ کو دیکھا اس نے خدا کو دیکھا۔

اور ان کے زبانوں پر یہ ترانہ تھا۔ اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایسے عاشق و دیوانے ہوئے کہ صرف دیکھتے ہی دیکھتے نہ رہ گئے بلکہ دعوت محبت پر اپنے اہل وعیال اور وطن عزیز کو قربان کر دیا اور پھر بھی محبت آواز دیتی رہی تو عشق کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے محبوب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سر کو بھی کٹا ڈالا جس کے شاہد آج بھی بدر و اُحد اور کربلا کے میدان ہیں۔

یہ ہے جمال مصطفےٰ اور حسن مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جلوہ۔

حضرات! وہاں مصر کی عورتیں تھیں، یہاں عرب کے مرد ہیں۔ وہاں عورتوں کی انگلیاں، اضطراراً، بے خودی میں کٹیں، اور یہاں اختیاراً جان بوجھ کر سر کٹائے جا رہے ہیں، عاشق رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوب فرماتے ہیں:

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردان عرب

حضرات! حسن یوسف علیہ السلام پر مخلوق فریفتہ اور شیدا تھی، لیکن حسن مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چمک دمک اور جلوہ افشانی کا یہ عالم ہے کہ خود خالق و مالک طالب دیدار ہے۔

ایسا تجھے خالق نے طرحدار بنایا
یوسف کو تیرا طالب دیدار بنایا

اللہ بھی طالب ہے تیرا جن و بشر بھی
ہے عرش ترا خلد بھی اللہ کا گھر بھی

چہرہ ہے تیرا آئینہ حسن الٰہی
دیکھے تیرا جلوہ تڑپ جائے نظر بھی

اور اگر کوئی سوالی کسی کے دروازہ پر مانگنے جاتا ہے تو گھر والوں کے لئے مال و اولاد کے حق میں دعائیں مانگتا ہوا جاتا ہے۔ سخی کے بچے زندہ رہیں، مال و دولت سلامت رہے، گھر آباد رہے وغیرہ وغیرہ۔ جب یہ دعائیں مالک مکان سنتا ہے تو سمجھ جاتا ہے کہ یہ بڑا باادب و مہذب سوالی ہے۔ بھیک مانگنا چاہتا ہے مگر ہمارے بچوں کی خیر مانگ رہا ہے۔ خوش ہو کر جھولی میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتا ہے مگر یہاں اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے۔ اے ایمان والو! جب تم ہمارے یہاں کچھ مانگنے آؤ تو ہم تو اولاد سے پاک ہیں، مگر ہمارا ایک پیارا محبوب ہے، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام لیتے ہوئے، اس کے اہل بیت اور اس کے صحابہ کی بھلائی مانگتے ہوئے ان کو دعائیں دیتے ہوئے آؤ تو جن رحمتوں، برکتوں کی ان پر بارش ہو رہی ہے ان کا تم پر بھی چھینٹا ڈال دیا جائے گا۔ درود شریف پڑھنا دراصل اپنے خالق و مالک کی بارگاہ سے مانگنے کی ایک اعلیٰ ترکیب ہے۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا، تجھے حمد ہے خدایا

اے رحمٰن و رحیم میرے بندہ نواز، پروردگار مولیٰ، ہم سراپا جرم و خطا انسانوں کی گناہ آلود زبان اس لائق کہاں، جو تیرے پیارے حبیب و محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان کے لائق درود و سلام پیش کر سکیں، لہٰذا تو محض اپنے لطف عمیم سے اس گنہگار فقیر قادری اور سارے ایمان والوں کی جانب سے بے شمار درود اور لامحدود سلام نازل فرما۔ اس سلطان عالم، مختار دو عالم، شاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر جس کے دست پاک میں تمام خزانوں کی چابیاں ہیں۔

اس حبیب معظم، محبوب مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر جس پر خود خدا اور فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس سلطان مدینہ پر آسمانوں میں، جس کا نام احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے۔

اے میرے اللہ تعالیٰ! خطا کاروں، مجرموں پر فضل و کرم کی بارش برسانے والے رحمٰن و رحیم، ستار و غفار مولیٰ اس شہنشاہ مدینہ، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا صدقہ جس کے آستانے پر تیرے رحم و کرم کی بھیک بٹتی ہے۔

اس شہنشاہ دو عالم کا صدقہ جس کی سلامی کے لئے صبح و شام لاکھوں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

اس جامع و کامل نبی رحمت کا صدقہ جس میں صفوۃ آدم، استقامت نوح، خلت ابراہیم، عبرت عزیر، لطافت ہود، حسن یوسف، صبر ایوب، حکمت داؤد، سطوت سلیمان، امامت ہارون، دم عیسیٰ، ید بیضا وغیرہ تمام اوصاف موجود، علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

خدا نے ایک محمد میں دیدیا سب کچھ
کریم کا کرم بے حساب کیا کہنا

اس رسول معظم، حبیب مکرم کا صدقہ جن کے توسل سے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔

اس نبی محتشم کا صدقہ جن کے طفیل ہی ہر توبہ، تمام دعائیں، عبادتیں، ریاضتیں، مجاہدات قبول ہوئے، ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اے ایمان والو! محفل میلاد شریف میں ذکرِ ولادت کے وقت یا کسی بھی وقت کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر یا سونے کی حالت میں یا چلنے کی حالت میں حضور پر نور سرکار مدینہ، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنا باعث رحمت و برکت ہے، مگر کھڑے ہو کر پڑھنے میں زیادہ ادب ہے اور اس مقدس فعل کو شرک و بدعت کہنا کھلی گمراہی اور جہالت ہے۔

صلوٰۃ وسلام کا ثبوت قرآن مجید سے

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ (پ۲۲،ع۴)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنز الایمان)

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو دو کام کرنے کا حکم دیا ہے ایک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجنا دوسرے سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سن کر قلب مومن میں خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایمان کی روشنی سے جن کے دل منور و مجلیٰ ہیں انہوں نے اپنے آقا و مولیٰ، سلطان مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کرم میں درود وسلام کا تحفہ کل بھی پیش کیا اور آج بھی پیش کرتے ہیں اور یہ مبارک طریقہ قیامت تک بلکہ قبر و محشر میں بھی جاری رہے گا۔

میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ و السلام

اور جن کے قلوب ایمان کی روشنی سے خالی ہیں اور جن کے دلوں میں محبت شاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چراغ بجھا ہوا ہے وہی لوگ صلاۃ وسلام کو بدعت کہتے ہیں اور صلوٰۃ وسلام کی مجلس سے بھاگتے ہیں اور پڑھنے والوں کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ اور کمال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک بھیجنے میں تاکید نہیں فرمائی اور سلام کے بھیجنے پر تاکید فرمادی کہ سلام ضرور پڑھنا۔

اے ایمان والو! غور فرمائیں اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے پر تاکید کیوں فرمائی؟ کہ سلام ضرور پڑھنا خوب خوب پڑھنا دراصل بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا یہ بھی جانتا ہے کہ سلام کے منکر اور سلام پڑھنے والوں کو اس مقدس فعل سے روکنے والے ہوں گے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو سلام کا حکم بھی دیا اور تاکید

بھی فرمادی کہ میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت کرنے والو! انکار کرنے والے سلام سے انکار کر کے نافرمان ہو جائیں گے اور پھر ان کا حشر بھی سب سے بڑے نافرمان شیطان کے ساتھ ہوگا۔ لیکن تم ایمان والو! سلام ضرور پڑھنا، بار بار پڑھنا اور فرمانبردار، وفادار ہونے کا ثبوت دینا اس لئے کہ جو فرمانبردار ہوگا، پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کا تو ایسے خوش نصیب کا حشر بھی فرمانبرداروں، وفاداروں کے امام و پیشوا صدیق و عمر، عثمان و حیدر، حسن و حسین، غوث و خواجہ، رضا و مصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ہوگا۔

جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

اے ایمان والو! برکت و رحمت اور حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قربت کے حصول کے لئے درود و سلام سے بہتر کوئی عمل ہی نہیں ہے۔

درود و سلام کی رحمتیں

(۱) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ٥

(۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (مسلم شریف، ابوداؤد، ج ۱، ص ۲۱۲، دارمی، ج ۲، ص ۲۰۸)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلَاۃً وَّاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْہُ عَشْرُ خَطِیْئَاتٍ وَّ رُفِعَتْ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ ٥

(۲) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

(نسائی شریف، ج ۱، ص ۱۴۵)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۳) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ اُمَّتِیْ صَلَاۃً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَ کَتَبَ لَہٗ بِھَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَ مَحٰی عَنْہُ عَشْرَ سَیِّاٰتٍ ٥

(۳) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی مجھ پر ایک مرتبہ خلوص دل سے درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور درود شریف کی برکت سے دس درجے بلند فرماتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹاتا ہے۔ (نسائی شریف، ج۱، ص۱۴۵، کنز العمال، ج۱، ص۴۳۸)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ صَلٰوۃً ٥

(۴) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں میں مجھ سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے گا۔ (ترمذی شریف، ج۱، ص۱۱۰، مشکوٰۃ شریف، ص۸۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! مذکورہ احادیث کریمہ سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ درود شریف کا پڑھنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کرم میں کتنا مقبول عمل ہے اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والوں کو کتنی نیکیاں عطا فرماتا ہے اور کتنے درجے بلند فرماتا ہے اور سب سے خوشی کی بات تو یہ ہے کہ قیامت کے دن وہی لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قریب ہوں گے اور بزم محشر کے دولہا آمنہ کے لعل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے قریب ہونے کا نسخہ بھی بتا دیا کہ جو میرا غلام جتنا زیادہ درود پڑھے گا اتنا ہی زیادہ مجھ سے قریب ہوگا لہٰذا ایمان والو! خوشی مناؤ اور اپنی قسمت پر ناز کرو کہ جن پیارے رسول، محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر خود اللہ تعالیٰ درود بھیجے اسی پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ہم سیہ کاروں گنہگاروں کو بھی درود وسلام بھیجنے کی سعادت عطا فرماتا ہے۔ اب وہی شخص درود بھیجے گا جسے قیامت کے روز رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قربت درکار ہو۔

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلی الصلوٰۃ والسلام

(۵) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ o

(۵) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بڑا بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۸۷)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف میں ہمارے سرکار رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس شخص کو بخیل و کنجوس فرمایا ہے جو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر پاک سنے اور درود شریف کا نذرانہ پیش نہ کرے اور محبت کا بھی یہی تقاضہ ہے کہ جب ذکر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنے یا نام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنے تو بخیلی کا مظاہرہ نہ کرے بلکہ فرط محبت سے عشق و الفت کے انداز میں خوب خوب درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سچی غلام ہونے کا ثبوت دے۔

مومنو! پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

حدیث شریف: اَلسَّخِیُّ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ فَاسِقًا اَلْبَخِیْلُ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَوْ کَانَ زَاھِدًا o
یعنی سخی اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اگر چہ گنہگار ہو بخیل اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے اگر چہ عبادت گزار ہو۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۶) قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ فَقَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّھَا قَالَ اِذًا یُکْفٰی ھَمُّکَ وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ o

(۶) یعنی حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم

آپ پر میں بہت درود شریف پڑھتا ہوں تو کتنا درود شریف پڑھنا مقرر کرلوں تو سرکار مدینہ نے فرمایا جتنا چاہو۔ اگر بڑھا دو تو تمہارے لئے اچھا ہے میں نے کہا آدھا فرمایا جتنا چاہو اگر بڑھا دو تو تمہارے لئے اچھا ہے، میں نے کہا دو تہائی فرمایا جتنا چاہو، اگر بڑھا دو تو تمہارے لئے اچھا ہے۔ میں نے کہا کہ ہر وقت درود شریف پڑھوں گا فرمایا کہ تب تو تمہارے غموں کو کفایت کرے گا اور تمہارے گناہ مٹا دے گا۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۸۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

اے ایمان والو! حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمت عالم کے وہ صحابی ہیں جو صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک، رات بھر، دن بھر، غرض یہ کہ ہر وقت اوراد و وظائف اور دعاؤں میں مشغول رہا کرتے تھے ایک دن رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہر وقت اوراد و وظائف اور دعاؤں میں مصروف رہنا یہ میری زندگی کا معمول ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میرے لئے وقت مقرر فرما دیں کہ کتنے وقت اوراد و وظائف میں مشغول رہوں اور کتنے وقت دعائیں مانگوں اور کتنے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پر درود شریف پڑھوں؟ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اجازت دیں تو تین حصہ وقت میں اوراد و وظائف پڑھا کروں اور ایک حصہ وقت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم پر درود شریف کا تحفہ پیش کیا کروں۔ تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری مرضی، اگر زیادہ درود پڑھو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ تو صحابی نے عرض کیا کہ آدھا وقت درود شریف کے لئے متعین کرلوں، تو حضور، سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے لئے اختیار ہے اگر زیادہ درود شریف پڑھو گے تو اور بہتر ہوگا صحابی نے عرض کیا کہ تمام وقت کا تین حصہ درود شریف کے لئے مقرر کرلوں تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے اگر زیادہ پڑھو گے تو تمہارے لئے بہتر پھر تو صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم صبح سے شام تک، شام سے صبح تک رات ہو یا دن، فرائض و واجبات کے بعد ہر وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم کی بارگاہ کرم میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنا، میں اپنی عادت بنالوں گا۔ صحابی کے اس انداز غلامی پر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دریائے رحمت جوش میں آئی ارشاد فرمایا اگر تم ہر وقت اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود شریف پڑھو گے تو تمام غموں سے امن و سکون ملے گا راحت و عافیت ملے گی اور درود شریف کا یہ مقدس عمل تمام گناہوں کو مٹانے کے لئے کافی ہوگا۔

کیوں کہوں بے کس ہوں میں کیوں کہوں بے بس ہوں میں

تم ہو اور میں تم پر فدا تم پہ کروروں درود

(۷) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْھِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا ○

(۷) بے شک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور آپ کے چہرۂ انور پر خوشی تھی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میرے پاس جبرئیل آئے عرض کیا بے شک آپ کا رب فرماتا ہے اے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور آپ کا امتی آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے مگر میں اس پر دس سلام بھیجوں۔

(سنن الدارمی، ج ۲، ص ۴۰۸، سنن نسائی، ج ۱، ص ۱۴۵)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف کو بار بار پڑھئے اور اپنے مقدر پر ناز کیجئے کہ جو غلام اپنے پیارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس خوش نصیب پر رحمت کی بارش برسائے اور جو سعید امتی اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس سعادتمند غلام پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ کتنے خوش نصیب اور بلند قسمت ہیں وہ لوگ جو نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر رحمت و سلامتی سے اپنے دامن کو بھر رہے ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود

ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف سے دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب، مصطفیٰ کریم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مرضی وخوشی چاہتا ہے ان بدعقیدہ وہابیوں، دیوبندیوں، تبلیغیوں کے لئے عبرت ونصیحت کا مقام ہے جو دامن رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو چھوڑ کر خدائے تعالیٰ کو خوش وراضی کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے بُرے عقیدے والوں کو توبہ کی توفیق عطا فرما کر دولت ایمان سے مالا مال فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے دشمن تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

اے ایمان والو! اپنی قسمت پر ناز کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سیہ کاروں، گنہگاروں کو اپنا شان والا، پیارا محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم عطا فرمایا حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تمام مخلوق، نبی ہوں یا امتی، رسول ہوں یا ان کے فرمانبردار سب کے سب میری رضا تلاش کرتے ہیں اور اے پیارے محبوب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں تمہاری رضا چاہتا ہوں، امام اہلسنت، سراپا عشق ومحبت، سرکار اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کیا خوب فرماتے ہیں:

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

(۸) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ قَالَ اٰمِيْن ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْن ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْن فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَاكُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهٗ فَقُلْتُ اٰمِيْن فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْن فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلِ الْجَنَّةَ فَقُلْتُ اٰمِيْن ٥

(۸) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حاضر ہو جاؤ تو ہم حاضر ہو گئے۔ تو آپ منبر مبارک کی پہلی سیڑھی پر چڑھے اور آمین فرمایا پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا، پس جب آپ (خطبہ سے) فارغ ہو کر منبر سے اترے تو ہم نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آج ہم نے آپ سے وہ بات سنی جو پہلے ہم نہ سنتے تھے تو آپ نے فرمایا کہ جبرئیل آگئے میرے منبر پر چڑھنے کے وقت تو انہوں نے کہا جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور بخشا نہ جائے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو، تو میں نے آمین کہا۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل نے کہا جس کے سامنے آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم) کا ذکر کیا جائے تو

وہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم) پر درود شریف نہ پڑھے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو۔ تو میں نے کہا آمین، پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبرئیل نے کہا جو شخص والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کا بڑھاپا پایا اور جنت کا مستحق نہ ہو سکا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو تو میں نے کہا، آمین۔ (المستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۱۷۰)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! اس حدیث شریف میں ایسے تین افراد کا ذکر کیا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے رحمت و برکت والی ساعتیں مرحمت فرمائیں تا کہ ان کے ذریعہ وہ جنت کے مستحق بن جائیں۔ مگر ایسے برکت و رحمت والے اوقات کو غفلت میں گذار کر جنت سے دور اور دوزخ سے قریب ہو گئے اور وہ تین قسم کے محروم لوگ وہ ہیں۔ (۱) جو رمضان شریف کا مہینہ پایا اور اس کا احترام نہ کیا اور جنت کا حقدار نہ بن سکا۔ (۲) جس نے ماں باپ کی ضعیفی کا زمانہ پایا اور ان کی خدمت و فرمانبرداری کر کے انہیں راضی و خوش کر کے جنت کا مستحق نہ ہو سکا اور (۳) جس نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر پاک سنا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود شریف نہ پڑھا، ان تین قسم کے لوگوں کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ! یہ تینوں قسم کے لوگ تیری رحمت سے دور ہو جائیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آمین فرما کر قبولیت کی سند عطا فرما دی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ دعا کرنے والے فرشتوں کے سردار اور آمین کہنے والے نبیوں، رسولوں بلکہ کل کائنات کے سردار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اب دعا کے رد اور نامقبول ہونے کا سوال ہی کیا ہے۔ اس لئے تمام ایمان والے اگر یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان سے دور نہ ہو اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی دعا ان پر صادق نہ ہو تو رمضان المبارک کا پورا پورا احترام کریں اور ماں باپ کی خوب خدمت و اطاعت کریں اور جب بھی سرکار مدینہ، رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر پاک سنیں۔ تو عقیدت و محبت سے بارگاہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں درود و سلام کا تحفہ پیش کریں۔

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام
زینت عرش معلیٰ الصلوٰۃ والسلام

مومنوں پڑھتے رہو تم اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام

(۹) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِیْ السَّلَامَ ۰

(۹) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گشت کرتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔ (داری شریف، ج ۲، ص ۳۰۹، مشکوۃ ص ۸۶)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! ان فرشتوں کی یہی ذمہ داری ہے کہ وہ امتی کا درود وسلام سرکار مدینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ رحمت تک پہنچائیں کوئی بد عقیدہ وہابی، دیوبندی، تبلیغی یہ نہ سمجھ لے کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان فرشتوں کے محتاج ہیں، فرشتے پہنچائیں گے تب ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معلوم ہوگا ورنہ نہیں۔ بات در حقیقت یہ ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خدائے تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے بنفس نفیس امت کا درود سنتے بھی ہیں اور درود پڑھنے والے اس امتی کو دیکھتے اور پہچانتے بھی ہیں، چاہے امتی قریب ہو کہ بعید ہو۔ اور ایک مقصد یہ بھی ہے کہ فرشتہ کہتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم فلاں کے بیٹے فلاں نے اتنی بار آپ کی خدمت اقدس میں درود پیش کیا ہے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ، اس دربار عالی میں اور ہم فقیروں گنہگاروں کا نام وہ بھی فرشتوں کی زبان سے۔ وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کا نام درود شریف پڑھنے کی وجہ سے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں پیش ہوتا ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور اپنے اس غلام کے لئے دعا بھی کرتے ہیں۔

بھر کے جھولی مری میرے سرکار نے
مسکرا کر کہا اور کیا چاہئے؟؟

آتا ہے فقیروں پہ انہیں پیار کچھ ایسا
خود بھیک دیں اور خود کہیں منگتا کا بھلا ہو

حضرات! اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال وافعال دیکھتا ہے، ہمارے اقوال سنتا ہے پھر بھی فرشتے ہمارے اعمال وافعال اور اچھے برے اقوال سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو علم نہیں، فرشتوں کے بتانے سے اللہ تعالیٰ کو معلوم ہوتا ہے، نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ خبر ہے، مگر یہ فرشتوں کی ذمہ داری ہے کہ بارگاہ خالق و مالک میں بندوں کے اعمال پیش کریں۔ بس اسی طرح فرشتوں کی ذمہ داری ہے کہ

بارگاہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں امتی کا درود وسلام پہونچائیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تک فرشتے نہ پہنچائیں گے تو ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خبر نہ ہوگی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے، اسی طرح ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی خدا کی دین وعطا سے سارے عالم کو دیکھ رہے ہیں اور ساری چیزوں سے باخبر ہیں۔

امام اہلسنت سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

دورو نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

(۱۰) قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ عَنْکَ وَمَنْ یَّاْتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مَحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُ ھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِہٖ عَرْضًا ٥

(۱۰) یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کے نزدیک آپ سے دور رہنے والوں اور آپ کے بعد میں آنے والے درودوں کا کیا حال ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ محبت والوں کا درود میں خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا ہوں اور ان کے علاوہ کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات شریف)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۱۱) لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِکَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ٥

(۱۱) کوئی بندہ ایسا نہیں جو مجھ پر درود شریف پڑھے مگر اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے، وہ درود شریف پڑھنے والا کہیں ہو صحابہ کرام نے عرض کیا، آپ کے وصال فرمانے کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میرے وصال کے بعد بھی کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے۔ (طبرانی، جلاء الافہام)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۲) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر کھانا حرام فرمایا ہے۔ ([illegible])

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (مرقاۃ جلد دوم ص ۲۰۹)

اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اسی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں اور ان کی زندگی سب مانتے ہیں (مگر منافق نہیں مانتا) کسی کو اس میں اختلاف نہیں ہے۔ ان کی زندگی جسمانی، حقیقی، دنیاوی ہے۔ شہیدوں کی طرح صرف معنوی اور روحانی نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات ص [illegible])

صاحب نسیم الریاض فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام حقیقی زندگی کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

اے ایمان والو! مذکورہ احادیث کریمہ اور مشہور ومعروف بزرگ حضرت ملا علی قاری اور معروف ومقبول محدث حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما وغیرہم کے اقوال کی روشنی میں یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ کر ظاہر وباہر ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نبی علیہم السلام جسمانی، حقیقی یہاں تک کہ دنیوی زندگی کے ساتھ زندہ ہیں۔ یہی ایمان وعقیدہ تمام صحابۂ کرام، تابعین کرام، تبع تابعین کرام اور ائمۂ مجتہدین حتیٰ کہ تمام مسلمانوں کا تھا اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اہلسنت وجماعت یعنی ایمان والوں کا یہی ایمان وعقیدہ ہے اور جب تک چاند کی چاندنی، سورج کی روشنی، ستاروں کی جگمگاہٹ، دن کا اجالا، رات کی سیاہی باقی رہے گی ایمان والوں کا یہی عقیدہ رہے گا کہ ہمارے نبی سرکار مدینہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے کل بھی زندہ تھے، آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

تو زندہ ہے واللہ، تو زندہ ہے واللہ
میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

درود پاک کی مجلس

مراد مصطفیٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھ کر اپنی مجلسوں کو زینت دو، بیشک مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔

بعض صحابہ کرام سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ جس مجلس میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے، اس مجلس سے ایک ایسی پاکیزہ خوشبو پھوٹتی ہے جو آسمان تک پہونچ جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ وہ مجلس ہے جس میں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود پڑھا گیا ہے۔ (دلائل الخیرات)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود و سلام کے آداب

سرکار مدینہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کے وقت ادب و احترام کو ملحوظ رکھنا فرض ہے، پاک جگہ پر بیٹھ کر، کھڑے ہو کر چلتے پھرتے میں، وضو ہو تو افضل ہے اور بغیر وضو بھی پڑھ سکتے ہیں۔ ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے اور مدینہ شریف کی طرف رخ کر کے ادب سے بیٹھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کر چکا ہو تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صورت مبارکہ کو تصور میں لائے اس طرح کہ گویا آپ سامنے جلوہ افروز ہیں اور میں آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں درود و سلام کا تحفہ پیش کر رہا ہوں، اور انتہائی ادب و تعظیم اور عظمت سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیش نظر شرم و حیاء سے آنکھیں نیچی رکھے اور یقین کامل رہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھ گنہگار کو دیکھ رہے ہیں اور درود و سلام کا نذرانہ قبول فرما رہے ہیں اور اگر سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ پاک کی زیارت سے باریاب ہو چکا ہو تو درود شریف پڑھتے وقت خیال کرے کہ اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ پاک پر حاضر ہوں اور اس مقدس بارگاہ کی شان و عظمت کا کیا پوچھنا کہ جس کو خدائے تعالیٰ اپنی بارگاہ فرماتا ہے، یہ روضہ شریف جس کی زیارت سے ہم مشرف ہوئے ہیں یہ تو کعبے کا بھی کعبہ ہے۔

عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

اور فرط ادب سے ہدیۂ درود و سلام پیش کر رہا ہوں، اس ادب و احترام سے اگر تو درود شریف پڑھنا اپنی عادت بنا لیگا تو ضرور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تیرے لئے جلوہ افروز ہونگے اور تو اپنی آنکھوں سے ان کا دیدار اور ان سے گفتگو کرے گا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تیری بات سنیں گے اور تجھ سے کلام فرمائیں گے۔ (روح البیان ج ۷، ص ۲۳۳)

درود وسلام کے اوقات ومقامات

بزرگانِ دین علمائے کرام نے خصوصیت کے ساتھ حسب ذیل مواقع پر درود شریف پڑھنا مستحب فرمایا ہے۔

جو شئے تیری نگاہ سے گزرے درود پڑھ
ہر جز و کل ہے مظہر انوار مصطفیٰ

(۱) جمعہ کے دن (۲) جمعہ کی رات میں (۳) دوشنبہ کے دن (۴) دوشنبہ کی رات میں (۵) مسجد میں جاتے اور مسجد سے نکلتے وقت (۶) صبح وشام (۷) روضۂ اقدس کی زیارت کے وقت (۸) صفا اور مروہ پر (۹) خطبہ میں امام کے لئے (۱۰) اذان کے جواب کے بعد (۱۱) وضو کرتے وقت (۱۲) جب کوئی چیز بھول جائے اس وقت درود شریف پڑھے بھولی ہوئی چیز یاد آجائے گی۔ (۱۳) وعظ کہنے اور تعلیم لینے اور تعلیم دینے کے وقت (۱۴) لکھنے کے وقت (۱۵) نکاح اور منگنی کے وقت (۱۶) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ذکر کے وقت اور اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک سنے تو انگوٹھا چوم کر آنکھوں سے لگائے اور پھر درود شریف پڑھنا چاہئے۔ ملخصا (جذب القلوب ص ۲۷۵)

درود شریف لکھنا واجب ہے

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام پاک لکھے تو درود شریف "صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یا اس طرح کا کوئی بھی درود شریف ضرور لکھے کہ بعض علماء کے نزدیک جب سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام مبارک لکھے تو درود شریف لکھنا واجب ہے۔ (بہار شریعت)

درود شریف کی جگہ "صلعم" اور "علیہ السلام" کی جگہ "عم" لکھنا ناجائز اور حرام ہے۔ یونہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ "رض" رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جگہ "رح" لکھتے ہیں یہ بھی نہیں چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کے ساتھ جل جلالہ پورا لکھیں ـ ادھورے "ج" پر اکتفا نہ کریں۔ یہ بلا عوام تو عوام چودھویں صدی کے بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگوں میں بھی پھیلی ہوئی ہے نہایت افسوس کی بات ہے کہ ایک ذرہ سیاہی یا ایک انگل کاغذ یا ایک سیکنڈ وقت بچانے کے لئے کیسی کیسی عظیم برکتوں سے اور کتنی بڑی بڑی سعادتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پہلا وہ شخص جس نے ایسا کیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔ (فتاویٰ افریقہ)

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

صحابۂ کرام واہل بیت عظام کا درود وسلام

صحابہ کرام واہل بیت عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سرکار نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے کس قدر محبت تھی کہ ان کو سفر کرنا ہوتا تو جانے سے پہلے اور آنے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ پاک پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرتے اس کے بعد ہی کوئی دوسرا کام کرتے تھے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے جب اپنے کسی دوست یا عزیز کو مدینہ شریف آنے کی دعوت دیتا تو اس طرح کہتا۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے لئے کب آرہے ہو؟

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت المقدس کی صلح کے موقعہ پر امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر دولت اسلام سے مشرف ہوئے آپ کو حضرت کعب کے ایمان لانے سے بے حد خوشی ہوئی کہ مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کریں۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا کعب ہمارے ہمراہ چل کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرلو۔ حضرت کعب نے خوش ہو کر کہا بہت خوب ضرور چلوں گا اور مدینہ منورہ جاکر سب سے پہلا کام جو امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا وہ یہی تھا کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھا۔ حضرت عبد الرزاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے صحیح سندوں کے ساتھ روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب سفر سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ مبارکہ پر حاضر ہو کر عرض کرتے۔

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَبَابَکْرٍ

☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَبَتَاہُ

☆ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَاٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَسَلَّمْ (جذب القلوب، ص ۲۵۲)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود اور اعمال خیر

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درود و سلام کے پڑھنے پر، عظیم فوائد وثمرات کے ملنے پر بہت سی روایتوں کو نقل فرمایا ہے، جن میں سے ایک طویل حدیث یہ ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گذشتہ رات میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا اس کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے آئے تو والدین کے ساتھ حسن سلوک آیا اور ملک الموت کو لوٹا دیا۔

ایک امتی کو دیکھا اس پر عذاب قبر مسلط ہوا تو اس کا وضو آیا اور اس کو عذاب قبر سے چھٹکارا دلا دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کو شیاطین نے گھیر لیا۔ پس اس کا ذکر الٰہی آیا اور ذاکر کو شیاطین کے نرغہ سے نکال لیا، ایک امتی کو دیکھا پیاس کی شدت سے اس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور وہ جب حوض کے قریب جاتا ہے تو اسے پانی پینے سے روک دیا جاتا ہے پس اس کا روزہ آیا اور اس کو پانی سے سیراب کر دیا، ایک امتی کو دیکھا انبیائے کرام علیہم السلام حلقہ وار تشریف فرما ہیں۔ اور جب یہ ان کے قریب جاتا ہے تو دھتکار دیا جاتا ہے، پس اس کا غسل جنابت آیا اور اس کو میرے پہلو میں بٹھا دیا۔

ایک امتی کو دیکھا اس کے آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے پس اس کا حج و عمرہ آیا اور اس کو روشنی میں پہنچا دیا، ایک امتی کو دیکھا وہ مومنین سے کلام کرنا چاہتا ہے لیکن ایمان والے اس سے کلام نہیں کرتے، پس اس کا صلہ رحمی کا عمل آیا اور کہا اے ایمان والو! اس سے کلام کرو یہ اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحمی کرتا تھا، پس مومنین نے اس سے سلام ومصافحہ کیا۔ ایک امتی کو دیکھا جو نار جہنم کی تپش اور اس کے شراروں سے اپنے آپ کو بچانا چاہتا ہے پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے چہرے اور نار جہنم کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو گیا اور اس کے سر پر سایہ فگن ہو گیا، ایک امتی کو دیکھا اس کو دوزخ کے سپاہی گھیرے ہوئے ہیں پس اس کے کام امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) آیا اور اس کو عذاب کے فرشتوں سے چھٹکارا دلا کر رحمت کے فرشتوں کے حوالے کر دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کا نامہ اعمال بائیں جانب رکھا گیا پس اس کے پاس اس کا خوف الٰہی آیا اور اس کا نامۂ اعمال دائیں طرف کر دیا، ایک امتی کو دیکھا اس کو جہنم میں ڈال دیا گیا پس اس کا خوف الٰہی میں نکلا ہوا آنسو آیا اور اس کو جہنم سے نکال لیا ایک امتی کو دیکھا وہ دوزانو بیٹھا ہے اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہے، پس میری محبت آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہ خداوندی میں داخل کر دیا ایک امتی کو دیکھا وہ پل صراط پر بیمار اونٹ کی طرح کانپتا ہے، پس مجھ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر بھیجا ہوا درود آیا اور اس کی کپکپی کو دور کر دیا۔ (القول البدیع، ص ۱۲۶)

عاشق رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

ایک درود شریف کی برکت سے جنت کا پروانہ ملا

حضرت علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک روایت نقل کی ہے کہ قیامت کے دن حضرت آدم علیہ السلام عرش کے سایہ میں جلوہ افروز ہوں گے اور یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ان کی اولاد میں سے کن لوگوں کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جارہے ہیں اور کن لوگوں کو جنت کی طرف لے جارہے ہیں۔ اچانک وہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ فرشتے حضور شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک امتی کو دوزخ کی طرف لیجا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام حضور سراپا نور، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اس بات کی اطلاع فرمائیں گے تو ہمارے سرکار، غمخوار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلاع پاتے ہی بے قرار و بے چین ہوکر اس امتی کے پاس تشریف لے جائیں گے اور فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے کہ اس میرے امتی کے نامۂ اعمال کو پھر سے وزن کرو۔ فرشتے عرض کریں گے یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں بہت کم ہیں فرشتوں کی اس بات کو سن کر ہمارے نبی سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بارگاہ کبریا میں التجا فرمائیں گے۔

یَارَبِّ اَلَیْسَ قَدْ وَعَدْتَنِیْ اَنْ لَا تُخْزِیْنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ ۝

اے میرے رب! کیا تم نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ مجھے میری امت کے بارے میں رُسوا نہ فرمائے گا۔

تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے فرشتو! میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حکم کی اطاعت کرو۔ چنانچہ اس گنہگار امتی کے نامۂ اعمال کو دوبارہ وزن کیا جائے گا اور ہمارے رحمت والے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کاغذ کا ایک چھوٹا سا پرزہ اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوجائے گا اور وہ شخص جنت کا حقدار ہوجائے گا، وہ گنہگار امتی عرض کرے گا۔ فِدَاکَ نَفْسِیْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ آپ کی صورت وسیرت کیسی پیاری ہے مجھ گنہگار پر لطف وکرم کی بارش فرمانے والے آقا آپ کون ہیں اور یہ کاغذ کا پرزہ کیسا تھا؟ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرمائیں گے میں تمہارا نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہوں اور یہ کاغذ کا پرزہ تمہارا درود ہے جو تم نے مجھ پر بھیجا تھا۔ (القول البدیع، ص۱۲۳)

سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

درود کی برکت سے مالدار ہو گیا

تحفۃ الاخیار کے مصنف نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ سرور عالم، مختار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مجھ پر روزانہ پانچ سو مرتبہ درود شریف پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ پھر یہ حدیث نقل کرنے کے بعد ایک واقعہ بیان فرمایا۔

ایک نیک آدمی تھا اس نے یہ حدیث شریف سنی تو غلبۂ شوق کے ساتھ پانچ سو بار درود شریف کا ورد روزانہ شروع کر دیا اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی (مالدار) کر دیا اور ایسی جگہ سے اسے رزق عطا فرمایا کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ اس سے پہلے وہ مفلس اور حاجتمند تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کر لو وظیفہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

درود پڑھنے والا عرش کے سایہ میں ہوگا

سرکار مدینہ، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ تین شخص اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے میں ہونگے، عرض کیا گیا۔ یارسول اللہ علیک الصلوٰۃ والسلام وہ کون لوگ ہوں گے؟ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۱) وہ شخص جو میرے کسی امتی کی پریشانی دور کر دے۔

(۲) وہ شخص جو میری سنت کو زندہ کرے۔ اور

(۳) وہ شخص جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھے۔ (القول البدیع، ص۱۲۳، افضل الصلوات علی سید السادات)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے آپس میں ملاقات کر کے باہم مصافحہ کرتے اور درود شریف پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے علیحدہ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (شرح حصن حصین، جذب القلوب، ص۲۶۷)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شہد میں مٹھاس کی وجہ

حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں ایک بار آمنہ کے لال ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شہد کی مکھی سے دریافت فرمایا کہ تو شہد کیسے بناتی ہے؟ شہد کی مکھی نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہم چمن میں جا کر ہر قسم کے پھولوں کا رس چوس کر اپنے منہ میں لئے ہوئے آتے ہیں اور چھتے میں اگل دیتے ہیں وہی رس شہد بن جاتا ہے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والک وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھولوں کے رس تو پھیکے اور کڑوے بھی ہوتے ہیں اور تمہارا شہد کبھی پھیکا اور کڑوا نہیں ہوتا ہے یہ تو بتاؤ کہ شہد میں مٹھاس کہاں سے آتی ہے؟ شہد کی مکھی نے عرض کیا:

گفت چوں خوانیم بر احمد درود
می شود شیریں و تلخی را ربود

یعنی کڑوے اور پھیکے رس کو چھتے میں ڈالنے سے پہلے اے پیارے آقا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم آپ پر درود کا تحفہ پیش کرتے ہیں پھر رس کو چھتے میں ڈالتے ہیں تو سارے پھیکے اور کڑوے سب کے سب میٹھے ہو جاتے ہیں اور

شہد کی یہ لذت اور مٹھاس درود پاک ہی کی برکت سے ہے۔ (مثنوی شریف)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرات! جس طرح درود شریف کی برکت سے پھیکا رس، کڑوا رس، میٹھا ہو گیا، اسی طرح اگر ہم درود شریف کا نذرانہ سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں پیش کرتے رہیں گے تو ہماری پھیکی عبادتوں میں بھی درود پاک کی برکت سے قبولیت کی مٹھاس پیدا ہو جائے گی۔ جس طرح درود شریف کی برکت سے شہد شفاء بن گیا اسی طرح ہماری ہر دعا درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کریمی میں مقبول و منظور بن جائے گی۔

دولت جو چاہو دونوں جہاں کی
کرلو وظیفہ نام محمد ﷺ

درود اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی:

اے موسیٰ! اگر میری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں گنہگاروں کو پلک جھپکنے کی بھی مہلت نہ دیتا اور اے موسیٰ! اگر لا الہ الا اللہ پڑھنے والا کوئی نہ ہوتا تو جہنم کو دنیا پر بہا دیتا۔ اے موسیٰ! کیا تو پسند کرتا ہے کہ قیامت کے روز تو پیاسا نہ ہو؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو پھر میرے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ (القول البدیع، ص ۱۲۳)

درود شریف:

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف کی برکت سے بخش دیا گیا

بنی اسرائیل میں ایک گنہگار آدمی تھا جب وہ مر گیا تو لوگوں نے نہ اس کا جنازہ اٹھایا اور نہ غسل دیا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا گیا کہ اے موسیٰ! اسے غسل دے کر نماز جنازہ پڑھو! اس لئے کہ ہم نے اس کو بخش دیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حیران ہو کر اس کی وجہ معلوم کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جواب ملا کہ اس نے ایک روز توریت کھولی اور اس میں ہمارے پیارے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نام لکھا دیکھ کر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھا، بس درود شریف کی برکت سے ہم نے اس کے گناہوں کو بخش دیا۔ (سرور القلوب)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شفاعت کا سوالی

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی تو بارگاہ کرم میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں آپ کی شفاعت کا طالب ہوں تو سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا "مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو"۔ (سعادت الدارین)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا درود وسلام

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجا کرتے تھے۔ جو حضور پرنور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر امیر المومنین کی طرف سے درود وسلام پیش کیا کرتا تھا۔ (جذب القلوب، ص ۲۳۲)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شیخ کبیر سید احمد رفاعی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ شیخ کبیر سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے روضۂ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور دربار رسالت میں صلوٰۃ وسلام کے بعد عرض کیا۔

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْحَضَرَتْ فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ ٥

دوری کی حالت میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا وہ میری قائم مقام بن کر زمیں بوسی کر لیتی تھی اور اس وقت جسمانی حاضری کے ساتھ دربار میں حاضر ہوں دست کریم باہر نکالئے تاکہ میرے لب دستِ پاک کو بوسہ دے کر محظوظ ومسرور ہوں۔

چنانچہ حضرت شیخ کبیر سید احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض ودرخواست پر رحمت بے کساں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دست کرم روضۂ شریف سے باہر نکلا اور حضرت امام رفاعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دست کرم کو بوسہ دیا۔ بہت سے اولیائے کرام اس وقت حاضر بارگاہ تھے اور یہ ایمان افروز، نورانی منظر کو اپنے سر کی آنکھوں سے ملاحظہ کیا۔ (خصائص کبریٰ)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

حضرت امام غزالی اور سلام

وَاحْضِرْ فِیْ قَلْبِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ٥

اور اپنے دل میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی بزرگ شخصیت کا تصور کر اور کہہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور یقین رکھ کہ سلام پہونچ گیا اور سلام کا جواب افضل آئے گا۔ (احیاء العلوم)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف کی بدولت مرنے کے بعد انعام

حضرت شیخ احمد بن منصور علیہ الرحمہ کا جب انتقال ہوا تو اہل شیراز میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کے محراب میں کھڑے ہیں۔ اور وہ بہترین جنتی لباس پہنے ہوئے ہیں اور سر پر موتیوں والا تاج سجا ہوا ہے خواب دیکھنے والے نے عرض کیا، حضرت کیا حال ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور مجھ پر کرم فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا پوچھا کس سبب سے آپ کو یہ عظیم رتبہ ملا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرتا تھا اور یہی مبارک عمل کام آ گیا۔ (القول البدیع)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

ظالم بادشاہ سے پناہ ملی

ایک شخص ایک ظالم بادشاہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر بھاگا اور جنگل میں بیٹھ کر حضور پر نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا اور اس کے بعد عرض کیا کہ الٰہی! میں تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے توسل سے اس ظالم بادشاہ سے پناہ مانگتا ہوں، ابھی وہ دعا سے فارغ بھی نہ ہو سکا تھا کہ غیب سے آواز آئی کے میرے محبوب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وسیلہ تمام وسیلوں سے بہتر ہے۔ ہم نے تیری دعا قبول کی اور تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا جب وہ جنگل سے واپس شہر میں آیا تو اس بات کی تصدیق ہوگئی کہ ظالم بادشاہ مر گیا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۲)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

ایک لڑکی اور درود شریف

صاحب دلائل الخیرات حضرت محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سفر کے درمیان فارس کے ایک گاؤں میں گئے ظہر کی نماز کا وقت ختم ہو رہا تھا وضو کے لئے پانی کی حاجت تھی ہر طرف تلاش کیا مگر پانی کہیں دستیاب نہ ہوا ایک کنواں نظر بھی آیا مگر ڈول اور رسی کا پتہ نہ تھا۔ بڑی مشکل پیش آگئی تھی اتنے میں سامنے سے ایک لڑکی آتی ہوئی نظر آئی جس کی عمر نو برس کی تھی اس لڑکی نے آپ کو پریشان و متفکر دیکھ کر پوچھا، شیخ کیا بات ہے؟ آپ پریشان کیوں ہیں؟ آپ نے فرمایا ظہر کا وقت تنگ ہو رہا ہے، کنویں پر رسی اور ڈول نہیں ہے جس سے وضو کے لئے پانی نکال سکوں، میری پریشانی کا یہی سبب ہے، تم اس سلسلے میں کچھ مدد کر سکتی ہو تو کرو میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں، اور اتفاق ہے کہ اس طرف آگیا ہوں۔ لڑکی نے کہا کہ حیرت ہے کہ آپ ایک مشہور و معروف بزرگ ہو کر بھی ایک معمولی سا کام انجام دینے سے قاصر ہیں!

اتنا کہہ کر لڑکی نے کنوئیں میں تھوک دیا لڑکی کے تھوکتے ہی کنوئیں کے پانی میں جوش آگیا پانی اُبلنے لگا۔ لہریں مارتا ہوا پانی اوپر تک آگیا اور کنوئیں سے باہر بہنے لگا۔ حضرت شیخ اور ان کے ساتھیوں نے وضو کر کے نماز ظہر ادا کی شیخ نماز سے فارغ ہو کر اس لڑکی کے مکان پر تشریف لے گئے، دروازہ پر دستک دی، لڑکی باہر آئی اور اس نے شیخ کو سلام کیا اور تشریف لانے کا سبب دریافت کیا، حضرت شیخ نے فرمایا کہ تمہیں اس خدائے پاک کی قسم جس نے پیدا کیا اور صراط مستقیم دکھایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام رسولوں اور حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی، جن کی شفاعت کی تم امیدوار ہو، ان کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ یہ بتاؤ کہ تم کو یہ مرتبہ اور درجہ کیسے نصیب ہوا۔ لڑکی نے جواب دیا کہ اگر آپ نے اتنا بڑا واسطہ نہ دیا ہوتا تو میں ہرگز نہ بتاتی۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھے یہ رتبہ فلاں درود شریف پڑھنے سے ملا ہے جو میرے وظیفہ میں ہے۔ حضرت شیخ نے لڑکی سے وہ درود شریف سیکھ کر اس کی اجازت حاصل کر لی۔ اس کے بعد حضرت شیخ کے دل میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں تمام منتخب اور بہترین درود پاک ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ جس میں اس لڑکی کا بتایا ہوا وہ افضل واعلیٰ درود پاک بھی شامل ہو چنانچہ شیخ نے "دلائل الخیرات" کے نام سے کتاب تحریر کی اس میں لڑکی کا وہ درود شریف بھی درج ہے۔ (دلائل الخیرات شریف)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدد

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر ایک صالح جوان کو دیکھا کہ وہ جب بھی قدم اٹھاتا یا رکھتا ہے تو یہ درود پاک پڑھتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ میں نے اس صالح نوجوان سے پوچھا کہ یہ بات جان بوجھ کر کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا "ہاں" پھر مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اس نے کہا "عراقی؟" میں نے کہا ہاں اس نے سوال کیا کہ تم نے خدا کو کیسے پہچانا؟ میں نے جواب دیا "اس سبب سے کہ وہ رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور بچے کو شکم مادر میں صورت والا بناتا ہے۔ اس نے پھر کہا کہ اے سفیان! تم نے خدا کو جیسا پہچاننے کا حق ہے نہیں پہچانا۔ میں نے دریافت کیا کہ تم نے خدا کو کیسے پہچانا، جواب دیا کہ عزم وارادہ کے ٹوٹ جانے سے کہ جب میں نے کسی کام کا ارادہ کیا اور اس کے خلاف ہوا تو میں نے یقین کر لیا کہ میرا کوئی خدا ہے جو کام کی تدبیر کرتا ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ "اسقدر درود شریف زیادہ پڑھنے کی کیا وجہ ہے؟ اس نے ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ "حج کے سفر میں میری والدہ محترمہ ہمراہ تھیں، انہوں نے مجھ سے کہا کہ مجھے خانۂ کعبہ کے اندر پہنچا دو۔ یک بیک ان کا پیٹ پھول گیا اور منہ سیاہ ہو گیا۔ میں ان کا یہ حال دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ اور فکر مند ہوا۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر بارگاہ خداوندی میں دعا کی کہ اے پروردگار عالم! جل جلالہ۔ تو اسے ایسی مصیبت میں ڈالتا ہے جو تیرے گھر کی زیارت کے لئے آیا ہے۔ یہ دعا کرتے ہی ایک بادل آسمان سے اٹھا اور ایک سفید پوش مرد نے آکر اپنا ہاتھ میری ماں کے منہ اور پیٹ پر ملا، اسی وقت وہ بلا دور ہو گئی۔ جب انہوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو میں نے ان کا دامن پکڑ کر عرض کیا کہ آپ کون ہیں؟ اور مجھے کچھ وصیت فرمایئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ: میں تمہارا نبی محمد رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہوں اور ہر قدم اٹھاتے اور رکھتے وقت مجھ پر درود شریف بھیجا کرو۔ (معارج النبوۃ، ص:۳۲۸)

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تم ہو حفیظ و مغیث ، کیا ہے وہ دشمن خبیث

تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

معمول مقررہ درود شریف نہ پڑھ سکے۔ کسی سے حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں فرمایا، بختیار کاکی کو میرا سلام پہنچا دو اور ان سے کہہ دو کہ تم ہر رات جو تحفہ میرے پاس بھیجا کرتے تھے، وہ تین رات سے نہیں پہونچا۔ (الشہاب الخیار، ص۳۲۵)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

گنہگار کی بخشش

روضۃ الفائق کے مصنف ایک بزرگ کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ان کے پڑوس میں ایک گنہگار و بدعمل شخص رہتا تھا۔ اس کی موت کے بعد اس کو جنت کے باغوں میں دیکھا کہ وہ گھوڑے پر سوار جا رہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ان کو حیرت ہوئی، اس سے دریافت کیا کہ یہ مرتبہ تجھ کو کس سبب سے حاصل ہوا، اس نے جواب دیا کہ ایک روز میں محفل وعظ سے گذرا، ایک بزرگ میلاد شریف پڑھ رہے تھے وعظ کے دوران انہوں نے درود شریف کے کچھ فضائل بیان کرتے ہوئے حاضرین سے بآواز بلند فرمایا کہ، پڑھو عاشقو درود پڑھو، اور خود بھی نہایت ذوق وشوق کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگے، میں بھی وہاں حاضر تھا اس لئے میں بھی ان بزرگ کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگا، بس درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ گنہگار و بدکار کو بخش دیا۔ (روضۃ الفائق)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

نیکیوں، عبادتوں اور دعاؤں کی قبولیت کا دارومدار

ایک بزرگ نماز پڑھتے ہوئے جب تشہد میں بیٹھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود شریف پڑھنا بھول گئے۔ رات جب آنکھ لگی تو خواب میں زیارت سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے سرفراز ہوئے۔

مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے میرے امتی! تو نے مجھ پر درود شریف کیوں نہیں پڑھا؟ عرض کیا، یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں ایسا محو ہوا کہ درود شریف پڑھنا یاد نہیں رہا۔ یہ سن کر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے میری یہ حدیث نہیں سنی کہ ساری نیکیاں اور سب عبادتیں روک دی جاتی ہیں۔ جب تک مجھ پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔ سن لے اگر کوئی بندہ قیامت کے دن دربار الٰہی میں سارے جہاں والوں کی نیکیاں لے کر حاضر ہو جائے اور ان نیکیوں میں درود شریف نہ ہوا تو ساری کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی۔ ان میں سے ایک بھی نیکی قبول نہ ہوگی۔ (درۃ الناصحین، ص:۱۷)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

نعمتوں کی بارش

عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں:

میں نے خواب میں حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور پوچھا "اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا" مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور میرے لئے جنت یوں سجائی گئی جیسے دلہن کو سجایا جاتا ہے۔ اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے کہ دلہن پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا: درود شریف کی برکت سے" (سعادۃ الدارین، ص:۱۱۸)

سبحان اللہ: سبحان اللہ کیا شان ہے درود پاک کی کہ درود شریف پڑھنے والا جنت میں دولہا بنایا جاتا ہے۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جنت کا حق دار

ایک مرد صالح فرماتے ہیں میں موسم بہار میں باہر نکلا اور یوں کہنے لگا "یا اللہ! درود بھیج اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درختوں کے پتوں کے برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر پھولوں اور

پھلوں کی تعداد کے برابر، یا اللہ! درود بھیج اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر سمندروں کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر۔ یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہے۔

تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے! تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت کا حقدار ہوا۔ (نزہۃ المجالس، ج۲، ص۱۰۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشی

ایک شخص نیک اور پرہیزگار تھا، نماز روزہ کا بہت پابند تھا مگر درود شریف پڑھنے میں سستی اور کوتاہی کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی سعادت سے سرفراز ہوا مگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں فرمائی، وہ بار بار کوشش کرتا شاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے آتا مگر ہر بار سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے اعراض فرماتے رہے۔ آخر اس نے گھبرا کر عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں؟ فرمایا "نہیں" عرض کیا اگر نہیں تو حضور مجھ پر نظر عنایت کیوں نہیں فرمارہے ہیں۔ فرمایا "میں تجھے پہچانتا ہی نہیں" عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امت کا ایک فرد ہوں اور میں نے علمائے کرام سے سنا ہے کہ حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی امت کو بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں۔ فرمایا ایسا ہی ہے، مگر تم مجھے درود شریف کا تحفہ نہیں بھیجتے، میری نظر عنایت اور شفقت اس امتی پر ہوتی ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔

وہ شخص بیدار ہوا اور اس روز سے ہر دن بڑے شوق ومحبت سے درود پاک پڑھتا رہا ایک دن وہ پھر خواب میں مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی نعمت سے مشرف ہوا اور دیکھا کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہت خوش ہیں اور فرماتے ہیں اب میں تمہیں خوب پہچانتا ہوں اور قیامت کے دن میں تمہاری شفاعت کا ضامن ہوں، لیکن درود شریف پڑھنا نہ چھوڑنا۔ (مدارج النبوۃ، ج۱، ص۳۲۸)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

درود نہ پڑھنے پر سزا

ایک شخص جب بھی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر پاک سنتا تو وہ درود شریف پڑھنے سے بخل کرتا۔ تو اس کی زبان گونگی ہوگئی اور آنکھوں سے اندھا ہوگیا، پھر وہ غسل خانہ کی نالی میں گر گیا اور پیاسا مر گیا۔

اس لئے درود شریف پڑھنے میں بخیلی سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ جب بھی اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر ہو یا نام مبارک لیا جائے یا درود شریف پڑھنے کے لئے کہا جائے تو جھوم جھوم کر درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۱۴۳)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

عظمت موئے مبارک اور درود شریف

شہر بلخ میں ایک سوداگر رہتا تھا اس کے دو بیٹے تھے، سوداگر کا انتقال ہوگیا۔ اس نے ترکہ میں مال وزر کے علاوہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تین بال شریف بھی چھوڑے۔ دونوں بیٹوں میں ترکہ تقسیم ہوا۔ دنیوی مال آدھا آدھا بانٹ لیا مگر بال شریف کی تقسیم میں یہ مسئلہ کھڑا ہوگیا کہ ان کو کیسے تقسیم کریں؟ چنانچہ بڑے لڑکے نے یہ تجویز پیش کی کہ دونوں ایک ایک بال شریف رکھ لیں اور ایک بال شریف کو ٹکڑے کر کے آدھا آدھا بانٹ لیں، چھوٹا لڑکا جو کہ نہایت عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تھا یہ تجویز سن کر کانپ گیا اور اس نے کہا، میں ہرگز ایسی بے ادبی کی جرأت نہیں کر سکتا۔ میرا دل سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بال شریف کے دو حصے کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ سن کر بڑے بھائی نے بگڑ کر کہا "اگر تجھے بالوں کی عظمت کا اتنا ہی پاس ہے تو یوں کر کہ تینوں بال شریف تو رکھ لے اور سارا سامان و دولت مجھے دیدے۔ چھوٹے بھائی نے اس فیصلے کو قبول کر لیا اور تینوں بال شریف لے کر سارا مال بخوشی بڑے بھائی کے حوالے کر دیا۔ اب چھوٹے بھائی نے اپنا یہ معمول بنا لیا کہ تینوں مقدس بالوں کو سامنے رکھ کر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عظمت میں درود شریف کا نذرانہ پیش کیا کرتا۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ

نے اس کے مختصر سے کاروبار میں اسے ترقی عطا فرمائی اور وہ مالدار ہو گیا۔ دوسری طرف بڑے بھائی کو دنیوی مال میں خسارے پر خسارہ آنے لگا۔ حتیٰ کہ وہ مفلس و کنگال ہو گیا۔ دریں اثناء چھوٹے بھائی کا انتقال ہو گیا۔ کسی اللہ والے نے اس چھوٹے بھائی کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ سرکار مدینہ سرور قلب سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے پہلو میں بٹھا رکھا ہے اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرما رہے ہیں۔

جاؤ! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر انہیں کوئی حاجت ہو تو میرے اس عاشق کی قبر کی زیارت کریں اللہ تعالیٰ ان کی ضرورتیں پوری کر دے گا۔

اس اللہ والے نے اپنا خواب لوگوں پر ظاہر کیا اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پیغام لوگوں کو سنایا پھر کیا تھا، لوگ بڑے ادب واحترام کے ساتھ جوق در جوق اس عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مزار پر انوار کی زیارت کے لئے آنے لگے۔ صاحب مزار کی برکتوں سے لوگوں کی ضرورتیں پوری ہونے لگیں لوگ اس مزار کا بہت ادب کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی سوار مزار کے پاس سے گزرتا تو ادب سے سواری کے نیچے اتر آتا۔ (القول البدیع)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

اے ایمان والو! بال شریف کی عظمتوں کو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیا شان ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بال شریف کی، وہ مرد مومن سنی مسلمان کتنا خوش نصیب ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی، محبوب دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بال شریف کے سامنے درود شریف کی ڈالی پیش کرنے کی سعادت عطا فرماتا ہے اور مالدار و غنی بننے کا ایک نسخہ بھی ملا کہ جو شخص موئے مبارک کے سامنے درود و سلام پیش کرتا ہے وہ کتنا مفلس کیوں نہ ہو تعظیم بال شریف اور درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی و مفلسی دور فرما کر غنی و مالدار بنا دیتا ہے یہ ہے فیضان بال شریف اور درود شریف:

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو

ہم سیہ کاروں پہ یا رب تپش محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

فضائل درود تنجینا

اس درود پاک کو ہر مہم اور مصیبت کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ مشکل آسان ہوگی اور مقصد پورا ہوگا۔ حضور، راحت بیکساں، سرور انبیاء، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس درود شریف کی تعلیم حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر علیہ الرحمہ کو اس وقت فرمائی جب وہ بحری جہاز میں سفر کررہے تھے جہاز غرق ہونے لگا تمام لوگ شور مچانے لگے، شیخ صالح پر نیند کا غلبہ ہوا، حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے سرفراز ہوئے، حضور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جہاز والوں سے کہہ دو کہ یہ درود شریف ہزار بار پڑھیں، وہ بیاں کرتے ہیں کہ میری آنکھ کھلی اور میں نے جہاز والوں سے اپنا خواب بتایا اور ہم لوگوں نے پڑھنا شروع کیا جب تین سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھا تو جہاز چلنے لگا اور جو شخص اس درود شریف کو پانچ سو بار پڑھے اس کو ہر قسم کا فائدہ اور غنا حاصل ہو۔

حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ درود پاک عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے نصف شب میں جو شخص کسی دنیوی یا اخروی حاجت کے واسطے پڑھے اللہ تعالیٰ اس درود تنجینا کی برکت سے پوری فرمادے گا۔ درحقیقت یہ درود شریف قبولیت دعا کے لئے بہت تریاق ہے۔

دُرود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے اللہ تعالیٰ ہمارے سردار، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما، ایسی رحمت کہ اسکے وسیلہ سے ہمیں خطروں اور آفتوں سے بچا اور اسکے وسیلہ سے ہماری تمام حاجتیں پورکر دے اور اسکے توسط سے تو ہمیں تمام گناہوں سے پاک فرمادے اور اسکے ذریعہ سے اپنی بارگاہ میں بلند درجات سے سرفراز فرما اور اسکے سبب سے ہماری انتہائی خواہشات زندگی اور موت کے بعد کی ہر قسم کی بھلائیوں تک پہنچا دے، اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

Scanned by CamScanner

فضائل درودِ غوثیہ

سرکارِ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، سراپا عشق ومحبت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے شجرہ میں اس درود شریف کو درج فرمایا ہے۔ اس درود شریف کے فضائل ومناقب بہت ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں۔

جو شخص ہر دن گیارہ مرتبہ پڑھے اس کے تمام گناہ بخشے جائیں۔ اور وہ ہمیشہ خوش رہے اس کی دعائیں قبول ہوں۔ اور اس کی امیدیں پوری ہوں۔ دشمن پر فتح پائے۔ اچھے کاموں کی توفیق نصیب ہو۔ خواب میں خود سرکار مدینہ، سرورِ سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں، زیارت کی سعادت میسر ہو۔ جنت میں حضور پرنور، رحمت عالم، سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قرب وخدمت میں رہنا نصیب ہو۔

اور اس کی ایک خاص برکت سیدی، سندی، یادگار سلف، حجت الخلف، رہبر اتقیاء، استاذ الفقہاء حضرت علامہ مولانا مفتی شیخ بدر الدین احمد قادری رضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سرپرست اعلیٰ مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا شریف بستی نے بیان فرمایا کہ درودِ غوثیہ کے پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ غیب سے روزی دیتا ہے۔ اس درود کا پڑھنے والا کبھی محتاج ومفلس وکنگال نہ ہوگا، اور اگر پہلے مفلس تھا تو اس درود کی برکت سے غنی ومالدار ہو جائے گا اور سرکار اعظم، نبی معظم، رسول محتشم، سراپا کرم ہی کرم، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت وعقیدت بڑھانے اور مضبوط کرنے میں اکسیر ہے۔ درودِ غوثیہ کے قارئین کا کہنا ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ درودِ غوثیہ کی برکت ورحمت سے ہر مقام وہر میدان میں کامیاب وکامران فرماتا ہے۔

دُرودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ O

یا اللہ تعالیٰ! درود بھیج ہمارے سردار اور ہمارے آقا، سخاوت کی کان، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور ان کی آل پر برکت ورحمت وسلامتی نازل فرما۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معمولات میں سے ہے۔

فضائل دُرودِ فیض

یہ درود شریف امام اہلسنت، سراپا عشق و محبت، مجدد دین وملت، حضور اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معمولات میں سے ہے حضور پرنور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیض و برکت حاصل کرنے میں مدد گار ہے۔ مقصد میں جلدی کامیابی ملتی ہے۔

درودِ فیض

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا، نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا، وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا الدُّھُوْرِ وَ کَرَّمَا ○

اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رب ہے اے اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود وسلام نازل فرما ہم سب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ادنیٰ غلام ہیں اے اللہ تعالیٰ! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود وسلام نازل فرما۔

فضائل دُرودِ شفاء

اس درود شریف کی برکت سے جسمانی وروحانی بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔ بارہا کا آزمودہ ہے۔

دُرودِ شفاء

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ دَآئِمًا اَبَدًا ○

اے اللہ تعالیٰ درود وسلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر جو دلوں کے طبیب اور انکی دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور ان کی شفاء ہیں اور آنکھوں کی روشنی اور ان کی چمک ہیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم کی آل اور اصحاب پر ہمیشہ ہمیش۔

فضائل دُرودِنور

اس درود شریف کے فضائل وخواص بہت ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں، جو شخص کسی بھی جائز مقصد کے لئے اس درود شریف کو پڑھے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ وہ پورا ہوگا۔ جو ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے اس کے مشکل کام آسان ہونگے۔ اور دشمنوں پر کامیابی ہوگی۔ اگر قید خانہ میں ہو گا اللہ تعالیٰ قید سے رہائی عطا فرمائے گا۔ اور رزق میں کشادگی ہوگی محتاجی ومفلسی سے بچے گا۔

دُرودِنور پڑھنے کا وقت

عشا کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تین بار پڑھے۔ اور نماز پوری کرنے کے بعد جس جگہ پر سونا ہو اسی جگہ پر قبلہ رو، مؤدب بیٹھ کر یہ خیال کرے کہ سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور میں عاصی، خطا کار، رحمت عاصیاں، سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ شفاعت ورحمت میں دیدار کی تمنا لئے ہوئے حاضر ہوں اور درود شریف کا تحفہ پیش کر رہا ہوں اور پھر مسلسل درودِنور کا ورد کرتا رہے یہاں تک کہ معینہ تعداد پوری ہو جائے۔ پھر اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سو جائے۔ پانچ دن، سات دن، گیارہ دن، اکیس دن، زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک درودِنور کا عمل جاری رکھے اور قلب میں جتنی پاکی وصفائی ہوگی اتنی ہی جلدی کامیابی ملے گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خادم وغلام کا نذرانہ درود جتنی ہی زیادہ محبت وعقیدت سے پیش ہوگا اتنی ہی جلدی کرم نوازی، بندہ نوازی فرما کر آقا ومولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیارت کی نعمت ودولت سے سرفراز فرمائیں گے۔

دُرودِنور

۱۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى نُوْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَنْوَارِ

۲۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ

۳۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ

۴۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى رَاْسِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الرُّؤُوْسِ

۵۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى وَجْهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْوُجُوْهِ

۶۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَبِيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْبُنِ

٧۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَبْهَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْجِبَاهِ

٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَيْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْعُيُوْنِ

٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى حَاجِبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْحَوَاجِبِ

١٠۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَفْنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْفَانِ

١١۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَنْفِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاُنُوْفِ

١٢۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى خَدِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْخُدُوْدِ

١٣۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ضِلْعِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَضْلَاعِ

١٤۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اُذُنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاٰذَانِ

١٥۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى فَمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَفْوَاهِ

١٦۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى شَفَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الشِّفَاهِ

١٧۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سِنِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَسْنَانِ

١٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى لِسَانِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَلْسِنَةِ

١٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ذَقَنِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَذْقَانِ

٢٠۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عُنُقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَعْنَاقِ

٢١۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى صَدْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الصُّدُوْرِ

٢٢۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ

٢٣۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى يَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَيْدِىْ

٢٤۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى كَفِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَكُفِّ

٢٥۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اِصْبَعِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَصَابِعِ

٢٦۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى زَنْدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَزْنَادِ

٢٧۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى ذِرَاعِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَذْرُعِ

٢٨۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مِرْفَقِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْمَرَافِقِ

٢٩۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى عَضُدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْاَعْضَادِ

۳۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی اَبْطِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰبَاطِ

۳۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْکِبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَنَاکِبِ

۳۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی کَتْفِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَکْتَافِ

۳۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی تَرْقُوَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی التَّرَاقِیْ

۳۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی کَبِدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَکْبَادِ

۳۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی ظَھْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الظُّھُوْرِ

۳۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی فَخِذِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَفْخَاذِ

۳۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رُکْبَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الرُّکَبِ

۳۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَاقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی السُّوْقِ

۳۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی کَعْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَکْعُبِ

۴۰۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَقِبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَعْقَابِ

۴۱۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَدَمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَقْدَامِ

۴۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی شَعْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الشُّعُوْرِ

۴۳۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی لَحْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی اللُّحُوْمِ

۴۴۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عِرْقِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْعُرُوْقِ

۴۵۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی دَمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الدِّمَاءِ

۴۶۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَظْمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْعِظَامِ

۴۷۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جِلْدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْجُلُوْدِ

۴۸۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی لَوْنِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَلْوَانِ

۴۹۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَامَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقَامَاتِ ٥

وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ اَفْضَلَ صَلٰوۃٍ وَاَکْمَلَ بَرَکَۃٍ وَاَزْکٰی سَلَامٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ کُلَّمَا ذَکَرَکَ وَذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ وَذِکْرِهٖ الْغَافِلُوْنَ ٥

فضائلِ دُرودِ جمعہ

بعد نماز جمعہ مجمع کے ساتھ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں، جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو، جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں، جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے، یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں، اس کے چالیس فائدے ہیں۔ جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں صرف چند ذکر کیے جاتے ہیں۔

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت رکھے گا۔ ان کی عظمت تمام لوگوں سے زیادہ دل میں رکھے گا۔ جو ان کی شان گھٹانے والوں سے ان کے ذکر پاک مٹانے والوں سے دور رہے گا، دل سے بیزار ہوگا، ایسا جو کوئی مسلمان اسے پڑھے گا اس کے لئے بے شمار فائدے ہیں، جن میں سے بعض درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔

(۲) اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

(۳) پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

(۴) اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

(۵) اس کے پانچ ہزار درجے بلند کرے گا۔

(۶) اس کے ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں

(۷) اس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

(۸) اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

(۹) اس کے مال میں ترقی دے گا۔

(۱۰) اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت دے گا۔

(۱۱) دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

(۱۲) دلوں میں اس کی محبت رکھے گا

اے ایمان والو! اس حدیث شریف کے بعد اب کسی قسم کا شبہ تک باقی نہیں رہتا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمارا درود و سلام نہیں سن سکتے بلکہ اپنے ہر غلام کے درود و سلام کو خود سماعت فرماتے ہیں، چاہے ان کا غلام دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو۔ اور دلائل الخیرات شریف کی حدیث میں تو یہ فرمایا کہ میں اپنے اس غلام کو پہچانتا بھی ہوں۔ بہر حال یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہوگئی کہ ہمارے سرکار رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہر امتی کا درود و سلام خود سماعت فرماتے ہیں چاہے درود پڑھنے والا قریب سے، پڑھ رہا ہو یا دور سے۔

امام اہلسنت سراپا عشق و محبت، سرکار اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

انبیاء کرام زندہ ہیں

(۱) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُّرْزَقُ ○

(۱) حضرت ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیائے علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرمادیا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ، ص ۱۱۸، مشکوٰۃ شریف)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔ (اشعۃ اللمعات، ص ۵۷۶)

اور حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی دنیوی زندگی اور وصال کے بعد کی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اولیائے کرام مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔ (مرقاۃ، جلد دوم، ص ۲۱۲)

(۲) عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ ○

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

پہلا جمعہ...دوسرا بیان

برکات صلوٰۃ وسلام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ۲۲،ع۴)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے سرکار، جانِ رحمت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا گناہوں کے مٹانے میں، آگ کو بجھانے والے ٹھنڈے پانی سے زیادہ مؤثر ہے اور آپ کی بارگاہ اقدس میں سلام کا نذرانہ پیش کرنا غلام آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور آپ کی محبت جان سے زیادہ افضل و اعلیٰ ہے۔ (نسیم الریاض، ج۳، ص۴۹۹)

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم
درد کو کر دو دوا تم پہ کروروں درود

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

سارا گھر خوشبو سے بھر گیا

شیخ ابن حجر مکی نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک مرد صالح ہر شب سوتے وقت ایک مقررہ تعداد میں درود شریف پڑھا کرتا تھا ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی اور سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے سارا گھر روشن ہو گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب آؤ! وہ منہ جو درود بہت پڑھتا ہے اس کو میں بوسہ دوں۔ اس شخص کو شرم وحیا دامن گیر ہوئی اس نے اپنا رخسار سامنے کیا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی اور ایک ہفتہ تک اس کے رخسار سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔ (نزہۃ المجالس ج ۲، جذب القلوب ص ۲۶۵)

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیے ہیں!

حضرات! درود پاک کے فیضان کا عالم آپ نے ملاحظہ کیا کہ سرکار دو عالم مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور کرم بالائے کرم کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے درود شریف پڑھنے والے کے منہ کو چوم لیا۔ یہ ہے میرے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی برکت۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

حضرت بختیار کاکی کا تحفۂ درود

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ بیان فرماتے ہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتے تھے جب ان کا نکاح ہوا تو تین راتوں میں حسب

(۱۳) کسی دن خواب میں برکت زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔

(۱۴) ایمان پر خاتمہ ہوگا۔

(۱۵) قیامت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس سے مصافحہ کریں گے۔

(۱۶) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔

(۱۷) اللہ عزوجل اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا اور بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درود کی تمام سنیوں کے لئے اجازت عطا فرمائی ہے بشرط یہ کہ بدمذہبوں سے بچیں فقط اور اس درود کو درود رضویہ بھی کہا جاتا ہے۔

دُرودِ جمعہ

سنی مسلمانوں کے دین ودنیا کا بھلا، لازوال دولت اور بہت آسان

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ○

فضائل درود خضریہ

عالم باعمل حضرت علامہ مفتی شاہ بدرالدین احمد قادری، برکاتی، رضوی گورکھپوری علیہ الرحمہ نے اس فقیر قادری کی بیاض خاص میں اپنے دست کرم سے تحریر فرمایا جو آج بھی موجود ہے کہ جو شخص پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہو اور حاجتیں پوری نہ ہو رہی ہوں اس کو چاہئے کہ درود خضریہ ہر دن ایک سو مرتبہ پڑھ لیا کرے، حضرت خضر علیہ السلام کرم فرما کر تشریف لائیں گے، مصافحہ کریں گے، مقاصد میں کامیابی اور حاجتیں پوری ہونے کی تدبیریں بتائیں گے۔ اس طرح حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور مشکلیں آسان اور حاجتیں بھی پوری ہو جائیں گی۔

دُرودِ خضریہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ہر نماز کے بعد کا دُرود وسلام

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

وَ عَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا شَفِیْعَنَا یَوْمَ الْجَزَاءِ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ ٥

برسے کرم کی بھرن پھولیں نعم کے چمن

ایسی چلا دو ہوا تم پہ کروروں درود

تم ہو جو ادو کریم تم ہو رؤف و رحیم

بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بیحد قصور تم ہو عفو و غفور

بخش دو جرم وخطا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث

تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

اے ایمان والو! اوپر لکھا ہوا درود وسلام اور سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقبول کروروں درود ہر نماز کے بعد مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے باادب کھڑے ہو کر پیش کرنا دونوں جہاں کی نعمتوں سے اپنے دامن کو بھرنا ہے اور ہر مقصد کی کامیابی کے لئے مفید و کارگر ہے۔

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا وَعَلٰی ذَوِیْہِ وَصَحْبِہٖ اَبَدًا لِّلْخُوْرِ وَکُرَّمًا ٥

فضائل دُرودِ تاج

خواص اس درود شریف کے بے شمار ہیں جن کا احاطہ مختصر میں دشوار ہے۔ مگر چند یہ ہیں کہ اس درود کا پڑھنے والا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا اور کشادگی رزق کے لئے تریاق ہے۔ دفع سحر، آسیب، جن اور شیاطین وباء کے لئے کارگر ہے اور بزرگوں نے اس درود شریف کی فضیلت میں بیان کیا ہے کہ جس مقصد کے لئے پڑھا جائے انشاء اللہ تعالیٰ اس میں کامیابی نصیب ہوگی۔

دُرودِ تاج

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ٥ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ٥ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ٥ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ٥ جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ٥ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ ٥ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ ٥ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ ٥ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ ٥ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ ٥ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ ٥ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ ٥ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ ٥ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ٥ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ ٥ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ ٥ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ ٥ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ ٥ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ ٥ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ ٥ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ ٥ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ ٥ وَسِيْلَتِنَا فِی الدَّارَيْنِ ٥ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ ٥ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَيْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥

لاکھوں سلام

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

ان کے مولیٰ کی ان پر کروروں درود
ان کے اصحاب و عترت پہ لاکھوں سلام

سیدہ زاہرہ طیبہ طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

حسن مجتبیٰ سید الاسخیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

اس شہید بلا شاہ گلگوں قبا

بے کس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

سایۂ مصطفیٰ مایۂ اصطفیٰ

عزوناز خلافت پہ لاکھوں سلام

وہ عمر جس کے اعدا پہ شیدا سقر

اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام

یعنی عثمان صلب قیص ہدیٰ

حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین

ساقی شیروشربت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف

چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقیٰ والنقیٰ

جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

خواجۂ خواجگاں شاہ ہندوستاں

میرے خواجہ کی تربت پہ لاکھوں سلام

ڈال دی قلب میں عظمت مصطفےٰ

سیدی اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور

بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

مصطفےٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

کروڑوں درود

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود

کیوں کہوں بیکس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پہ فدا تم پہ کروروں درود

گرچہ ہیں بے حد قصور، تم ہو عفو و غفور
بخش دو جرم و خطا تم پہ کروروں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ، تم پہ کروروں درود

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

برسے کرم کی بھرن، پھولیں نعم کے چمن
ایسی چلادو ہوا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

شافی و نافی ہو تم، کافی و وافی ہو تم
درد کو کردو دوا ، تم پہ کروروں درود

اپنے خطا کاروں کو ،اپنے ہی دامن میں لو
کون کرے یہ بھلا تم پہ کروروں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

دوسرا جمعہ..پہلا بیان

ماں، باپ کا مقام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ O اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِO

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط (پ۱۵،ع۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو (کنزالایمان)

درود شریف:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی بے شمار اور بے حساب حمد و ثنا اور شکر و احسان ہے کہ اس نے اپنا محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم کو عطا فرمایا۔

عاشق رسول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

تجھے حمد ہے خدایا تجھے حمد ہے خدایا

تمہید: کروڑوں کروڑ درود و سلام ہوں اس محبوب اعظم پر جو خالق کا محبوب ہے اور مخلوق کا بھی۔

جس ذات گرامی نے ہمیں ہدایت کی راہ پر چلنا سکھایا اور خالق و مخلوق کے حقوق سے آشنا کیا اور ان راہوں پر چلنے سے منع فرمایا جس سے ہمارا رب تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ انہیں بری راہوں اور گناہوں میں ایک عظیم گناہ اور برائی، ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی اور ان کی نافرمانی بھی ہے۔ قرآن حکیم نے تقریباً پندرہ مقامات پر اللہ تعالیٰ کے حقوق کے

ساتھ ماں باپ کے حقوق کا ذکر فرمایا اور ان کے ساتھ نیکی، صلہ رحمی، حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کرنے کا حکم صادر کیا۔

ملاحظہ فرمایئے: سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط (پ۱۵، ع۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(کنزالایمان)

اور سورہ بقرہ میں فرمایا۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط (پ۱، ع۱۰)

ترجمہ: اور (اس وقت کو یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ (کنزالایمان)

اور سورہ نساء میں فرمایا: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. (پ۵، رکوع ۳)

ترجمہ: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔ (کنزالایمان)

اور سورہ انعام میں فرمایا۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ج (پ۸، رکوع ۶)

ترجمہ: تم فرماؤ! آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔ (کنزالایمان)

اللہ اکبر! اللہ اکبر!! اے ایمان والو! ان آیات میں کس قدر اہتمام کے ساتھ ماں باپ کے مقام اور مرتبے کو بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ماں باپ کے مقام و مرتبہ کو پہچاننے اور ان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! جس طرح اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا ہم پر فرض قرار دیا ہے اسی طرح ماں، باپ کے لئے کوئی نامناسب اور سخت بات کہنے سے بھی منع فرمایا ہے اور ان کی نافرمانی اور بے ادبی کو حرام ٹھہرایا ہے۔

تفسیر خزائن العرفان میں ہے ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) ماں، باپ کو ان کا نام لیکر نہ پکارے یہ خلاف ادب ہے اور وہ سامنے نہ ہوں تو نام لے کر ان کا ذکر جائز ہے۔

(۲) ماں، باپ سے اس طرح کلام کرے جیسے غلام و خادم اپنے آقا سے بات کرتے ہیں۔

(۳) آیت (رَبِّ ارْحَمْهُمَا ،الخ) سے ثابت ہوا کہ مسلمان کے لئے رحمت و مغفرت کی دعا جائز اور اسے فائدہ پہنچانے والی ہے۔

مُردوں کے ایصال ثواب میں بھی ان کے لئے دعائے رحمت ہوتی ہے لہٰذا اس کے لئے (یعنی ایصال ثواب کے لئے) یہ آیت اصل ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

میرے عزیز! قرآن کریم میں جو بار بار اور پھر تاکید کے ساتھ ماں، باپ کے ساتھ نیکی، بھلائی اور حسن سلوک اور اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اس کے معنیٰ یہ ہے کہ ایسی کوئی بات نہ کہے اور نہ ہی ایسا کوئی کام کرے جس سے انہیں ایذا ہو اور اپنے جسم و جان اور مال سے ان کی خدمت میں دریغ نہ کرے، جب انہیں ضرورت ہو ان کے پاس حاضر رہے۔

مسائل: (۱) اگر ماں باپ اپنی خدمت کے لئے نوافل چھوڑنے کا حکم دیں تو ان کی خدمت نفل سے مقدم ہے۔

(۲) واجبات، والدین کے حکم سے ترک نہیں کئے جاسکتے۔

حضرات! احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔

(۱) تہہ دل سے ماں باپ کے ساتھ محبت رکھے۔

(۲) رفتار و گفتار میں، نشست و برخواست میں ادب لازم جانیں۔

(۳) ان کی شان میں تعظیم کے الفاظ کہے۔

(۴) ان کو راضی کرنے کی سعی کرتا رہے۔

(۵) اپنے نفیس مال کو ان سے نہ بچائے۔

(۶) ان کے مرنے کے بعد ان کی وصیتیں جاری کرے۔

(۷) ان کے لئے فاتحہ، صدقات، تلاوت قرآن سے ایصال ثواب کرے۔

(۸) اللہ تعالیٰ سے ان کی مغفرت کی دعا کرے۔

(۹) ہفتہ وار ان کی قبر کی زیارت کرے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حضرات! ماں، باپ کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا معاملہ صرف جائز کاموں میں ہونا چاہئے، ایسا نہیں کہ والدین کی دل جوئی کی خاطر غلط اور غیر شرعی امور کو بھی درست ٹھہرالیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ملاحظہ فرمایئے۔

آیت کریمہ: وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا ط وَاِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ (پ۲۰،ع۱۳)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی، اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔ (کنز الایمان)

حضرات! اس آیت کریمہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو عشرۂ مبشرہ میں تھے اور اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے جب اسلام لائے تو آپ کی والدہ حمنہ بنت ابو سفیان نے کہا: تو نے یہ کیا نیا کام کیا۔ خدا کی قسم اگر تو اس سے باز نہ آیا تو نہ میں کھاؤں، نہ پیوں یہاں تک کہ مر جاؤں اور تیری ہمیشہ کے لئے بدنامی ہو اور تجھے ماں کا قاتل کہا جائے۔ پھر اس بڑھیا نے فاقہ کیا اور ایک شبانہ روز نہ کھایا، نہ پیا، نہ سائے میں بیٹھی۔ اس سے ضعیف (یعنی کمزور) ہوگئی پھر ایک دن رات اور اسی طرح رہی۔ تب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا اے ماں! اگر تیری سو جانیں ہوں اور ایک ایک کر کے سب ہی نکل جائیں تو بھی میں اپنا دین (اسلام) چھوڑنے والا نہیں، تو چاہے کھا، چاہے مت کھا۔ جب وہ حضرت سعد کی طرف سے مایوس ہوگئی تو کھانے پینے لگی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پاک نازل فرمائی اور حکم دیا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ لیکن اگر وہ کفر و شرک کا حکم دیں تو نہ مانا جائے کیوں کہ ایسی اطاعت کسی مخلوق کی جائز نہیں جس میں خدا کی نافرمانی ہو۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حضرات! اللہ و رسول جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو راضی کرنے کے بعد سب سے آسان ناراض ماں، باپ کو منانا ہے۔ ماں، باپ کس قدر ناراض کیوں نہ ہوں اگر بیٹا ان کے سامنے ندامت سے جھک جائے اور ان کے ہاتھوں کو بوسہ لیکر ان کی گود میں اپنے سر کو رکھ دے تو ماں، باپ کتنے زیادہ ناراض کیوں نہ ہوں۔ ان کا دل نرم پڑ جائے گا اور وہ اپنے بیٹے کو معاف بھی کر دیں گے۔

اور حدیث شریف میں آقا کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یوں بیان فرمایا۔

اِنَّ الْعَبْدَ یَمُوْتُ وَالِدَیْهِ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهٗ لَهُمَا لَعَاقٌ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ لَهُمَا وَیَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰی یَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا (مشکوٰۃ شریف، ص۴۲۱)

یعنی بندے کے دونوں ماں، باپ یا ان میں سے ایک فوت ہو چکا ہو اور وہ ان کا نافرمان ہو۔ (یعنی بیٹا) ان کے لئے دعا کرے اور ان کے حق میں استغفار کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو فرمانبردار لکھ دے گا۔

حضرات! ہمارے مشفق و مہربان نبی، رحیم و کریم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہم گنہگاروں کی بخشش ونجات کے لئے کتنا آسان طریقہ پیدا کر دیا ہے کہ ہر شخص اپنے ناراض ماں، باپ کو راضی کر کے جنت کا حقدار بن سکتا ہے۔ ورنہ ماں، باپ کے نافرمان کا دوزخ کی آگ سے بچنا غیر ممکن اور جنت میں داخلہ بھی نہیں ہو سکتا۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کا فرمان ذی شان بہت ہی غور سے سنیے اور اگر سینے میں دل ہے تو اس کو ماں، باپ کی عظمت و محبت کا کعبہ بنا لیجئے اور اگر سینے میں دل کی بجائے کوئی پتھر ہے تو اللہ سے دعا کیجئے کہ اس کو موم بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝ (پ ۱۵، رکوع ۳)

ترجمہ: اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا، نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن میں پالا (کنز الایمان)

حضرات! اللہ تعالیٰ نے کتنے پیارے انداز میں ماں، باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اب محبوب خدا رسول اللہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حکم شریف ملاحظہ فرمایئے۔

سب سے زیادہ محبت کی مستحق ماں پھر باپ

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میری محبت اور خدمت کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اُمُّکَ۔ تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اُمُّکَ تیری ماں۔ (اس شخص نے) عرض کیا پھر کون ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اُمُّکَ تیری ماں (چوتھی مرتبہ اس شخص نے) عرض کیا پھر کون؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اَبُوْکَ تیرا باپ۔ (بخاری، ج ۲، ص، مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۱۲، بحوالہ حقوق والدین امام احمد رضا، ص ۲۱)

حدیث شریف: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آقا کریم،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کیا کہ عورت پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ فرمایا شوہر کا۔ میں نے عرض کیا کہ مرد پر سب سے بڑا حق کس کا ہے؟ قَالَ اُمُّهُ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس کی ماں کا۔

(بزار، حاکم، بحوالہ حقوق والدین، امام احمد رضا، ص ۴۰)

ماں کے قدم کے نیچے جنت ہے

ایک شخص آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے جنگ میں شریک ہونے کا ارادہ کیا ہے اور آپ سے مشورہ کے لئے حاضر ہوا ہوں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، کیا تیری ماں زندہ ہے؟ تو اس شخص نے عرض کیا ہاں!

قَالَ فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱)

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ماں کی خدمت میں لگے رہو اس لئے کہ جنت ماں کے قدم کے نیچے ہے۔

حضرات! آپ سے گزارش ہے کہ آپ خوب غور کریں اور سوچیں کہ ہم کہاں، کہاں مارے مارے پھرتے ہیں اور نہ جانے کون، کون سے دروازے پر ٹھوکر کھاتے پھرتے ہیں۔ جب کہ جنت ماں کے قدم کے نیچے ہے۔

ماں، باپ اولاد کے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں ایک شخص نے پوچھا کہ بیٹے پر ماں، باپ کا کیا حق ہے؟

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ (مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱)

یعنی یہ دونوں تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔

اللہ اکبر! اللہ اکبر!! حضرات! آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کس قدر پیارا اور جامع جواب عطا فرمایا کہ آگاہ فرما دیا کہ ماں، باپ کی خدمت سے جنت ہے اور ان کی ناراضگی سے دوزخ۔

جنت بھی تیری ہے یہیں
دوزخ بھی یہیں ہے

ماں، باپ کی خدمت نہ کرنے والے سے نبی کی ناراضگی

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مَلْعُوْنٌ مَّنْ عَقَّ وَالِدَیْہِ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ عَقَّ وَالِدَیْہِ، مَلْعُوْنٌ مَّنْ عَقَّ وَالِدَیْہِ ط

ملعون ہے جو اپنے ماں، باپ کو ستائے ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کو ستائے۔ خدا کی رحمت سے دور ہے جو ان کی نافرمانی کرے۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۰، ص۳۶۴)

حضرات! اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتاویٰ رضویہ شریف میں حدیث شریف کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ محبوب خدا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تین ایسے شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے فرض و نفل اور کسی عمل کو قبول نہیں فرماتا۔ ان میں سب سے پہلا وہ شخص ہے جو ماں، باپ کو ستاتا اور تکلیف پہونچاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ شریف، ج۱۰، ص۵۸)

آقا کریم نے فرمایا ماں، باپ کا نافرمان ذلیل وخوار ہو جائے

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی ناک مٹی میں ملے (یعنی وہ شخص ذلیل ورسوا اور خوار ہو) اس طرح تین بار فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے پوچھا اے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! وہ ذلیل شخص کون ہے؟ تو حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا۔ ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ ط اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ (صحیح مسلم، ج۲، ص۳۱۴، مشکوٰۃ شریف، ص۴۱۸)

حضرات! حدیث شریف کا مطلب صاف طور پر ظاہر وباہر ہے کہ ماں، باپ کا خدمت گار جنتی ہوتا ہے اور ماں، باپ کی خدمت سے جان چرانے والا اور ان سے دور بھاگنے والا بڑا ہی بدنصیب اور رحمت سے دور ہوتا ہے۔

والد کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے

حدیث شریف: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: طَاعَۃُ اللّٰہِ طَاعَۃُ الْوَالِدِ. مَعْصِیَۃُ اللّٰہِ مَعْصِیَۃُ الْوَالِدِ (طبرانی، فتاویٰ رضویہ ج۱۰، ص۵۸)

یعنی باپ کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے اور باپ کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

حدیث شریف: محبوب خدا مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ ۔ یعنی رب تعالیٰ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (بخاری فی الادب المفرد، ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۱۹)

حضرات! باپ کا مقام کس قدر بلند و بالا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص سے خوش ہوگا جس سے اس کا باپ راضی ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کیا جاسکتا ہے اور والد سے کہیں زیادہ بڑا درجہ ماں کا ہے تو خود فیصلہ کر لیجئے کہ ماں کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی کس قدر ناراضگی ہوتی ہوگی۔

اصل واقعہ یہ ہے: عاشق رسول حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں اپنے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکایت کی کہ میرا بیٹا بہت زیادہ عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا ہے، رات بھر جاگ کر عبادت کرتا ہے اور دن بھر روزے رکھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ عبادت و ریاضت کی وجہ سے میری خدمت کم کر پاتا ہے) تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ کلمات ارشاد فرمائے یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشی باپ کی خوشی میں ہے۔ اور رب تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۴، ص ۱۰۵)

والدین کی خدمت سے روزی بڑھ جاتی ہے

محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّمَدَّ لَهُ فِيْ عُمْرِهٖ وَيُزَادُ فِيْ رِزْقِهٖ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحْمَهٗ ۔ یعنی جسے پسند ہو کہ اس کی عمر بڑھ جائے اور اس کی روزی میں کشادگی ہو جائے تو اس کو اپنے ماں، باپ کے ساتھ بھلائی اور صلہ رحمی کرنا چاہئے (کشف الغمہ، ص ۳۶، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱، حقوق والدین، اعلیٰ حضرت ص ۱۷)

تین دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں

حدیث شریف: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب خدا مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جن کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں۔

(۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ ۔ اور باپ کی دعا اولاد کے لئے۔

(ترمذی، ج ۲، ص ۱۳)

حضرات! یہ تین حضرات ہیں جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی بلکہ قبول ہی قبول ہوتی ہے ایک مظلوم یعنی ستایا ہوا شخص۔ دوسرا وہ شخص جو سفر میں ہو اور تیسرا باپ کی دعا اولاد کے حق میں۔

اللہ تعالیٰ! ہمیں تینوں کی دعا لینے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! ماں، باپ کی بددعا سے ہر حال میں بچنے کی کوشش کرنا چاہئے ورنہ اس کا وبال دنیا اور دین دونوں میں آسکتا ہے اور ماں، باپ کو بھی چاہئے کہ اگر اولاد نالائق ہے تو کسی طرح سے ان پر غصہ اتار لے لیکن ان کے حق میں بددعا نہ کرے ورنہ ماں، باپ بعد میں خود بھی پچھتائیں گے۔ (الامان والحفیظ)

ماں، باپ کو محبت سے دیکھنا مقبول حج کا ثواب ہے

حدیث شریف: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو بھی اطاعت شعار اور خدمت گزار فرزند اپنے ماں، باپ کو رحمت ومحبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج لکھتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا! یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم

وَاِنْ نَظَرَ کُلَّ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ؟ قَالَ نَعَمْ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَاَطْیَبُ ط (بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف، ص۴۲۱)

خواہ وہ ہر دن سو بار دیکھے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ہاں! خواہ وہ ہر دن سو بار دیکھے، اللہ تعالیٰ بہت بڑا اور پاک ہے۔

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی عطا اور بخشش سے ہمارے مشفق ومہربان نبی، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماں، باپ کے مقام کو اس قدر بلند وبالا کردیا ہے کہ ان کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دیا اور ماں، باپ کے چہرے کو محبت سے دیکھنا حج مقبول بنادیا اور خوش نصیب فرزند جتنی بار دیکھے گا اس کو اتنے مرتبہ حج مقبول کا ثواب ملتا رہے گا۔

حضرات! جب ماں، باپ کے دیدار کا یہ عالم ہے تو محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار کا کیا عالم ہوگا۔

جس خوش نصیب نے ماں، باپ کو محبت سے دیکھا تو مقبول حج والا ہوگیا اور جس خوش نصیب مسلمان نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سر کی آنکھ سے دیکھا تو مقبول صحابی ہوگئے۔

حضرت موسیٰ بھی ماں کی دعا لیتے ہیں

حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے مدینہ طیبہ میں ایک بزرگ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر بے کھٹک حاضری دیا کرتے تھے۔ ایک روز طور پہاڑی پر پہونچے اور رب تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے تو ارشاد ربانی ہوا کہ اے موسیٰ! اب بہت احتیاط کے ساتھ یہ راستہ طے کیا کرو یعنی طور پہاڑی پر اب احتیاط سے آنا۔ اس لئے کہ ابھی تک تمہاری والدہ حیات تھیں، تم رات کے اندھیرے میں خاردار راہوں سے بے کھٹک چلے آتے تھے اس لئے کہ تمہاری ماں کی ظاہری دعائیں تمہارے شامل حال تھیں۔ اب تمہاری ماں کا وصال ہو چکا ہے۔ اب وہ ظاہری دعاؤں کا سایہ آپ پر نہیں رہا، اس لئے اے موسیٰ! علیہ السلام احتیاط لازم ہے۔ (مواعظ نعیمیہ، جلد ۳، ص ۴۴۶)

حضرات! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر نبی کے ساتھ بھی ان کے ماں کی دعا ہوتی تھی تو ہم جیسے گنہگار مسلمان کے لئے تو ماں کی دعا کی بہت ہی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ماں کی دعاؤں کے سائے میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

اور مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک صحابی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں جنت کے اوپر اور نیچے والی دونوں چوکھٹ چوموں گا۔ اب رب تعالیٰ کے فضل سے میرا کام ہو گیا ہے تو نذر کیسے پوری کروں؟ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تو اپنی ماں کے پاؤں اور باپ کی پیشانی چوم لے، ماں کا پیر جنت کی نچلی چوکھٹ ہے اور باپ کی پیشانی جنت کی اوپر والی چوکھٹ ہے تو دوسرے صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اگر اس کے ماں، باپ وفات پا گئے ہوتے تو یہ شخص نذر کیسے پوری کرتا؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا پھر اپنی ماں کی قبر کی پائنتی اور باپ کی قبر کے سرہانے چوم لیتا اس کی نذر پوری ہو جاتی۔ (مواعظ نعیمیہ، ج ۳، ص ۴۴۶)

حضرات! حدیث شریف سے ظاہر ہے کہ خود ماحی کفر و بدعت، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ماں، باپ کی قبر کو چومنے کا اشارہ دیا ہے۔ تو پتہ چلا کہ اگر قبر کو چومنا بدعت و حرام ہوتا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہرگز، ہرگز کسی کی قبر کو چومنے کی اجازت نہ دیتے۔ اور ہم غلامان غوث و خواجہ ورضا قبر کو ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا ادب

کے خلاف سمجھتے ہیں اور مجدد ابن مجدد الشاہ مصطفےٰ رضا حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

سنگ در جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

درود شریف:

ماں، باپ کا نافرمان جنت کی خوشبو سے محروم رہے گا

محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ماں، باپ کی نافرمانی سے بچو، اس لئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آتی ہے۔

اور ماں، باپ کا نافرمان جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور اسی طرح رشتہ توڑنے والا، بوڑھا زانی، تکبر سے اپنا ازار (تہبند) وغیرہ ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا بھی جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

اِنَّ الْكِبْرِيَاءَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (تفسیر مدارک، ج ۲، ص ۳۶۲)

ماں، باپ کا نافرمان دنیا ہی میں سزا پا کر رہتا ہے

حدیث شریف: محبوب خدا احمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، تمام گناہوں میں اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔

اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَاِنَّهٗ يُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِى الْحَيٰوةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ط

(بیہقی، شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱)

لیکن ماں، باپ کی نافرمانی کو نہیں بخشتا۔ اللہ تعالیٰ اس نافرمان کو زندگی میں ہی موت سے پہلے اس کی سزا دیتا ہے۔

حضرات! اس حدیث شریف کو بار بار پڑھیے اور سنیے کہ ماں، باپ کا نافرمان اس دنیا ہی میں سزا پا کر رہتا ہے اور آخرت کا عذاب باقی ہے۔ (الامان والحفیظ)

ماں، باپ کی نافرمانی سے خاتمہ خراب ہوسکتا ہے

حدیث شریف: ایک نوجوان حالت نزع میں تھا اس پر موت کی کیفیت طاری تھی۔ اس کو کلمہ کی تلقین کی گئی۔ لیکن وہ کلمہ نہ پڑھ سکا۔

محبوب خدا مشفق ومہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو خبر ہوئی تو تشریف لائے اور فرمایا کہ پڑھ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ تو نوجوان نے کہا کہ مجھ سے کلمہ شریف نہیں پڑھا جاتا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کی وجہ دریافت کی کہ یہ نوجوان کلمہ کیوں نہیں پڑھ رہا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ شخص اپنی ماں کو ستاتا تھا (جس کی وجہ سے موت کے وقت کلمہ نہیں پڑھ پا رہا ہے) تو رحیم وکریم رسول، مصطفےٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس نوجوان کی ماں کو (جو ناراض تھی) بلایا اور فرمایا یہ تیرا بیٹا ہے؟ تو اس عورت نے کہا ہاں! تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، (تو اپنے بیٹے کو معاف کردے تو اس عورت نے کہا کہ حضور! اگر آپ کا حکم ہے تو معاف کرتی ہوں ورنہ اس نے مجھے بہت ستایا ہے اور میری باتوں پر اپنی بیوی کی بات کو ترجیح دیتا ہے اور اسی کی باتوں کو مانتا ہے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا (اے عورت) تو سن لے اگر آگ جلائی جائے اور تیرے بیٹے کو اس بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے اور اگر کوئی تجھ سے کہے کہ اپنے بیٹے کو معاف کردے ورنہ اس کو اس آگ میں ڈال دیا جائے گا؟ کیا تو اس وقت معاف کرے گی؟ تو عورت نے عرض کی۔ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم جب تو میں اپنے بیٹے کو معاف کردوں گی۔ تو مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، تو اللہ تعالیٰ کو اور مجھے گواہ بنالے کہ تو نے اپنے بیٹے کو معاف کردیا اور تو راضی ہوگئی۔ اس عورت نے عرض کیا، یا اللہ تعالیٰ میں تجھے اور تیرے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گواہ بناتی ہوں کہ میں نے اپنے بیٹے کو معاف کردیا ہے اور اس سے راضی ہوگئی ہوں۔ اب آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جوان سے فرمایا، اے لڑکے پڑھ! لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط جوان نے کلمہ پڑھا اور انتقال کرگیا۔

محبوب خدا، مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰـهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ بِیْ مِنَ النَّارِ ط شکر اس خدا کا جس نے میرے وسیلے سے اس کو دوزخ سے بچالیا۔ (طبرانی، فتاویٰ رضویہ، ج۱۰، ص۵۸)

حضرات! ماں کی نافرمانی کی سزا کس قدر سخت ہے کہ موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا جب تک ماں معاف نہ کردے۔

اور اس حدیث شریف سے ایک مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ توبہ واستغفار میں اور اپنی دعا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے دعا مانگنا چاہئے، جبھی تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو میرے وسیلہ سے دوزخ سے بچالیا۔

ماں کی رضا کس قدر اہم ہے

حدیث شریف: سرچشمۂ ولایت حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور بعد سلام عرض کیا۔

یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! حضرت عبداللہ بن سلام بستر مرگ پر آخری سانس لے رہے ہیں اور آپ کا آخری دیدار کرنا چاہتے ہیں آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہ سنتے ہی کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ تم لوگ بھی کھڑے ہو جاؤ، اور چلو اپنے بھائی عبداللہ بن سلام کی زیارت کرلیں (یہ حضرات آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ وہاں تشریف لے گئے اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سلام کے سرہانے جا کر فرمایا پڑھو!

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ ان کے کان میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تین بار یہی کلمۂ شہادت پڑھا مگر وہ خود نہ پڑھ سکے، تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا تم ان کی بیوی سے جا کر پوچھو کہ دنیا میں ان کے اعمال کیسے تھے؟ اور ان کا مشغلہ کیا تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی اہلیہ کے پاس گئے اور ان کے اعمال واشغال کے بارے میں معلوم کیا تو ان کی بیوی نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حق کی قسم! جب سے انہوں نے مجھ سے نکاح کیا میں نہیں جانتی کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پیچھے ان کی کوئی بھی نماز فوت ہوئی ہو اور ان کا کوئی دن ایسا نہیں گزرا جس میں انہوں نے صدقہ وخیرات نہ کیا ہو، ہاں (ایک بات ضرور ہے کہ) ان کی ماں ان سے ناراض ہیں، آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ خبر دی گئی تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کی والدہ کو بلایا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی والدہ کے پاس جا کر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پیغام دیا مگر وہ نہ مانیں پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا۔ یہ دونوں حضرات اس خاتون کو لیکر حاضر ہوئے تو اس خاتون نے حضرت عبداللہ بن سلام کو دیکھ کر کہا اے بیٹے! میں تم کو دنیا وآخرت دونوں میں کہیں بھی معاف نہ کروں گی۔

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ اے ضعیفہ! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور بیٹے کو معاف کرو، تو ضعیفہ نے

کہا یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! میں اسے کیسے معاف کردوں اس نے اپنی بیوی کے لئے مجھے ستایا۔ تکلیف دی، میری نافرمانی کی، مجھے گھر سے علیحدہ کیا ہے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسے معاف کردو تو تیرا حق میرے ذمہ ہے (یہ انتہا درجے کی مہربانی اور عنایت ہے ماں، بیٹے دونوں کے لئے)

تو پھر ضعیفہ کہنے لگی کہ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) گواہ رہیں کہ میں نے اپنے بیٹے کو معاف کردیا۔ اب آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن سلام سے فرمایا پڑھو، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بآواز بلند کلمۂ شہادت پڑھا اور ان کی روح پرواز کرگئی۔

سید الاولیاء حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ ان کی نماز اور دفن سے فارغ ہو گئے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَلَا مَنْ كَانَتْ لَهٗ وَالِدَةٌ لَمْ يَبَرَّهَا خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى غَيْرِ الشَّهَادَةِ (درۃ الناصحین، ص ۲۳۶)

اے مسلمانو! آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص اپنی ماں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کرے اسے دنیا سے جانے کے وقت (یعنی موت کے وقت) کلمۂ شہادت پڑھنا نصیب نہ ہوگا۔

اے ایمان والو! حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو صحابی ہیں، ان کا یہ حال ہے کہ موت کا وقت طاری ہے، نزع کا عالم ہے اور کلمہ نہیں پڑھ پا رہے ہیں، اس لئے کہ ان کی ماں ان سے ناراض ہے۔ اب ہم غور کریں کہ اگر ہماری ماں ہم سے ناراض ہے تو ہمارا حشر کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ہمیں ماں کو راضی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

دوسرے کے ماں، باپ کو گالی دینا اپنے ماں باپ کو گالی دینا ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں، باپ کو گالی دے۔ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم کیا کوئی شخص اپنے ماں، باپ کو گالی دیتا ہے؟

قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَشْتِمُ اُمَّهٗ فَيَشْتِمُ اُمَّهٗ ۔

(بخاری، ج ۲، ص ۸۸۳، مسلم، ج ۱، ص ۶۴، ترمذی، ج ۲، ص ۱۲، مشکوۃ شریف، ص ۴۱۹)

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب وہ کسی کے ماں، باپ کو گالی دے۔
وہ جواب میں اس کے ماں، باپ کو گالی دے تو گویا اس نے خود ہی اپنے ماں، باپ کو گالی دی۔
حضرات! اس حدیث پاک سے ہم کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ اگر ہم کسی کے ماں، باپ کو گالی دیتے ہیں تو گویا اپنے ہی ماں، باپ کو گالی دیتے ہیں۔ اور گالی گلوج یوں بھی ناجائز و حرام کام ہیں۔

اگر ماں، باپ ظلم کرتے ہیں تو بھی ان کی اطاعت لازم ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں، باپ کا حق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے تو اس کے لئے صبح میں ہی جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اگر ماں، باپ میں سے کوئی ایک ہی زندہ ہو تو جہنم کا ایک ہی دروازہ کھلتا ہے۔ حاضرین نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اگر چہ ماں، باپ بیٹے پر ظلم کرتے ہوں؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ وَاِنْ ظَلَمَاهُ ط
(مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱، بحوالہ بیہقی، شعب الایمان)

اگر چہ وہ ظلم کرتے ہوں اگر چہ وہ ظلم کرتے ہوں اگر چہ وہ ظلم کرتے ہوں۔
حضرات! مالک جنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کتنے واضح الفاظ میں فرما دیا کہ اگر چہ ماں، باپ ظلم کرتے ہیں پھر بھی اولاد پر ماں، باپ کی اطاعت و خدمت لازم ہے۔ اس لئے کہ ان کے عظیم احسانات کے مقابلے میں ان کا ظلم کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ
فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ (پ ۱۵، رکوع ۳)
ترجمہ: تو ان سے ''ہوں'' نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ (کنز الایمان)
حضرات! خالق و مالک رب تعالیٰ نے ماں باپ کو اُف کہنے اور جھڑکنے سے روکا ہے اور فرمایا کہ جب تم اپنے ماں، باپ سے بات چیت کرو تو ادب و احترام ملحوظ رکھو ورنہ مجرم قرار دیئے جاؤ گے اور ٹھکانہ جہنم ہوگا۔
بعض لوگ! اپنی بیویوں کے چکر میں ماں باپ سے گالی، گلوچ تک کرتے ہیں اور ان کو مارتے پیٹتے ہیں یہاں تک کہ ان کو گھر سے بھی نکال دیتے ہیں یا ان کو تنہا چھوڑ کر خود بیوی کے ساتھ دوسرا گھر بسا لیتے ہیں اور ماں،

باپ بیچارے بڑھاپے میں اس اولاد کو دیکھتے رہتے ہیں جس کو بڑی دعا کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا۔ اور جب وہ پیدا ہوا تو خوشیوں کا اہتمام کیا تھا اور اس کو پروان چڑھانے میں اس کی تعلیم دلانے میں کس قدر تکلیفیں اٹھائی تھیں آج وہی اولاد ماں، باپ کو ایک آنکھ دیکھنے کے لئے بھی تیار نہیں۔ الامان والحفیظ ٥

ملاحظہ فرمایئے:

حدیث شریف: محبوب خدا، مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ فَضَّلَ زَوْجَتَهٗ عَلٰى اُمِّهٖ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ٥ (زواجر،ص۵۸)

یعنی جو شخص اپنی ماں پر اپنی عورت کو ترجیح دیتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ ہر گناہ وخطا سے محفوظ رکھے خاص کر ماں، باپ کی نافرمانی کی بلا ومصیبت سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

غریب ماں کا دل توڑا تو دردناک عذاب ملا

مراد مصطفےٰ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد عدالت میں ایک سوداگر تھا۔ ایک روز اس کی ماں اپنے خرچہ کے لئے اس کے پاس کچھ مانگنے آئی۔ تو اس کی بیوی نے کہا کہ آپ کی ماں ہم سے ہر روز اسی طرح مانگ مانگ کر ہم کو محتاج بنادینا چاہتی ہے۔ غریب ماں یہ سن کر روتے ہوئے چلی گئی اور بیٹے نے اُسے کچھ نہ دیا۔

حضرات! ماں کو حقیر سمجھنے کا دردناک عذاب ملاحظہ کیجئے۔

ایک دن یہ لڑکا تجارت کا مال لے کر گھر سے نکلا، راستے میں ڈاکوؤں نے اس کا سارا مال واسباب لوٹ لیا اور اس کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکا دیا اور اس نوجوان کو راستے پر خون میں لت پت چھوڑ کر چلے گئے، کچھ لوگوں کا وہاں سے گزر ہوا تو اس کو اٹھا کر اس کے گھر پہونچا دیا۔ جب اس کے رشتے دار، دوست واحباب اس کو دیکھنے آئے تو اس نے برملا اپنے جرم کا اعتراف کرلیا۔ هٰذَا جَزَائِیْ فَلَوْ كُنْتُ اَعْطَيْتُ اُمِّیْ بِيَدِیْ دِرْهَمًا مَاقُطِعَتْ يَدِیْ وَسُلِبَ مَالِیْ مد یہ مجھے اپنی ماں کو تکلیف دینے کی سزا ملی ہے اگر میں نے اپنے ہاتھ سے ماں کو ایک روپیہ بھی دیدیا ہوتا تو میرا ہاتھ نہ کاٹا جاتا اور نہ ہی میرا مال چھینا جاتا۔

پھر سوداگر سے ملنے اس کی ماں بھی آئی تو اس نے بڑے درد بھرے انداز میں کہا اے میرے پیارے بیٹے!

تیرے ساتھ دشمنوں نے یہ کیا کیا۔ تو بیٹے نے کہا کہ امی جان! میرے ساتھ یہ سب کچھ آپ کو تکلیف دینے کی وجہ سے ہوا ہے۔ آپ مجھ سے خوش ہو جایئے۔

فَالَتْ یَابُنَیَّ اِنِّیْ رَضِیْتُ عَنْکَ ۔ یعنی ماں نے کہا اے میرے بیٹے میں تجھ سے خوش ہوں۔

حضرات! جب رات ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اور ماں کی دعاؤں کی برکت سے اس نوجوان کے دونوں ہاتھ پہلے کی طرح صحیح، سالم ہو گئے۔ (درۃ الناصحین، ص ۲۳۰)

اے ایمان والو! اس واقعہ سے ہمیں یہ بھی سبق ملتا ہے کہ ماں کو ناراض کرنے کا عذاب کتنا دردناک ہوتا ہے اور وہ عذاب اس دنیا ہی میں اٹھانا پڑتا ہے۔

اور! یہ بھی درس ملا کہ ماں راضی ہو جائے اور خوش رہے تو آئی ہوئی بلا اور مصیبت رات ختم ہونے سے پہلے ہی دور ہو جاتی ہے۔

ماں، باپ کا حق ادا کرنے والے کے لئے صبح ہوتے ہی جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس (خوش نصیب) نے اس حال میں صبح کی کہ وہ ماں، باپ کا حق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہے تو اس کے لئے صبح ہوتے ہی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا ۔ اور اگر ماں باپ میں سے کوئی ایک ہی زندہ ہے تو جنت کا ایک دروازہ کھلتا ہے۔ (بیہقی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۱)

حضرات! حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ ماں باپ کے وفادار کے لئے صبح ہوتے ہی جنت کا دروازہ کھل جاتا ہے اور دنیا ہی میں وفادار اولاد دیکھ لیتی ہے کہ ماں، باپ کی خدمت و محبت کی برکت سے روزی کا دروازہ اور تمام رحمتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور جنت کی بہاروں کا لطف ماں، باپ کی دعا سے اللہ کریم عطا فرماتا ہے۔

ماں کی دعا سے بیٹا جنت میں نبی کا ساتھی

ایک مرتبہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کی:

اِلٰهِیْ اَرِنِیْ جَلِیْسِیْ فِی الْجَنَّةِ ۔ اے اللہ تعالیٰ تو دنیا ہی میں میرے جنت کے ساتھی کو دکھا دے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اے موسیٰ (علیہ السلام) تم فلاں شہر کے فلاں بازار میں چلے جاؤ۔ وہاں ایک گوشت بیچنے والا قصاب ہے جس کی شکل وصورت اس طرح ہے وہی تیرا جنت کا ساتھی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس قصاب کی دوکان میں تشریف لے گئے اور وہیں شام تک رہے، دن ڈوبنے کے بعد قصاب گوشت کا ایک ٹکڑا تھیلے میں لے کر چلا تو اس کی دعوت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اس قصاب کے گھر تشریف لے گئے، اس شخص نے عمدہ قسم کا کھانا پکایا اور اپنی دبلی، پتلی، بوڑھی ماں کو کھانا کھلایا۔ جب اس کی بوڑھی کمزور ماں شکم سیر ہو گئی تو ماں کو اچھے کپڑے پہنائے تو قصاب کی بوڑھی ماں اپنے ہونٹ ہلا رہی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ یہ دعا کر رہی تھی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اِبْنِیْ جَلِیْسَ مُوْسٰی فِی الْجَنَّةِ ۔

اے اللہ تعالیٰ! میرے بیٹے کو جنت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بنا دے۔

فَقَالَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ لَکَ الْبَشَارَةُ اَنَا مُوْسٰی وَاَنْتَ جَلِیْسِیْ فِی الْجَنَّةِ

(درۃ الناصحین، ص ۳۹، نزہۃ المجالس، ص ۱۶۸)

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ میں موسیٰ ہوں، اور تو میرا جنت کا ساتھی ہے۔

حضرات! ماں کی دعاؤں میں کس قدر تاثیر ہوتی ہے اور ماں کی خدمت کا صلہ و بدلہ کتنا عظیم ہوتا ہے کہ ایک قصاب ماں کی خدمت کر کے اور ماں کی دعا لیکر جنت بھی پایا اور جنت میں اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بھی بن گیا۔

یا اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ماں، باپ کی خدمت کر کے ان کی دعا لینے کی توفیق نصیب فرما۔ آمین۔ ثم آمین

ماں، باپ کی دعا سفر میں بھی کام آتی ہے

حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے زمانے کی بات ہے کہ تین آدمی سفر کر رہے تھے کہ بارش ہونے لگی۔ بارش

سے پناہ لینے کے لئے وہ تینوں ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے۔ جب وہ اندر داخل ہو گئے تو ایک چٹان اوپر سے گری اور غار کا منہ بند ہو گیا۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا ہم سب اللہ تعالیٰ کے لئے جو کچھ نیک کام کئے ہوں اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ تو ایک شخص نے اس طرح دعا کی یا اللہ تعالیٰ! میرے ماں، باپ بوڑھے تھے (بکریوں کے دودھ پر ہی میرا اور میرے بچوں کی زندگی کا گزارا تھا) میں جنگل سے بکریاں چرا کر لاتا، بکریوں سے دودھ نکال کر سب سے پہلے اپنے بوڑھے ماں، باپ کو پلاتا۔ ان سے پہلے نہ خود پیتا اور نہ ہی بچوں کو پلاتا۔ ایک دن مجھے گھر آنے میں دیر ہو گئی اور رات میں جانوروں کو لے کر ایسے وقت گھر آیا کہ میرے ماں، باپ سو چکے تھے میں دودھ لے کر ان کی خدمت میں کھڑا رہا اور وہ سوتے رہے اور میرے بچے بھوک سے روتے اور چلاتے رہے اور مجھے یہ بھی گوارا نہ ہوا کہ انہیں جگا کر ان کے آرام میں خلل ڈالوں۔

حَتّٰی بَرِقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَهُمَا ۔ یہاں تک کہ فجر نمودار ہوئی تو ان کی آنکھ کھلی اور دودھ پیا۔

اے رب تعالیٰ! تو علیم وخبیر ہے کہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو اس چٹان کو کچھ ہٹا دے، یہ دعا کرتے ہی چٹان کچھ ہٹ گئی اور تھوڑا راستہ کھل گیا۔ دوسرے آدمی نے دعا کی کہ یا اللہ تعالیٰ! میں ایک عورت سے محبت کرتا تھا اور جب اس عورت سے ایک مکان میں تنہائی کا موقعہ ملا تو میں تجھ سے ڈرا اور برائی کا ارادہ صرف تیری خوشی کے لئے ترک کر دیا اور گناہ سے محفوظ رہا۔ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا ہے تو پتھر ہٹا دے تو وہ پتھر کچھ ہٹ گیا۔ تیسرے آدمی نے دعا کی یا اللہ تعالیٰ! میں نے ایک مزدور کی مزدوری کے روپے سے تجارت کی اور جب خوب مال بڑھ گیا اور مزدور آیا اور اس نے اپنا حق مانگا تو میں نے سارا مال اس کے حوالے کر دیا اور امانت کی، امانتداری کی، اگر یہ عمل تجھے پسند ہے تو پتھر کو ہٹا دے۔ تو پتھر ہٹ گیا اور غار سے نکلنے کا راستہ بن گیا۔ اس طرح وہ تینوں آدمی ہلاک وتباہ ہونے سے محفوظ رہے۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۹۳، مسلم شریف، ج ۱، ص ۲۹۳)

حضرات! ماں باپ کی دعا میں بڑی طاقت ہوتی ہے جو عرش الٰہی کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اور ماں باپ کی خدمت کرنے والا اور ان کی دعا لینے والا کتنی مصیبت میں کیوں نہ ہو ایک دن اس کی ساری مصیبت دور ہو جاتی ہے وہ تو پتھر تھا اگر پہاڑ بھی ہوتا تو وہ بھی ہٹ جاتا۔ اس لئے کہ ماں، باپ کی دعا میں بڑی طاقت اور اثر ہوتی ہے۔

تیرے میکدے میں کمی ہے کیا، جو کمی ہے ذوق طلب میں ہے
جو ہوں پینے والے تو آج بھی، وہی بادہ ہے وہی جام ہے

آقا کریم نے حضرت حلیمہ سعدیہ کا ادب کیا

مکہ شریف کے پاس جعرانہ نام کے مقام پر جنگ حنین کے موقعہ پر فتح ہونے کے بعد آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سولہ روز تک اسی مقام پر ٹھہرے رہے اور مال غنیمت تقسیم فرماتے رہے۔ محبوب خدا، مصطفےٰ کریم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان ایسے جلوہ گر ہیں جیسے تاروں کے بیچ میں چودھویں رات کا چاند، گویا آج عرش سے فرش پر قدسی اُتر آئے ہیں کہ اچانک ایک خاتون! سر سے پاؤں تک چادر میں ملبوس تشریف لائیں خود آقا کریم ان کی تعظیم کے لئے سر وقد کھڑے ہو گئے۔ ان کے لئے اپنی چادر رحمت کو بچھادی۔ دیکھنے والے حیران تھے کہ خدایا یہ کون خوش نصیب خاتون ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بلا اجازت بارگاہ میں حاضری کی جرأت نہیں فرماتے اور ان کو ایسی باریابی حاصل ہے کہ چادر پاک ان کے لئے بچھائی جاتی ہے۔ جب تک وہ تشریف فرما رہیں۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی توجہ کرم انہیں کی طرف رہی، کسی جانب التفات نہ فرمایا جب وہ چلیں گئیں تو معلوم کیا گیا کہ یہ خوش نصیب خاتون کون تھیں؟

فَقَالُوا اُمُّهُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْهُ ! یہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضاعی ماں (حضرت حلیمہ سعدیہ) ہیں کہ انہوں نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دودھ پلایا ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ج ۳، ص ۱۰۸، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۲۰)

بڑی تونے توقیر پائی حلیمہ
کہ ہے تو اس آقا کی دائی حلیمہ

حضرات! جب آقا کریم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے رضاعی ماں، دودھ پلانے والی ماں کا اس قدر ادب و تعظیم فرمایا ہے تو اگر حقیقی ماں حضرت آمنہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہوتیں تو ان کے ساتھ محبت کا عالم کیا ہوتا۔

اب! چلتے چلتے ماں کی بددعا کا بھی اثر دیکھتے چلئے۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

ایک بزرگ نے مکہ معظمہ جانے کا ارادہ کیا، ان کی ماں ان کے اس سفر پر خوش نہ تھیں۔ یہ بزرگ ماں کی رضا کے بغیر مکہ شریف کے لئے روانہ ہو گئے۔ ادھر ان کی ماں نے بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کے ساتھ بددعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ! میرے بیٹے نے مجھے جدائی کی آگ میں جلایا ہے تو، تو اس پر کوئی عذاب نازل فرما دے۔ یہ بزرگ مکہ

شریف کے سفر میں تھے کہ رات کے وقت ایک شہر میں پہونچے تو عبادت کے لئے ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔

عجیب اتفاق! اسی رات ایک چور کسی کے گھر میں داخل ہوا، گھر والوں کو جب چور کے آنے کا علم ہوا تو چور جلدی سے مسجد کی طرف بھاگا۔ لوگوں نے اس کا پیچھا کیا وہ چور مسجد کے دروازے کے پاس آکر غائب ہوگیا۔ لوگ یہ سمجھے کہ چور مسجد میں گھس گیا ہے تو لوگ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ یہی بزرگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ لوگوں نے چور سمجھ کر انہیں ہی پکڑ لیا اور حاکم شہر کے پاس لے گئے۔ حاکم نے ان کے ہاتھ، پیر کاٹنے اور ان کی آنکھوں کے نکالنے کا حکم دیدیا۔ لوگوں نے ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے اور ان کی آنکھیں نکال دیں اور شہر بھر میں اعلان کردیا کہ یہ چوری کی سزا ہے تو ان بزرگ نے فرمایا: لَا تَقُوْلُوْا ذَالِکَ. بَلْ قُوْلُوْا ھٰذَا جَزَاءُ مَنْ قَصَدَ طَوَافَ مَکَّۃَ بِلَا اِذْنِ اُمِّہٖ ٥

یہ مت کہو کہ یہ چوری کی سزا ہے بلکہ یہ کہو کہ یہ ماں کی اجازت کے بغیر طواف مکہ کا ارادہ کرنے والے کی سزا ہے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو ایک بزرگ ہیں اور ان کے حال سے واقف ہوئے تو رونے لگے اور ان بزرگ کو ان کے عبادت خانہ کے پاس لاکر چھوڑ گئے اور ادھر ان کی ماں اسی عبادت خانہ کے اندر یہ دعا کررہی تھیں۔

یَا رَبِّ اِنِ ابْتَلَیْتَ اِبْنِیْ بِبَلَاءٍ اَعِدْہُ اِلَیَّ حَتّٰی اَرَاہُ ط

اے رب تعالیٰ! اگر تو نے میرے بیٹے کو کسی مصیبت میں مبتلا کردیا ہے تو اسے میرے پاس لوٹا دے تاکہ میں اسے دیکھ لوں۔

حضرات! ماں اندر یہ دعا مانگ رہی ہے اور بیٹا دروازے پر یہ صدا لگارہا ہے کہ میں ایک بھوکا مسافر ہوں مجھے کھانا کھلادو۔

حضرات! نہ بیٹا کو معلوم ہے کہ اپنے ہی دروازے پر صدا دے رہا ہے اور نہ ماں کو معلوم کہ یہ بھوکا مسافر میرا ہی بیٹا ہے۔

ماں نے کہا دروازے کے پاس آؤ، مسافر نے کہا میرے پاس پیر نہیں ہیں میں کیسے آؤں، ماں نے کہا ہاتھ بڑھاؤ، مسافر نے کہا میرے پاس ہاتھ بھی نہیں۔ ماں اب تک اس مسافر کو پہچان نہ سکی تھی اس نے کہا اگر سامنے آکر میں تجھے کھانا کھلاؤں تو میرے اور تیرے درمیان حرمت قائم ہوجائے گی تو مسافر بولا کہ آپ فکر نہ کریں میں آنکھوں سے بھی محروم ہوں تو ماں ایک روٹی اور کوزے میں ٹھنڈا پانی لے کر آئی اور اسے کھلایا، پلایا مگر پہچان نہ سکی۔ البتہ وہ مسافر پہچان گیا اور اس نے اپنا سر ماں کے قدموں میں رکھ کر عرض کیا۔

اَنَا اِبْنُکَ الْعَاصِیْ. اے ماں! میں تیرا نافرمان بیٹا ہوں۔

اب ماں بھی پہچان گئی اور بیٹے کی حالت زار دیکھ کر سینے کے اندر ماں کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ بلک اٹھی اور فریاد کرنے لگی۔ اے رب تعالیٰ! جب حال اتنا برا ہو گیا ہے تو میری اور میرے بیٹے کی روح کو قبض کر لے تا کہ لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔

ابھی یہ دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ ماں بیٹے دونوں کا انتقال ہو گیا۔ (درۃ الناصحین، ص ۲۴۳)

حضرات! ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہزاروں بار پناہ مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے امان میں رکھے اور ماں باپ کے دل دکھانے اور ان کو ناراض کرنے کی بلا ومصیبت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ماں اگر کافرہ ہے تو بھی حسن سلوک واجب ہے

حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور پر نور مصطفےٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے عہد پاک میں میری مشرکہ (کافرہ) ماں میرے پاس آئیں تو میں نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے عرض کیا کہ میری بے دین (کافرہ) ماں آئی ہیں، میں ان کے ساتھ کیا سلوک کروں؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچھا سلوک کرو۔ (صحیح بخاری، ج ۲، ص ۸۸۴، الترغیب والترہیب، ج ۳، ص ۲۲۶)

حضرات! اس حدیث شریف سے صاف طور پر پتہ چلا کہ ماں، باپ اگرچہ کافر و کافرہ، مشرک و مشرکہ بھی ہوں تو اولاد پر پھر بھی ان کی اطاعت و خدمت فرض ہے تو مومن و مومنہ باپ اور ماں کا خیال رکھنا اور ان کی اطاعت و خدمت کا ہر طرح سے خیال رکھنا ہم پر کس قدر لازم و ضروری ہوگا۔

ماں کی دعا سے گناہ معاف ہوتے ہیں

حدیث شریف: روایت ہے کہ ایک شخص نے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کیا کہ میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے (کیا) میرے لئے توبہ ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تیری ماں ہے؟ (تو اس شخص نے) عرض کی نہیں! پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تیری خالہ ہے؟ (تو اس شخص نے) عرض کی، ہاں! فرمایا جاؤ اور خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

(المستدرک، للحاکم، ج ۴، ص ۱۷۱، صحیح ابن حبان، ج ۱، ص ۲۰۳، مکاشفۃ القلوب، ص ۱۶۴)

حضرات! اس حدیث شریف سے صاف صاف ظاہر ہے کہ کتنا بڑا گناہ کیوں نہ ہو ماں کی دعا سے اور ماں

نہیں ہے تو ماں کی بہن خالہ کی دعا سے معاف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ماں کی دعا کے ساتھ خالہ کی بھی دعا لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ماں، باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک

حدیث شریف: ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ ماں، باپ کے انتقال کے بعد کوئی طریقہ ہے کہ ان کے ساتھ نیکی اور بھلائی کیا کروں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نَعَمْ اَرْبَعَةٌ۔ ہاں چار باتیں ہیں (۱) ان پر نماز جنازہ پڑھنا (۲) اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا (۳) اور ان کی وصیت کو پوری کرنا (۴) اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور ان کے ساتھ بھلائی کرنا۔

اور فرمایا: اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ ط بے شک سب سے بڑی نیکی اور حسن سلوک باپ کے ساتھ یہ ہے کہ باپ کے نہ ہونے پر اس کے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرے اور ان سے رشتہ جوڑے رکھے۔

(بخاری شریف، ابوداؤد، بحوالہ اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۲۵)

باپ کے دوست کی اہمیت

حدیث شریف: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ محبوب خدا، مصطفیٰ، جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

تمہارے باپ نے جس کے ساتھ دوستی کی تم اپنے باپ کے اس دوستی کی حفاظت کرو اور اسے کاٹ نہ دو کہ اللہ تعالیٰ تیرا نور بجھا دے گا۔ (بخاری شریف، ادب، مفرد، فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۱۰، ص ۱۹۴)

حضرت عبداللہ کا باپ کے دوست کے ساتھ حسن سلوک

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مکہ معظمہ کے راستے میں (حج کے موقعہ پر) ایک دیہاتی آدمی ملا تو آپ نے اس دیہاتی کو پہچان لیا کہ اس دیہاتی کے باپ آپ کے والد گرامی امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست تھے تو حضرت عبداللہ ابن عمر

رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس دیہاتی کو سلام کیا۔ اپنی سواری کے گدھے پر اس شخص کو سوار کیا اور سر سے عمامہ اتار کر اسے دیدیا۔ حضرت ابن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو اور نیک و صالح بنائے۔ دیہاتی لوگ تو تھوڑے ہی پر خوش ہو جاتے ہیں تو انہوں نے فرمایا۔

بے شک ان کے باپ میرے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سب سے بڑی نیکی اور سب سے اچھا سلوک یہ ہے کہ بیٹا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ نیکی اور اچھا برتاؤ کرے۔ ان سے رشتہ جوڑے رکھے (مسلم شریف، ج ۲، ص ۳۱۴۔ مکاشفۃ القلوب، ص ۱۶۲)

ماں، باپ کی قبر پر ہر جمعہ کو جانا چاہئے

عاشق رسول، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ والدین کریمین کے انتقال کے بعد ان کے حقوق میں سے ہے۔

(۱) اولاد کو چاہئے کہ ہر جمعہ کو ان کی قبر کی زیارت کے لئے جائے اور وہاں سورۂ یٰس شریف ایسی آواز سے پڑھنا چاہئے کہ وہ سنیں اور اس کا ثواب ان کی روح کو پہونچائے اور راہ میں جب کبھی ان کی قبر آئے تو بے سلام اور بغیر فاتحہ پڑھے نہ گزرے۔

(۲) ماں، باپ کے رشتہ داروں کے ساتھ زندگی بھر نیک سلوک کرتا رہے۔

(۳) ماں باپ کے دوستوں سے دوستی قائم رکھے اور ہمیشہ ان کا اعزاز و اکرام کرتا رہے۔

(۴) کبھی کسی کے ماں، باپ کو برا نہ کہے تاکہ اس کے ماں، باپ کو کوئی برا نہ کہے۔

(اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۲۳)

ماں، باپ کے لئے مغفرت کی دعا نیک سلوک ہے

حدیث شریف (۱) محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِسْتِغْفَارُ الْوَلَدِ لِاَبِیْهِ بَعْدَ الْمَوْتِ مِنَ الْبِرِّ یعنی اولاد کی مغفرت کی دعا ماں، باپ کے لئے انتقال کے بعد نیک سلوک ہے۔

(اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۲۵)

ماں، باپ کے لئے دعا نہ کرنا روزی گھٹا دیتا ہے

حدیث شریف: اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفٰے جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا
اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ وَاِنَّهٗ یَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ ۔ یعنی جب آدمی ماں، باپ کے لئے دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کا رزق منقطع ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۱۹۳)

ماں، باپ کے لئے صدقہ وخیرات کا اجر وثواب

حدیث شریف: آفتابِ نبوت، ماہتابِ رسالت، مصطفٰے کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کچھ صدقہ وخیرات کرے تو اُسے چاہئے کہ اپنے ماں، باپ کی طرف سے کرے کہ اس کا ثواب انہیں ملے گا اور اس کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۱۰، ص ۱۹۳)

ماں، باپ کے وصال کے بعد ان کے لئے نیکی کی صورت

حدیث شریف: ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم میں اپنے ماں، باپ کے ساتھ ان کی زندگی میں نیکی کرتا تھا اب وہ انتقال کر گئے ہیں تو ان کے ساتھ نیک سلوک کس طرح سے کیا کروں؟

تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے مرنے کے بعد ان کے ساتھ نیک سلوک یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے بھی نماز پڑھے اور اپنے روزوں کے ساتھ ان کے لئے بھی روزے رکھے۔

یعنی جب اپنے لئے نفل نماز پڑھے یا روزے رکھے تو کچھ نفل نماز ان کی طرف سے پڑھے اور انہیں ثواب پہونچائے۔ یا نماز، روزہ جو بھی نیک عمل کرے اس میں ان کے لئے بھی ثواب پہونچنے کی نیت کرلے کہ انہیں بھی ثواب ملے گا اور تمہارے ثواب میں کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ (مجدد رد المحتار، اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۲۶)

اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ

جو کچھ نفل صدقہ کرنا چاہے تو اس کے لئے افضل ہے کہ تمام مومنین، مومنات کی نیت کرلے کہ اس کا ثواب ان سب تک پہونچے گا۔

وَلَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ شَیْئًا ۔ اور اس کے ثواب میں کچھ بھی کمی نہ ہوگی۔ (اعلیٰ حضرت حقوق والدین، ص ۲۷)

ماں، باپ کی جانب سے حج کرنے والا نیکوں کے ساتھ اٹھے گا

حدیث شریف ۱: ہمارے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے ماں، باپ کی طرف سے حج کرے یا ان کا قرض ادا کرے۔

بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْاَبْرَارِ ۔ تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن نیکوں کے ساتھ اٹھائے گا۔ (طبرانی و سد)

حدیث شریف ۲: آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے ماں، باپ کی جانب سے حج ادا کرتا ہے تو وہ حج اس کے اور ان دونوں کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور ان کی روحیں آسمان میں اس سے خوش ہوتی ہیں اور یہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں، باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا لکھا جاتا ہے۔

ماں، باپ کی طرف سے حج کرنے والا دس حج کا ثواب پاتا ہے

حدیث شریف ۳: مشفق و مہربان نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں، باپ کی طرف سے حج کرے تو ان کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔

وَكَانَ لَهٗ فَضْلُ عَشْرِ حِجَجٍ ۔ اور اس شخص کو دس حج کا ثواب زیادہ ملے گا۔

(دار قطنی، فتاویٰ رضویہ شریف، ج ۱۰، ص ۱۹۳)

ماں، باپ کی قبر کی زیارت سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

حدیث شریف ۴: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے ماں، باپ دونوں یا ایک کی قبر پر جمعہ کے دن زیارت کے لئے جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے اور وہ شخص ماں، باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا لکھا جائے۔ (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۱۵۴، اعلیٰ حضرت، حقوق والدین، ص ۳۰)

حدیث شریف ۵: ہمارے آقا، مصطفےٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر جمعہ کو اپنے ماں، باپ یا ان میں سے ایک کی قبر کی زیارت کرے اور وہاں یٰس شریف پڑھے تو اس میں جتنے حروف ہیں ان سب کی گنتی کے برابر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ (دیلمی شریف، فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۱۹۳)

حضرات! چلتے چلتے یاد رکھئے اور میرا بیان اختتام پذیر ہو کہ یہ حدیث شریف بھی ملاحظہ فرمالیجئے کہ ماں،

باپ کا مقام ومرتبہ اس قدر بلند وبالا ہے کہ اولاد تاعمر ان کی خدمت کرتی رہے اور سفر میں اپنی پیٹھ پر بٹھا کر ان کو لائے اور لے جائے اور ان کو حج کرائے تو بھی ان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

ماں کی محبت کا بدلہ کچھ بھی نہیں ہوسکتا

حدیث شریف: محبوب خدا، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم! ایک مرتبہ راہ میں ایسے گرم پتھروں پر میں چلا ہوں کہ اگر گوشت ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا۔ میں چھ میل تک اپنی ماں کو اپنی گردن پر سوار کرکے لے گیا ہوں، کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ بِطَلْقَةٍ وَّاحِدَةٍ۔ یعنی تیری پیدائش کے وقت جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اٹھائے ہیں شاید ان میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہوسکے۔

(طبرانی شریف، اعلیٰ حضرت حقوق والدین، ص ۳۲)

اللہ اکبر! اے ایمان والو! ماں باپ کا مقام کس قدر ارفع واعلیٰ ہے کہ کوئی اولاد زندگی بھر ان کی خدمت میں مشغول رہے تو بھی ان کے حقوق مکمل ادا نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ ماں، باپ کا خدمت گزار اور فرمانبردار بنائے۔ آمین ثم آمین۔

اولاد کے حقوق ماں باپ پر

حضرات! عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا، اعلیٰ حضرت، فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ ماں، باپ پر اولاد کے حقوق کیا ہیں اس میں سے کچھ یہاں بیان کئے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اگرچہ ماں، باپ کا حق اولاد پر بہت ہی بڑا بنایا، یہاں تک کہ اپنے حق کے برابر اس کا ذکر فرمایا، مگر اولاد کا حق بھی ماں باپ پر عظیم رکھا ہے۔

(۱) سب سے پہلا حق وجود اولاد سے بھی پہلے یہ ہے کہ آدمی اپنا نکاح کسی رزیل قوم سے نہ کرے کہ بری رگ ضرور رنگ لاتی ہے۔

(۲) دیندار لوگوں میں شادی کرے کہ بچے پر نانا، ماموں کی عادات وافعال کا بھی اثر پڑتا ہے۔

(۳) جماع کی ابتداء بسم اللہ شریف سے کرے ورنہ بچے میں شیطان شریک ہوجاتا ہے۔

(۴) جماع کے وقت عورت کی شرمگاہ پر نگاہ نہ کرے کہ بچے کے اندھے ہونے کا اندیشہ ہے۔

(۵) جماع کے وقت زیادہ باتیں نہ کرے کہ بچے کے گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے۔

(۶) بیوی اور شوہر (دونوں) کپڑا اوڑھ لیں جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں کہ بچے کے بے حیا ہونے کا خطرہ ہے

(۷) جب بچہ پیدا ہو فوراً سیدھے کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہے کہ شیطان کے خلل اور اُم الصبیان سے بچے۔

(۸) چھوہارا وغیرہ کوئی میٹھی چیز چبا کر اس کے منہ میں ڈالے کہ حلاوت اخلاق کی فال حسن ہو۔

(۹) عقیقہ ساتویں دن اور نہ ہو سکے تو چودھویں دن، ورنہ اکیسویں دن کرے۔ لڑکی کے لئے ایک (بکری) اور لڑکے کے لئے دو (بکرا) کہ اس میں بچہ کو گویا رہن سے چھڑانا ہے۔

(۱۰) سر کے بال اتروائے۔

(۱۱) بالوں کے برابر چاندی تول کر خیرات کرے۔

(۱۲) سر پر زعفران لگائے۔

(۱۳) نام رکھے، یہاں تک کہ کچے بچے کا بھی جو کم دنوں کا گر جائے ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں شکایت کرے گا۔

(۱۴) برا نام نہ رکھے کہ فال بد ہے (یعنی برے نام کا برا اثر پڑتا ہے اس لئے برا نام نہ رکھے)

(۱۵) (اچھا نام رکھے) عبداللہ، عبدالرحیم، احمد، حامد، وغیرہا عبادات وحمد کے یا انبیاء، و اولیاء، یا اپنے بزرگوں میں جو نیک لوگ گزرے ہوں ان کے نام پر نام رکھے کہ موجب برکت ہے۔ خصوصاً نام پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہ اس مبارک نام کی بے پایاں برکت، بچہ کی دنیا و آخرت میں کام آتی ہے۔

(۱۶) جب محمد نام رکھے تو اس کی تعظیم و تکریم کرے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم)

(۱۷) مارنے، بُرا کہنے میں احتیاط کرے۔

(۱۸) جو مانگے بروجہ مناسب دے۔

(۱۹) خدا کی ان نعمتوں کے ساتھ مہر و لطف کا برتاؤ رکھے انہیں محبت، پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے۔

(۲۰) ان کی دلجوئی، دلداری، رعایت، محافظت ہر وقت حتیٰ کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔

(۲۱) سفر سے آئے تو ان کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ ضرور لائے۔

(۲۲) زبان کھلتے ہی اللہ، اللہ، پھر لا الٰہ الا اللہ پھر پورا کلمہ طیبہ سکھائے۔

(۲۳) قرآن مجید پڑھائے۔

(۲۴) مشفق نیک وصالح استاذ۔ صحیح العقیدہ سن رسیدہ کے سپرد کرے اور لڑکی کو نیک و پارسا عورت سے پڑھوائے

(۲۵) عقائد اسلام وسنت سکھائے کہ لوح سادہ فطرت اسلامی وقبول حق پر مخلوق ہے۔ اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہوگا۔

(۲۶) محبوب خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت وتعظیم ان کے دل میں ڈالے کہ اصل ایمان وعین ایمان ہے۔

(۲۷) آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آل واصحاب واولیاء وعلماء کی محبت وعظمت کی تعلیم دے کہ اصل سنت وزیور ایمان بلکہ باعث بقائے ایمان ہے۔

(۲۸) سات برس کی عمر سے نماز کی زبانی تاکید شروع کردے۔

(۲۹) علم دین، خصوصاً وضو، غسل، نماز وروزہ وغیرہ کے مسائل سکھائے۔

(۳۰) پڑھانے، سکھانے میں رفق ونرمی ملحوظ رکھے۔

(۳۱) موقع پر چشم نمائی، تنبیہ، تہدید کرے مگر کوسنا نہ کرے کہ اس سے اصلاح کی بجائے زیادہ فساد کا اندیشہ ہے۔

(۳۲) مارے تو منہ پر نہ مارے۔

(۳۳) جب دس برس کا ہو تو نماز مار مار کر پڑھائے۔

(۳۴) اس عمر (یعنی دس برس کی عمر سے) اپنے خواہ کسی کے ساتھ نہ سلائے، جدا بستر، جدا پلنگ پر اپنے پاس رکھے۔

حضرات! خاص لڑکی کے حقوق:

(۳۵) اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی (کا اظہار) نہ کرے بلکہ نعمت الٰہیہ جانے۔

(۳۶) سینا، پرونا، کاتنا، کھانا پکانا سکھائے۔

(۳۷) سورۂ نور کی تعلیم دے۔

(۳۸) لکھنا ہرگز نہ سکھائے کہ احتمال فتنہ ہے۔

(۳۹) بیٹوں سے زیادہ دلجوئی اور خاطر داری رکھے کہ ان کا دل بہت تھوڑا ہوتا ہے۔

(۴۰) جو چیز دے پہلے بیٹی کو دے بعد میں بیٹوں کو دے۔

(۴۱) نو برس کی عمر سے نہ اپنے پاس سلائے نہ بھائی وغیرہ کے پاس سونے دے۔

(۴۲) بالا خانہ (یعنی چھت) پر نہ رہنے دے۔

(۴۳) گھر میں لباس و زیور سے آراستہ کرے کہ پیام رغبت کے ساتھ آئیں۔

(۴۴) جب کفو ملے نکاح میں دیر نہ کرے۔

(۴۵) حتی الامکان بارہ برس کی عمر میں بیاہ دے۔

(۴۶) ہرگز ہرگز کسی فاسق وفاجر، خاص طور سے بدمذہب کے نکاح میں نہ دے (ملخصاً فتاوی رضویہ شریف، ج۱۰، ص۹۷)

لڑکی کی پرورش پر جنت کی بشارت

حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی پرورش میں دو لڑکیاں بالغ ہونے تک رہیں تو وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا۔

اَنَا وَھُوَ ھٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَہٗ ۝ کہ میں اور وہ بالکل پاس، پاس ہوں گے یہ کہتے ہوئے حضور نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا کہ اس طرح (صحیح مسلم)

حدیث شریف: آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیاں یا تین بہنوں کی پرورش کرے پھر ان کو ادب سکھائے اور ان کے ساتھ مہربانی کرے یہاں تک کہ خدائے تعالی ان کو مستغنی کردے۔ (یعنی وہ بالغ ہو جائیں اور ان کا نکاح ہو جائے) تو پرورش کرنے والے پر اللہ تعالی جنت کو واجب کردے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالی علیک والک وسلم اور دو بیٹیوں اور دو بہنوں کی پرورش پر کیا ثواب ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا دو کا ثواب بھی یہی ہے۔ حَتّٰی لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَۃً لَقَالَ وَاحِدَۃً۔ یعنی صحابہ اگر ایک بیٹی یا ایک بہن کے بارے میں دریافت کرتے تو ایک کی نسبت بھی آقا کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم یہی فرماتے۔ (شرح السنہ، مشکوۃ)

حضرات! یہ جو کچھ بیان ہوا ان میں کچھ مستحبات ہیں کہ ان کے چھوڑنے پر مواخذہ نہ ہوگا لیکن اجر و ثواب اور اچھی اولاد کی برکت سے محرومی ضرور رہے گی اور کچھ فرض ضروری امر ہیں جن کے ترک پر یقیناً اللہ تعالی بروز قیامت گرفت ضرور فرمائے گا۔

اس لئے ہر ماں، باپ پر ضروری ہے کہ اولاد کے ساتھ اسی طرح سلوک کریں اور ان کے ساتھ پیش آئیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اللہ تعالی ہمیں ماں، باپ کا خدمت گزار بنائے اور ہمیں اپنی اولاد کے ہمراہ اسلامی تعلیمات کی روشنی

میں پرورش کرنے کی توفیق عطا فرمائے ورنہ دونوں کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے کئے کا حساب و کتاب دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد ہونے کی حیثیت سے اپنے ماں، باپ کی عزت و تکریم کی توفیق دے اور اگر ہم ماں، باپ ہیں تو ہم کو اپنے اولاد کے حقوق کو اسلامی تعلیمات کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بجاہ حبیب الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

دوسرا جمعہ..................................دوسرا بیان

اُستاذ اور عالم کا مقام

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ٥ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُاط (پ۲۲،ع۱۶)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

تمہید: اَلْعِلْمُ نُوْرٌ علم نور ہے اجالا ہے اندھیرے کو دور کر کے راستہ دکھاتا ہے۔

اللہ تعالٰی کا راستہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا راستہ۔ جنت کا راستہ۔ علم اللہ و رسول جل شانہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کا نور ہے، قرآن کا نور ہے، حدیث وسنت کا نور ہے۔ علم! ہدایت کا نور ہے۔ شریعت وطریقت کا نور ہے۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد: قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَط (پ۲۳،ع۱۵)

ترجمہ: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ (کنزالایمان)

حضرات! کتنے واضح انداز میں ہمارا خالق و مالک رب تعالٰی ارشاد فرماتا ہے کہ کیا عالم اور جاہل دونوں برابر ہیں؟ مطلب و مقصد صاف عیاں ہے کہ عالم نور والا ہے اور جاہل اندھیرے میں ہے اور جہالت موت ہے اور علم زندگی ہے۔

باب مدینۃ العلم، حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اَلنَّاسُ مَوْتٰی وَاَهْلُ الْعِلْمِ اَحْیَاءٌ ۔ یعنی (بے علم) لوگ مردہ ہیں اور علم والے زندہ ہے۔ (درر کنز، ص:۵۱)

اور ! مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا ارشاد پاک ہے:

رَضِیْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِیْنَا
لَنَا عِلْمٌ وَلِلْجُهَّالِ مَالٌ

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہیں کہ اس نے ہمیں علم دیا اور جاہلوں کو مال۔

علم دین کا سیکھنا فرض ہے: مدینۃ العلم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ (ابن ماجہ، ص:۲۰، مشکوٰۃ شریف، ص:۳۴)

یعنی علم دین کا سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

حضرات! اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید میں اور حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں جس علم کی فضیلت کو بتایا گیا ہے اور مولی المسلمین حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس علم کو زندگی سے تعبیر فرمایا ہے تو آخر ہم معلوم کریں کہ وہ علم کون سا علم ہے؟ کیا وہ اسکول اور کالج کا علم ہے تو نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ علم قرآن و حدیث کا علم ہے، شریعت و سنت کا علم ہے، وہ علم ہے جس کو پڑھ کر ہمارے مدرسوں کے بچے حافظ قرآن اور عالم دین بنتے ہیں۔

جلیل القدر محدث، حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ. یعنی بے شک یہ علم (یعنی قرآن و حدیث کا علم) دین ہے۔ (مسلم شریف، ج:....، ص:.، مشکوٰۃ، ص:۳۷، سنن داری، ص:۱۲۳)

حضرات! دنیاوی تعلیم کا حصول منع نہیں ہے اس شرط کے ساتھ کہ دین و ایمان سلامت رہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۔ (پ۲۲، ع۱۶)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (کنز الایمان)

علماء انبیاء کے وارث ہیں

آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ ۔ یعنی انبیاء کرام کے وارث (نائب) علماء ہیں۔ (ابن ماجہ، ص:۲۰، ابن حبان، ج:۱، ص:۱۴۲)

حضرات! قرآن و حدیث میں کس قدر علماء کی عزت و بزرگی کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے صحیح معنوں میں ڈرنے والے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں علماء ہیں۔

اور حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ علمائے کرام انبیاء کرام کے وارث اور نائب ہیں مگر آج کل کچھ لوگ کہتے نظر آتے ہیں کہ وہ علماء اور تھے اور آج کے علماء اور ہیں۔

تو ایسے جاہلوں سے میری گزارش ہے کہ پہلے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو پھر ان کو برا بھلا کہنا، جن کے پیچھے تم نماز پڑھتے ہو اور دینی مسائل بھی انہیں علماء سے سیکھتے ہو۔

افسوس صد افسوس! چہرہ پر داڑھی نہیں، نمازوں کی پابندی نہیں، گھر کا ماحول، غیروں کے رنگ و ڈھنگ میں غرق۔ نہ بچے قرآن پڑھ پاتے ہیں اور نہ جناب خود۔ اب تم غور کرو کہ برا کون ہے؟

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ۔ یعنی جس شخص نے خود کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (پ۲۸، ع۱۹)

ترجمہ: اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ (کنزالایمان)

حضرات! خوب غور سے اللہ تعالیٰ کا فرمان سن لیجئے کہ مولانا صاحب کو دیکھنا ہے۔ یا امام صاحب کو یا اور کسی کو، اور اللہ تعالیٰ تو تمہیں خود کو اور گھر والوں کو دیکھنے اور جہنم سے بچنے کا حکم دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو شیطان کے مکر سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

حدیث شریف: آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت دو چیزوں میں ہے علم کا چھوڑ دینا اور مال کا جمع کرنا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص:۱۳۳)

حضرات! حدیث شریف کی روشنی میں عالم کی فضیلت ملاحظہ فرمائیے۔

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ ۔

یعنی اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی چاہتا ہے تو اسے دین کی سمجھ دیتا ہے (یعنی عالم دین بنا دیتا ہے) اور اللہ تعالیٰ (مجھے) دیتا ہے اور میں (سب میں تقسیم کرتا ہوں) (بخاری، ج:۱، ص:۱۶، مسلم ج:۲، ص:۳۳۳، مشکوٰۃ شریف، ص:۳۲)

عالم کی موت عالَم کی موت ہے

حدیث شریف: اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ: یعنی ایک عالم دین کی موت ایک عالَم کی موت ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص:۱۳۳)

عابد پر عالم کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا، ایک ان میں سے عابد تھا دوسرا عالم۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى اَدْنَاكُمْ ۔ یعنی عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر۔

پھر فرمایا آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کہ لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے فرشتے نیز زمین و آسمان والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخوں میں اور مچھلیاں (پانی میں) اس کے لئے دعائے خیر کرتی ہیں۔ (ترمذی، مشکوٰۃ شریف، ص: ۳۴)

علماء کے قلم کی سیاہی کی عظمت

حدیث شریف: محبوب خدا، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت علماء (کے قلم) کی سیاہی کی دواتیں شہداء کے خون کے برابر تولی جائیں گی۔ (کنز العمال، ج: ۱۰، ص: ۱۴۱، مکاشفۃ القلوب، ص: ۶۳۲)

طالب علم کے لئے فرشتے پر بچھاتے ہیں

حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے کہا کہ اے ابوالدرداء بے شک میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہر مدینہ طیبہ سے یہ سن کر آیا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی حدیث ہے جسے آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں اور میں کسی دوسرے کام کے لئے نہیں آیا ہوں، تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص علم (دین) حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے: وَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ ۔ (مسند امام احمد ابن حنبل ج: ۳، ص: ۲۴۱، مشکوٰۃ، ص: ۳۴)

یعنی اور طالب علم کی رضا (خوشی) حاصل کرنے کے لئے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔

مچھلیاں پانی میں عالم کے لئے دعا کرتی ہیں

اور آقا کریم، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر، عالم کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی ستاروں پر ہے۔

وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ ۔ اور بے شک علماء انبیاء کے وارث (نائب) ہیں۔

اور فرمایا آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے

وَاِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا: اور انبیائے کرام علیہم السلام کا ترکہ دینار و درہم نہیں ہے بلکہ انہوں نے وراثت میں صرف علم چھوڑا ہے تو جس نے اسے حاصل کیا اس نے پورا حصہ پایا۔ (ترمذی، ص ۳۳، ج ۲، ابو داؤد، مشکوٰۃ، ص ۳۴)

سب سے بڑا سخی علم سکھانے والا ہے

جود و کرم والے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے کہ سب سے بڑا سخی کون ہے؟ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا۔

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ۔ اللہ اور اس کا رسول جل شانہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بڑا سخی ہے، پھر میں تمام اولادِ آدم سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد وہ شخص زیادہ سخی ہے۔

عَلَّمَ عِلْمًا فَنَشَرَهٗ۔ یعنی جس نے علم سیکھا اور پھر اسے پھیلایا اور اس شخص کو قیامت کے دن ایک امیر کی طرح (باعزت) لایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۳۷)

حدیث شریف: آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: خَیْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔ یعنی تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری، ج ۱، ص ۷۵۲، ابن ماجہ، ص ۱۹)

اے ایمان والو! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ بہت غور سے ملاحظہ کیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑا سخی کون ہے؟ تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جواب تھا کہ۔

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ۔ یعنی اللہ اور رسول اللہ جل شانہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔

حضرات! گویا صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ایمان و عقیدہ تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہمارے پیارے آقا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی ہر چیز کو جانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علم غیب عطا فرمایا ہے۔

حضرات! یہ اچھا ایمان اور سچا عقیدہ ایک صحابی کا تھا اور وہابی، دیوبندی، تبلیغی کا عقیدہ یہ ہے، ملاحظہ فرمایئے۔

(۱) وہابیوں، دیوبندیوں کے پیشوا مولوی خلیل احمد انبٹھوی کا عقیدہ کہ۔

رسول اللہ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں ہے اور لکھتے ہیں کہ شیطان اور ملک الموت کے علم سے رسول اللہ کا علم کم ہے۔ اور شیطان و ملک الموت کا علم قرآن سے ثابت ہے اور رسول اللہ کا علم قرآن سے ثابت نہیں اور جو شخص رسول اللہ کا علم ثابت کرے وہ مشرک ہے۔ (براہین قاطعہ، ص: ۵۱ مطبوعہ کانپور)

حضرات! خوب غور کر کے فیصلہ کیجئے کہ جو شخص شیطان کے علم کو زیادہ اور اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم کو کم بتائے اور شیطان کے علم کو مانے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے علم کا انکار کرے بلکہ ماننے والوں کو کافر و مشرک کہے، کیا وہ شخص مومن و مسلمان ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

اس لئے! ہر مومن پر فرض عین ہے کہ ایسے بدعقیدوں سے دور رہے اور کسی قسم کا تعلق ان سے روا نہ رکھے۔

حضرات! ایک عالم دین کا بڑا مقام ہے۔ ایک شخص جو غیر عالم ہے وہ رات بھر جاگ کر نفل نماز پڑھے اور پوری رات عبادت میں مشغول رہے تو وہ ثواب حاصل نہیں کر سکتا جو ثواب اللہ تعالیٰ عالم دین کو صرف ایک مسئلہ بتا دینے یا ایک مسئلہ سکھانے پر عطا فرماتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

حدیث شریف: ہمارے حضور نور علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ إِحْيَائِهَا ۔

یعنی ایک ساعت علم دین کا پڑھنا، پڑھانا رات بھر کی عبادت سے بہتر ہے (دارمی، ج: ۱، ص: ۸۲، مشکوٰۃ شریف، ص: ۳۶)

ایک عالم شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے

حدیث شریف: محبوب خدا، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

فَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ ۔ ایک فقیہ یعنی ایک عالم دین شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ بھاری ہے۔ (ترمذی، ص: ، مشکوٰۃ، ص: ۳۴)

عالم کا دیدار نبی کا دیدار ہے

حدیث شریف: ہمارے سرکار امت کے غمخوار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ وَمَنْ صَافَحَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا صَافَحَنِیْ وَمَنْ جَالَسَ عَالِمًا فَكَاَنَّمَا جَالَسَنِیْ وَمَنْ جَالَسَنِیْ اَجْلَسَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الْجَنَّةِ ۔ یعنی جس شخص نے کسی عالم کی زیارت کی تو اس نے میری زیارت کی اور جس نے کسی عالم سے مصافحہ کیا تو گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جو شخص کسی عالم کی مجلس میں بیٹھا گویا وہ میری مجلس میں بیٹھا اور جو (دنیا میں) میری مجلس میں بیٹھے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (میرے ساتھ) جنت میں بیٹھائے گا۔ (نزہۃ المجالس، ج:۲، ص:۱۵۶)

حدیث شریف: ہمارے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ماں باپ کے چہرہ کو دیکھنا عبادت ہے کعبہ شریف کو دیکھنا عبادت ہے، اور عالم کے چہرہ کو دیکھنا تمام عبادتوں کی اصل ہے۔

(مشکوۃ شریف: ص:۳۴، نزہۃ المجالس، ج:۲)

چالیس دن کے لئے عذاب قبر اٹھالیا جاتا ہے

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا مَرَّ الْعَالِمُ اَوِ الْمُتَعَلِّمُ عَلٰی قَرْیَةٍ رَفَعَ اللّٰهُ الْعَذَابَ عَنْ مَقْبَرَتِهَا اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا ۝ یعنی جب عالم دین یا طالب علم کسی بستی سے گزرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کے قبرستان سے چالیس دن کے لئے عذاب اٹھا دیتا ہے۔ (مشکوۃ شریف، ص:۳۵، نزہۃ المجالس، ج:۲، ص:۱۵۶)

عالم کی خدمت سے سترحج کا ثواب

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اے ابن مسعود! تمہارا گھڑی بھر علم دین کے حلقۂ درس (یعنی دین کی محفل) میں بیٹھنا اس حالت میں کہ نہ کوئی قلم ہاتھ میں ہو، اور نہ کوئی حرف لکھو تو تمہارے لئے ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ اس واسطے کہ عالم کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہزار شہیدوں اور ہزار حافظوں سے بزرگی میں زیادہ ہے۔

پس! جو شخص کسی عالم دین یا طالب علم کی مدد کرے گا، چاہے وہ مدد بہت ہی کم کیوں نہ ہو جیسے ایک لقمہ روٹی یا ایک پیالہ پانی یا ایک ٹکڑا کپڑا یا کوئی ٹوٹا ہوا قلم یا کاغذ ہو تو اس شخص نے گویا ستر مرتبہ خانۂ کعبہ کی تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ اس کو اس قدر ثواب عطا فرمائے گا گویا اس نے احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کیا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص:۷۸)

عالم کی خدمت کرنے والا بے حساب جنت میں داخل ہوگا

حدیث شریف: ہمارے پیارے آقا، نبی رحمت، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص عالم کی تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہوا وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا اور جو شخص عالم کو ایک درہم دے یا پیٹ بھر کھانا کھلائے یا پانی پلائے تو اللہ تعالیٰ اس کو نیک اولاد عطا فرمائے گا اور بروز قیامت وہ شخص بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص:۷۸)

نبی کا دوست طالب علم ہے

حدیث شریف: آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری رضا، چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ میرے دوست کی تعظیم کرے۔ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ کا دوست کون ہے؟ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میرا دوست طالب علم ہے اور مجھ کو ملائکہ سے بھی زیادہ پسند ہے۔

پس! جس شخص نے طالب علم کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی اور جس نے اس سے مصافحہ کیا گویا اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور جو اس کے پاس بیٹھا گویا میرے پاس بیٹھا اور جس نے اس کی تعظیم کی گویا میری تعظیم کی اور جس نے میری تعظیم کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی۔ اس لئے وہ شخص بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوگا اور قیامت کے دن وہ شخص میری امت کا شفیع ہوگا۔ (تذکرۃ الواعظین، ص:۷۹)

عالم سے بغض رکھنے والا عذاب میں

حدیث شریف: مولی المؤمنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علماء امت کے چراغ ہیں دنیا اور آخرت دونوں میں، وہ لوگ خوش ہوں گے جو عالم کے مقام و مرتبہ کو پہچانیں۔

اور جن لوگوں نے علماء سے بغض رکھا اور ان سے گستاخی اور بے ادبی کی ایسے لوگوں کے لئے (دونوں عالم) میں عذاب ہے۔ (درۃ الناصحین، ص:۳۳)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا (آیت) کی تفسیر: نائب مصطفیٰ حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کریمہ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (پ ۲، ع ۹)

ترجمہ: اے رب ہمارے! ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنز الایمان)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: دنیا میں بھلائی علم اور عبادت ہے اور آخرت میں جنت ہے (احیاء العلوم شریف، ج:۱، ص:۳۹)

امیر العلماء، حجۃ الاسلام، حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ کسی دانا کا قول ہے کہ جب عالم کا انتقال ہوتا ہے تو پانی میں مچھلیاں اور فضا میں پرندے روتے ہیں اگرچہ اس کا چہرہ سامنے نہیں ہے لیکن اس کی یاد نہیں بھولتی۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۱، ص:۵۱)

رات بھر کی عبادت سے بہتر مسئلہ سیکھنا

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میرے لئے ایک مسئلہ سیکھنا رات بھر کے قیام (یعنی رات بھر کھڑے ہو کر عبادت کرنے) سے بہتر ہے۔
اور! حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علم دین کا حاصل کرنا نماز نفل سے افضل ہے۔
(احیاء العلوم شریف، ج:۱، ص:۵۳)

علماء کا حق ماں باپ سے زیادہ ہے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت یحییٰ بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: علمائے کرام، امت محمدیہ پر ان کے ماں باپ سے بھی زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔ پوچھا گیا، وہ کیسے؟ اس لئے کہ ماں باپ اولاد کو دنیا کی آگ سے بچاتے ہیں اور یہ علمائے کرام ان کو آخرت کی آگ سے محفوظ رکھتے ہیں اور بیان فرماتے ہیں کہ علم کا پہلا مرحلہ خاموشی ہے پھر غور سے سننا پھر یاد رکھنا اس کے بعد عمل کرنا اس کے بعد اس علم کو پھیلانا۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۱، ص:۶۲)

حضرات! مذکورہ بیان سے صاف طور پر ظاہر ہے کہ پہلے علم کے مطابق عمل کیا جائے پھر دوسروں کو وعظ و نصیحت کی جائے اور علم کو سکھایا جائے ورنہ علم بے اثر ہو کر رہ جائے گا اور کسی بات میں بھی کوئی اثر نہ رہ جائے گا۔

عالم کو اپنا مقام یاد رکھنا چاہئے

حدیث شریف: عالم ربانی امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ۔

سب لوگوں سے افضل وہ مومن عالم ہے کہ جب اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ نفع دے اور جب اس سے بے نیازی برتی جائے تو وہ بھی بے نیاز ہو جائے۔ (کنز العمال، ج:۱۰، ص:۱۳۰، مکاشفۃ القلوب، ص:۶۳۱)

حضرات! حدیث شریف میں جس عالم کی فضیلت بتائی گئی ہے وہ مومن عالم کی ہے۔ تو اسی عالم کی تعظیم و توقیر کی جائے گی جو سنی صحیح العقیدہ عالم ہو ورنہ وہابیوں، دیوبندیوں، رافضیوں، یہودیوں، نصرانیوں میں بھی عالم ہوتے ہیں اور انہیں بدعقیدہ گروہ کے عالموں کو علمائے سو (یعنی برے علماء) کہا گیا ہے۔

حضرات! بہت سے گمراہ سنی بھی، سنی عالم کو، عالم سو یعنی برا عالم کہنے لگتے ہیں، وہ لوگ اپنے انجام کی فکر کریں اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

حضرات! کچھ لوگ جاہل ہی نہیں بلکہ اجہل ہیں مگر ان لوگوں نے اپنی شکل و صورت اور وضع قطع سب عالم کی بنا رکھی ہے، مدرسہ میں داخلہ ضرور لیا ہے اور مدرسہ کی روٹیاں بھی خوب کھائی ہیں مگر کچھ پڑھا لکھا نہیں۔ ایک سطر بھی عربی عبارت پڑھنے کی قوت و صلاحیت نہیں رکھتے۔ ایسے مولوی ہی بدنامی کا ذریعہ بنے ہوئے ہیں اور قوم کا حال تو اس قدر خراب ہے کہ اگر بگڑے ہوئے مولویوں کے بارے میں بتایا جائے کہ ان نقلی مولویوں سے بچو تا کہ نیک عالم کی خدمت کی برکت تمہیں نصیب ہو۔ تو کچھ لوگ خاص کر دولت مند طبقہ یہ سوچتا ہے کہ مولوی کا مولوی سے آپس کا جھگڑا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ) اور ہمیں اس میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس طرح یہ کاروباری مسلمان بے چارہ اچھے اور سچے عالم کی صحبت اور خدمت سے محروم رہ جاتا ہے۔

حدیث میں اچھا عالم کون ہے: مراد مصطفیٰ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کیا کہ اہل علم یعنی عالم کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جو اپنے علم کے موافق عمل کرے۔

پھر آپ نے پوچھا کہ عالموں کے دلوں سے کون سی چیز علم (کی برکت) کو نکال دیتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ لالچ۔ (داری، مشکوۃ، ص ۳۷)

عالم ہی سب سے برا ہے اور عالم ہی سب سے اچھا ہے

حدیث شریف: محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ بروں میں سب سے بد ترین علمائے سوء ہیں اور اچھوں میں سب سے اچھے علمائے حق (یعنی سنی علماء ہیں) (داری، ج ۱، ص ۱۱۶، مشکوۃ، ص ۳۷)

ہر صدی میں مجدد ہوتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو باتیں میں نے معلوم کیں ان میں سے ایک یہ ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا ٥

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے خاتمہ پر اس امت کے لئے ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کو نکھارتا رہے گا۔ (ابوداؤد شریف، مشکوۃ، ص ۳۶)

حضرات! چودھویں صدی کے مجدد، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

اور پندرھویں صدی کے مجدد ابن اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم، حضور مفتی اعظم، الشاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری، رضوی نوری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

عالم کی محفل، ذکر و تسبیح کی محفل سے بہتر ہے

آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے تو دو مجلسیں لگی ہوئی تھیں، تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: دونوں بھلائی پر ہیں مگر ایک (مجلس) دوسری (مجلس) سے افضل ہے۔ ایک (مجلس) والے ذکر و تسبیح اور عبادت میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عطا فرمائے (یعنی ان کو قبول کرے) اور چاہے تو منع کر دے۔ (یعنی اس مجلس کو قبول نہ کرے) اور دوسرے لوگ فقہ یا علم سیکھتے ہیں (یعنی دین کی باتیں سیکھتے ہیں) اور جاہلوں کو سکھاتے ہیں۔ پس! یہ مجلس (دین سیکھنے اور سکھانے والی) افضل ہے۔

وَبُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ (مشکوۃ شریف، ص ۳۶)

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اسی مجلس میں بیٹھ گئے (یعنی دین سیکھنے اور سکھانے والی مجلس میں)

حضرات! معلوم ہوا کہ جس مجلس میں دین سکھایا جاتا ہے یا سیکھا جاتا ہے وہ مجلس بڑی مبارک ہوتی ہے اس میں آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔

ابلیس عالم سے گھبراتا ہے: ایک دن آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد کے دروازے کے قریب شیطان کو کھڑے دیکھا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

اے ابلیس! اس جگہ کیا کرتا ہے۔ تو ابلیس نے کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مسجد میں جا کر اس نماز پڑھنے والے کو غافل کر کے اس کی نماز کو خراب کروں۔ لیکن مجھے اس خوابیدہ شخص سے خطرہ ہے۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ تو نمازی سے کیوں نہیں ڈرتا جب کہ وہ عبادت اور دعا میں ہے اور اس سونے والے شخص سے کیوں ڈرتا ہے؟ وہ تو سویا ہوا ہے اور غفلت میں ہے۔ تو ابلیس نے کہا کہ اس نمازی کی نماز خراب کرنا بڑا آسان، کیونکہ یہ جاہل ہے اور سونے والا عالم ہے۔ اگر میں نمازی کو بہکاؤں اور اس کی نماز خراب کروں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں عالم بیدار ہو کر اس کی اصلاح نہ کر دے تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جاہل کی عبادت سے عالم کا سونا بہتر ہے (درۃ الناصحین، ص: ۳۶)

حضرات! خوب غور کر لیجئے کہ عالم دین کا مقام و مرتبہ کس قدر اونچا ہے کہ جاہل رات بھر جاگ کر عبادت کرتا ہے اور عالم دین عشا کی نماز پڑھ کر سوتا ہے تو بھی جاہل کی عبادت سے عالم کا سونا بہتر ہے۔

حدیث شریف: ہمارے حضور، سراپا نور، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ علماء وفقہاء سے بھاگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو تین بلاؤں میں مبتلا کر دے گا۔

(۱) ان کے کاموں میں برکت نہ ہوگی۔

(۲) ان پر ظالم بادشاہ مسلط ہو جائیں گے۔

(۳) ایسے لوگ دنیا سے بے ایمان ہو جائیں گے۔ (درۃ الناصحین، ص: ۳۹)

اُستاذ کا مقام و مرتبہ

حضرات! عاشق مصطفیٰ، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ عالم دین ہر مسلمان کے حق میں عموماً اور علم دین کا استاذ اپنے شاگرد کے حق میں خصوصاً محبوب خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نائب ہے۔

اور فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ امام زندویسی نے فرمایا کہ عالم کا حق جاہل پر اور استاذ کا حق شاگرد پر برابر ہے۔ اور وہ حق یہ ہے کہ (شاگرد) استاذ سے پہلے بات نہ کرے اور استاذ کے بیٹھنے کی جگہ، استاذ کے غائب اور حاضر دونوں میں نہ بیٹھے۔ استاذ کی بات کو رد نہ کرے اور چلنے میں استاذ سے آگے نہ چلے۔ (فتاویٰ رضویہ ج:۱۰)

ایک آیت سکھانے والا آقا ہے

ہمارے پیارے حضور سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ عَلَّمَ عَبْدًا اٰيَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهُوَ مَوْلَاهُ ۔ (طبرانی شریف، کنز العمال، ج:۱، ص:۲۶۷)

یعنی جس نے کسی بندہ کو کتاب اللہ کی کوئی ایک آیت سکھادی تو وہ اس کا آقا ہو گیا۔

مولی المومنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

مَنْ عَلَّمَنِيْ حَرْفًا فَقَدْ صَيَّرَنِيْ لَهٗ عَبْدًا اِنْ شَآءَ بَاعَ وَاِنْ شَآءَ اَعْتَقَ ۔

یعنی جس نے مجھے ایک حرف پڑھا دیا تو اس نے مجھ کو اپنا غلام بنالیا اگر چاہے بیچے یا چاہے آزاد کرے۔

اور امام شمس الدین سخاوی (مقاصد حسنہ) میں محدث شعبہ بن حجاج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: مَنْ كَتَبْتُ عَنْهُ اَرْبَعَةَ اَحَادِيْثَ اَوْ خَمْسَةً فَاَنَا عَبْدُهٗ حَتّٰى اَمُوْتَ ۔

یعنی جس سے میں نے چار پانچ حدیثیں لکھ لیں تو میں اس کا بندہ (غلام) ہو گیا یہاں تک کہ میں مروں۔

اور بالفاظ دیگر فرمایا مَا كَتَبْتُ عَنْ اَحَدٍ حَدِيْثًا اِلَّا وَكُنْتُ لَهٗ عَبْدًا مَا اَحْيٰى ۔

یعنی جس کسی سے ایک حدیث بھی میں نے لکھی (یعنی سیکھی) تو میں اس کا بندہ (یعنی غلام) ہو گیا آخر دم تک۔ (اعلیٰ حضرت حقوق والدین، ص:۴۷)

حضرات! استاذ کا مقام و مرتبہ بہت ہی بلند و بالا ہے، جس نے قدر کی وہ نوازا گیا اور جو بڑے ہوتے ہیں وہی بڑوں کی شان و عزت کو پہچانتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

حکایت: بادشاہ ہارون رشید بزرگوں کا خیر خواہ اور ان کی بارگاہ کا مؤدب تھا اس نے اپنے بیٹے کو حضرت اصمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دین پڑھنے کے لئے بھیجا اور حضرت کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ میرے بیٹے کو علم دین سکھادیں۔ حضرت اصمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بادشاہ کے لڑکے کو پڑھانے لگے۔

ایک دن کی بات ہے کہ بادشاہ حضرت اصمعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ وضو فرما

رہے ہیں اور شہزادہ پانی ڈال رہا ہے تو بادشاہ ہارون رشید نے اپنے بیٹے کو ایک کوڑا مارا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دو ہاتھ دیئے ہیں۔ایک سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے استاذ کا پیر دھو۔ (ماہیت الاوطار،ج:۱،ص:۱۵)

حضرات! اس نورانی واقعہ سے ہر مومن کو سبق حاصل کرنا چاہئے کہ استاذ کا کیا مقام ہے کہ بادشاہ وقت اپنے بیٹے سے استاذ عالم کے پیر دھونے اور خدمت کرنے کا سبق سکھا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے استاذوں کا ادب اور ان کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

مولیٰ علی نے وعظ بند کرادیا

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (اپنے زمانہ خلافت میں) قصہ بیان کرنے والوں (یعنی واعظوں کو) منع کر دیا صرف حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وعظ کہنے کی اجازت دی اور سب کو منع فرمادیا۔ (احیاء العلوم شریف،ج:۱،ص:۱۱۳)

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: اپنی اصلاح سے پہلے دوسروں کی اصلاح کرنے سے بچو۔

(احیاء العلوم شریف،ج:۱،ص:۱۳۲)

اور فرمایا: بے عمل عالم اس بتی کی طرح ہے جو دوسروں کو روشن کرتی ہے اور خود جلتی رہتی ہے۔

اور فرمایا کہ عالم کے پھسلنے سے ایک عالم پھسلتا ہے۔

اور مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا دو آدمیوں نے میری کمر توڑ دی۔ایک عالم جس نے اپنی عزت کھودی اور دوسرا جاہل جو زاہد بن رہا ہے (احیاء العلوم،ج:۱،ص:۱۶۵،۱۵۸)

اللہ تعالیٰ! ہمیں علم کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔اور عالم کہلوانے کی بجائے آقا کریم مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا وفادار غلام اور امتی ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

تیسرا جمعہ..پہلا بیان

کوئی تجھ سا ہوا ہے، نہ ہوگا شہا!

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝

وَالضُّحٰی ۝ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ۝ (پ ۳۰، رکوع ۱۸)

ترجمہ: چاشت کی قسم، اور رات کی، جب پردہ ڈالے۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

حضرات! ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر عادت وخصلت لاجواب۔

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان نبوت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ نبوت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سماعت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی انگشت رحمت لاجواب۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں

انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دست رحمت لاجواب

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا

موج بحر سماحت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قدم رحمت لاجواب

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم

اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

ہمارے حضور سراپا نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہر خو اور خصلت لاجواب، ہر ادا اور عادت لاجواب۔

ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حسن و جمال لاجواب۔

حضرات! حُسن یوسف علیہ السلام کا چرچا خوب ہوا کہ حسن یوسف کو دیکھا تو مصر کی عورتوں کی انگلیاں کٹ گئیں۔اور جمال مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو عرب کے مردوں نے اپنے سروں کو کٹا ڈالا۔

خوب فرمایا عاشق رسول، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زناں

سر کٹاتے ہیں تیرے نام پر مردان عرب

ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک دن سدرہ کے مکین حضرت جبریل امین

علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل علیہ السلام تم نے تمام انبیاء اور ان کے دربار کو دیکھا، ہر رسول اور ان کی بارگاہوں کو دیکھا، حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت، حضرت نوح علیہ السلام کی اجابت، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خلت، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا ایثار و محبت، حضرت سلیمان علیہ السلام کی سطوت، حضرت یوسف علیہ السلام کا جمال، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جلال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روحانیت، یعنی اے جبرئیل علیہ السلام تم نے ہر نبی اور تمام پیغمبر اور ان کی شان و شوکت اور ان کے حسن و جمال کو دیکھا ہے۔

اے جبرئیل علیہ السلام یہ تو بتاؤ کہ تمام نبیوں اور رسولوں میں کسی کو میری طرح دیکھا؟

قَالَ جِبْرِیْلُ قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ اَرَ رَجُلاً اَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔ (زرقانی، ج:۱، ص:۶۸، انوار محمدیہ، ص:۱۲)

یعنی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ میں نے تمام مشارق و مغارب میں پھر کر (گھوم کر) دیکھا تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے افضل کوئی شخص نظر نہیں آیا۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں فرماتے ہیں

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پائے کا نہ پایا
تجھے اک نے اک بنایا، تجھے اک نے اک بنایا

حضور بے مثل و بے مثال ہیں

حضرات! حضرت مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بے مثل اور بے مثال تھے۔

حدیث شریف: **لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ** ۔ (مشکوٰۃ شریف، ص:۵۱۷)

یعنی محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مثل نہ ان سے پہلے دیکھا گیا نہ ان کے بعد۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثل تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

حدیث شریف: نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ مِنَ الْجَمَالِ مَالَمْ یُؤْتَہٗ اَحَدٌ وَلَمْ یُؤْتَ یُوْسُفُ اِلَّاشَطْرَ الْحُسْنِ وَاُوْتِیَ نَبِیُّنَا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمِیْعَہٗ۔ (خصائص کبریٰ، ج:۲، ص:۱۸۲)
یعنی ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جو حسن و جمال عطا ہوا وہ کسی کو عطا نہیں ہوا اور حضرت یوسف علیہ السلام کو حسن و جمال کا ایک جز ملا تھا اور ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حسن کل دیا گیا۔

ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ ۝
یعنی میرا حسن ملیح ہے اور میرے بھائی یوسف علیہ السلام گورے تھے۔ (مدارج النبوۃ، ج:۱، ص:۵)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی

سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی

حضور کا چہرۂ مبارک دلیل نبوت تھا

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے بے مثل نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی میں معجزات و کمالات اور دیگر دلائل نبوت کا اثر و ظہور نہ بھی ہوتا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ مبارک ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دلیل نبوت کے لئے کافی تھا۔ (زرقانی علی المواہب، ج:۴، ص:۷۰)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاندنی رات میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دھارے دار جوڑا زیب تن کر رکھا تھا

اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِلَی الْقَمَرِ فَاِذَا ھُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ ۔
یعنی میں کبھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی جانب نظر کرتا تو میرے نزدیک محبوب خدا احمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چاند سے زیادہ خوبصورت تھے۔ (ترمذی، دارمی، مشکوٰۃ، ص:۵۱۷)

حضرات! مشہور محدث حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا کہ محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے نزدیک زیادہ خوبصورت تھے۔ یہ غایت درجہ عشق و محبت کی بنیاد پر فرمایا۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء و مرسلین میں اور قیامت تک تمام مخلوقات میں سب کے نزدیک چاند کیا سارے حسینوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ ملخصا (مدارج النبوت، ج:۱،ص:۷)

چہرۂ پرنور: ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا چہرۂ پرنور، جمال الٰہی کا آئینہ تھا، خود محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں: مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَ الْحَقَّ۔

یعنی جس نے مجھ کو دیکھا، اس نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ (مدارج النبوۃ، ج:۱،ص:۵)

حضور کا چہرۂ پرنور سچے ہونے کی گواہی دیتا تھا

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے) فرماتے ہیں کہ جب محبوب خدا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھنے کے لئے آرہے تھے اور میں بھی آیا تو میں نے جب آپ کا چہرۂ انور دیکھا تو جان لیا۔

اِنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ الْكَذَّابِ۔ یعنی بے شک ان کا چہرہ جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے۔

(خصائص کبریٰ، المستدرک، ج:۳،ص:۱۶۰)

حضور سب مخلوق سے زیادہ خوبصورت تھے

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت امام مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث شریف بیان فرماتے ہیں کہ۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُمْ خُلُقًا ۝

(بخاری شریف، مسلم شریف، ج:۲،ص:۲۵۸)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صورت و سیرت میں تمام لوگوں سے زیادہ حسین وجمیل تھے۔

حضرات! ہمارے آقا محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب مسرور و خوش ہوتے تو آپ کا چہرۂ انور ایسا چمکتا۔

كَانَّهٗ قِطْعَةٌ مِّنَ الْقَمَرِ ○ گویا چہرۂ انور چاند کا ٹکڑا معلوم ہوتا۔ (بخاری شریف)

حضرات! ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ نور میں جو چمک اور جمال ہے وہ چاند کو بھی نصیب نہیں، حق اور سچ تو یہ ہے کہ چاند میں جو کچھ حسن و جمال ہے سب ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے در نور کی خیرات اور بھیک ہے۔

کسی عاشق نے کہا ہے:

چاند سے تشبیہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے

چاند میں تو داغ ہے اور حضرت کا چہرہ صاف ہے

درود شریف:

حضرات! حضرت امام بوصیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بڑے بزرگ اور سچے عاشق رسول گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات گرامی مصطفیٰ ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حسن و جمال حق کہ آپ کی ہر ہر ادا بے نظیر اور بے مثال ہے جبھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنا محبوب بنالیا۔ (خلاصہ قصیدہ بردہ شریف)

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لا جواب

نام ہوا مصطفیٰ تم پہ کروڑوں درود

اے ایمان والو! اگر ہمارے حضور، سراپا نور، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا تمام حسن ہمارے سامنے ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھوں میں ان جلووں کے دیکھنے کی تاب و قوت نہیں تھی۔

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ (انوار محمدیہ، ص: ۱۹۳، زرقانی علی المواہب، ج: ۳، ص: ۱۷)

یعنی ہمارے سامنے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا تمام حسن ظاہر نہیں ہوا۔

استاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں:

ایک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو

وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

حضور کی ذات نور پر ستر ہزار غیرت کے پردے

حضرات! ہمارے حضور نور علیٰ نور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بڑی شان ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ذات نور اور بے مثل حسن و جمال پر ستر ہزار غیرت کے پردے ڈال رکھا ہے تاکہ میرے محبوب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دیدار ہو سکے ورنہ کس آنکھ میں تاب و طاقت تھی جو محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کرسکتی۔ (خلاصہ مدارج النبوۃ، ج:۲، ص:۱۱۸)

سچ فرمایا استاذ زمن نے:

ایک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا، معلوم ہوتا کہ۔

كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِىْ فِىْ وَجْهِهٖ. گویا سورج آپ کے چہرہ میں چل رہا ہے۔ (ترمذی، مشکوۃ، ص:۵۱۸)

حضرات! ہمارے پیارے آقا مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جسم نور لاثانی تھا اور چہرۂ انور بے مثل و بے نظیر تھا اور جسم نور و رحمت سے نکلنے والا پسینہ بھی ایسا بے نظیر اور خوشبو والا تھا کہ کوئی بھی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرتی تھی۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

مشہور محدث حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے حضور مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سراپا نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا اس لئے آپ کے جسم پاک کا سایہ نہیں تھا۔

(مدارج النبوۃ، ج:۱، ص:۲۶)

اور عاشق رسول، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

تو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا
سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

ہمارے حضور نور علیٰ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس قدر پاک اور پاکیزہ تھے کہ جسم نور پر کبھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور نہ کبھی آپ کے کپڑوں میں جوئیں پڑیں تھیں۔ (شفا شریف، ص: ۳۳۳، مدارج النبوۃ، ج: ۱، ص: ۱۱۳، انوار محمدیہ، ص: ۳۷۱)

حضرات! اللہ اکبر! کیا شان ہے ہمارے نبی مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کہ مکھی اور جوئیں بھی پہچانتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا مقام و مرتبہ کیا ہے اسی لئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم پاک اور کپڑے شریف پر کبھی نہیں بیٹھے۔

میرے آقائے نعمت سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میرے آقا کی ہے بس شان عظیم
کہ جانور بھی کریں جن کی تعظیم

سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم
پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

حضور کا پسینہ مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا

اے ایمان والو! ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم نور سے کستوری اور عنبر سے بڑھ کر خوشبو آیا کرتی تھی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٥ (بخاری شریف، ج: ۱، ص: ۵۰۳، ۲۶۴، مشکوٰۃ، ص: ۵۱۷)

اور یعنی میں نے مشک و عنبر اور کسی خوشبو کو بوئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے زیادہ خوشبودار نہ پایا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں: كَانَ عَرَقُهُ فِيْ وَجْهِهٖ مِثْلَ اللُّؤْلُؤِ اَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ ؕ (خصائص کبریٰ، ج: ۱، ص: ۶۷)

یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرۂ مبارک سے موتیوں کی طرح ٹپکتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کبھی کبھی دوپہر کے وقت ہمارے گھر تشریف لاتے اور آرام فرماتے جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سو جاتے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کے جسم پاک سے پسینہ نکلتا اور میری والدہ پسینہ مبارک کی بوندوں کو ایک شیشی میں بھر لیتی تھیں، ایک دن مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایسا کرتے دیکھا تو فرمایا اے ام سلیم یہ کیا کرتی ہو؟

قَالَتْ هٰذَا عَرَقُکَ نَجْعَلُهُ فِیْ طِیْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْیَبِ الطِّیْبِ ؕ (بخاری و مسلم، مشکوۃ، ص:۵۱۷)

یعنی انہوں نے کہا کہ یہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پسینہ ہے ہم اسے عطر میں ملا لیں گے اور یہ پسینہ تو تمام عطروں سے زیادہ خوشبودار ہے۔

حضرات! صحابہ کرام اور صحابیات عظام کا ایمان وعقیدہ حضور پرنور، رسول خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کتنا اچھا اور پیارا تھا کہ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو بے مثال و بے نظیر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا حسن و جمال اور آپ کا پسینہ مبارک بھی بے مثل اور لاجواب ہے۔

مگر وہابیوں، دیوبندیوں کا عقیدہ بھی دیکھتے اور سنتے چلئے اور فیصلہ کیجئے کہ ان لوگوں کا عقیدہ و ایمان کس قدر گندہ اور ناپاک ہے۔

وہابی، دیوبندی کا عقیدہ کہ نبی اور امتی سب برابر ہیں

حضرات! مومن تڑپ اٹھے گا مگر منافق پر کچھ اثر نہ ہوگا ملاحظہ فرمائیے۔

اہل حدیث کہلانے والے وہابی دیوبندی، تبلیغی جماعت کے پیشوا مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتے ہیں:

(۱) سب انسان (نبی ہوں یا امتی) آپس میں بھائی ہیں، جو بڑا ہو وہ بڑا بھائی۔ اولیاء و انبیاء، امام زادہ، پیر و شہید سب انسان ہی ہیں اور عاجز (مجبور) بندے ہیں اور ہمارے بھائی ہیں اور ان کی تعظیم انسانوں کی طرح کرنی چاہئے۔ (تقویۃ الایمان، ص:۱۳۶)

(۲) نبی ایسے ہیں جیسے گاؤں کا چودھری۔ (تقویۃ الایمان، ص:۶۳)

اے ایمان والو! خوب غور کرو پھر فیصلہ کرو کہ وہابی، دیوبندی کس قدر ہمارے آقا نبی رحمت، مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے بغض و دشمنی رکھتے ہیں کہ محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنا جیسا ایک انسان وہ بھی مجبور اور اپنا بھائی اور گاؤں کا چودھری کہا اور لکھا۔ نعوذ باللہ تعالیٰ۔

حضرات! وہابیوں، دیوبندیوں کا چہرہ کیا چاند و سورج سے زیادہ خوبصورت ہے؟ اور وہابیوں، دیوبندیوں کا پسینہ کیا مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار ہے؟ تو آپ کا جواب یہی ہوگا کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔

بلکہ وہابیوں، دیو بندیوں کے چہروں پر لعنت برستی ہے اور ان کا چہرہ کس قدر منحوس ہوتا ہے جو زمانے بھر میں ظاہر اور مشہور ہے اور وہابیوں، دیو بندیوں کا پسینہ کتنا بدبودار ہوتا ہے۔ کسی وہابی کا پسینہ سونگھ لیجئے خود پتہ چل جائے گا کہ دنیا میں اتنی خراب بدبو کسی اور چیز میں نہیں ہے۔ مگر پھر بھی محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے جیسا ایک انسان اور اپنا بھائی اور گاؤں کا چودھری جانتے اور سمجھتے ہیں۔

لہٰذا! ان بے ایمانوں سے اپنے ایمان واسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے ان سے دور رہنا بہت ہی ضروری ہے۔

اعلیٰ حضرت، محسن اہلسنت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

درود شریف:

حضرات! اپنے پیارے نبی کی شان ملاحظہ کیجئے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيْبِ عَرْفِهِ اَوْقَالَ مِنْ رِيْحِ عَرْقِهِ. (مشکوٰۃ شریف، ص: ۵۱۷)

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جس راستے سے گزرتے تو وہ راستہ خوشبو سے معطر ہو جاتا اور تلاش کرنے والا خوشبو سے پہچان لیتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس راستے سے تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب مدینہ طیبہ کے کسی راستے سے گزرتے۔

وَجَدُوْا مِنْهُ رَائِحَةَ الطِّيْبِ وَقَالُوْا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا الطَّرِيْقِ ٥

(دلائل النبوۃ، ص: ۲۸۰، خصائص کبریٰ، ج: ۱، ص: ۶۷)

تو لوگ اس راستے سے خوشبو پا کر کہتے کہ اس راستے سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ہوا ہے۔

خوب فرمایا عاشق رسول، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چلے دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اور فرماتے ہیں۔

عنبر زمیں عبیر ہوا، مشک تر غبار
ادنیٰ سی یہ شناخت تیری رہ گزر کی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ہمارے حضور، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم مجھے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا ہے اور میرے پاس خوشبو نہیں ہے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کچھ خوشبو عطا فرمادیں تو حضور اصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کل ایک شیشی لے آنا۔ دوسرے روز وہ شخص شیشی لے آیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے دونوں بازوؤں سے اس میں پسینہ ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی پھر فرمایا کہ اسے لے جا اور بیٹی سے کہہ دینا کہ اس میں سے لگا لیا کرے۔ پس جب وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پسینۂ مبارک کو لگاتی تو تمام مدینہ والوں کو خوشبو پہنچتی۔

فَسُمُّوْا بَيْتَ الْمُطَيِّبِيْنَ ۔ (زرقانی، ج:۳، ص:۲۲۳، خصائص کبریٰ، ج:۱، ص:۶۷)

یعنی (پورے مدینہ میں) ان کا گھر بیت المطیبین خوشبو والوں کا گھر مشہور ہو گیا۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿ ۵ ﴾

جمادی الاولیٰ

۶ تیسرا جمعہ.................................دوسرا بیان

رحمت عالم ﷺ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ O اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ O۔ (پ:۱۷،ع:۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے ہی گئے

سلام اس پر کہ جس نے دشمنوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

اور عاشق مصطفےٰ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ، آ کہہ کے بلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں
لاکھوں بلائیں ، کروڑوں دشمن
کون بچائے ، بچاتے یہ ہیں

اور فرماتے ہیں:

تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

اور فرماتے ہیں:

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تمہید: اللہ تعالیٰ رحمٰن ورحیم جل شانہ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اور رسولان عظام کو مبعوث فرمایا، بھیجا۔ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے کمالات ومعجزات دے کر بھیجا۔ حضرت آدم علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت شیث علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت نوح علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو رحمت لے کر آئے، حضرت عیسیٰ روح اللہ آئے تو رحمت لے کر آئے۔ الغرض! سارے نبی رحمت لے کر آئے، سارے رسول رحمت لے کر آئے مگر ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آئے تو سراپا رحمت بن کر آئے۔

تیرا قد مبارک گلبن رحمت کی ڈالی ہے
اسے بو کر تیرے رب نے بنا رحمت کی ڈالی ہے

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ (پ ۱۷، رکوع ۷)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔ (کنز الایمان)

اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی شان یوں بیان فرمائی ہے۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (پ۔۱،رکوع۔۱)

ترجمہ: سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ (کنزالایمان)

یعنی اللہ تعالیٰ تمام جہاں کا رب ہے اور آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمام جہان کے لئے رحمت ہیں۔

کافروں پر رحمت

حضرات! ہم مسلمانوں اور مومنوں ہی پر آقا کریم، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت محدود نہیں ہے بلکہ عالم کی ہر شئی پر اور کفار و مشرکین پر بھی رحمت ہے۔

رحمت رسول پاک کی ہر شی پر عام ہے
ہر گل میں، ہر شجر میں محمد کا نام ہے

حضرات! اگلی امتوں پر ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے دنیا ہی میں عذاب آ جاتا تھا اور وہ برباد کردیئے جاتے تھے۔ قوم عاد کو ہوا اڑا لے گئی۔ قوم ثمود زلزلہ سے برباد کردی گئی۔ قوم لوط کی بستیاں الٹ، پلٹ کردی گئیں۔ قوم نوح طوفان میں غرق کردی گئی۔ نبی علیہ السلام کے مجرمین خنزیر و بندر بنا کر ہلاک کر دیئے گئے۔

مگر اے ایمان والو! آؤ اور اپنے آقا کریم، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کا جلوہ دیکھو۔ کفار مکہ نے کیسے، کیسے ظلم کے پہاڑ توڑے، شرک و بت پرستی کرتے رہے، اللہ جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر غلط اور گندی پھبتیں لگاتے رہے اور ایسے، ایسے مظالم و سرکشی کا مظاہرہ کیا کہ زمین ان کی بداعمالیوں سے بھر گئی اور کانپنے لگی مگر ان گناہوں اور جرموں کے باوجود نہ ان پر آسمان سے پتھر برسائے گئے نہ ان کی بستیاں الٹ، پلٹ کی گئیں، نہ ان کی صورتیں مسخ ہوئیں بلکہ حد تو یہ ہوگئی تھی کہ کفار مکہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ابوجہل، ابولہب وغیرہ دعا مانگا کرتے تھے کہ یا اللہ! اگر واقعی قرآن اور دین حق ہے تو ہم پر آسمان سے عذاب نازل کردے، پتھر برسادے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ (پ۹،ع۱۸)

ترجمہ: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (کنزالایمان)

عاشق مصطفیٰ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

نجدی اس نے مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

کافروں کے لئے دعائے رحمت

میدان احد میں کافروں نے ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پتھر مارے، جس سے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوگیا اور رخ انور خون سے رنگین ہوگیا۔ صحابۂ کرام بے چین ہو جاتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ ۔ یعنی حضور ان مشرکین، دشمنوں کے لئے ہلاکت و بربادی کی دعا فرمایئے یہ سن کر رحمۃ للعلمین نے مسکرا کر فرمایا کہ: میں اس دہر میں قہر وغضب بن کر نہیں آیا۔

اس موقعہ پر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً یعنی میں لعنت بھیجنے والا بن کر نہیں آیا، میں رحمت بن کر آیا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص:۵۱۱)

رحمت رسول پاک کی ہر شی پہ عام ہے
ہر گل میں، ہر شجر میں محمد کا نام ہے

ابوجہل کو کنویں سے نکالا

حضرات! ابوجہل وہ بدبخت اور سنگ دل کافر انسان ہے جس نے اسلام کو مٹانے کے لئے طرح طرح کے منصوبے تیار کئے مگر اس کے سارے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے اور اسلام روز بروز پھولتا اور پھلتا رہا۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
یہ اتنا ہی ابھرے گا۔ تم جتنا دباؤ گے

ابوجہل لعین نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ہلاک کرنے کے لئے ایک کنواں کھدوایا، کنواں جب تیار ہو گیا تو اس پر گھاس پھوس ڈال دی تاکہ کنوئیں کا پتہ نہ چل سکے۔ اس ظالم نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ تم کنوئیں کے آس پاس کہیں چھپ کر بیٹھنا جب مسلمانوں کے نبی کا یہاں سے گزر ہوگا تو وہ کنوئیں میں گر جائیں گے۔ تو تم جلدی سے کنوئیں میں پتھر اور مٹی ڈال دینا مگر

فانوس بن کے جس کی حفاظت، ہوا کرے
وہ شمع کب بجھے جسے روشن خدا کرے

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

چنانچہ جب آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گزر ہونے والا تھا تو آپ کے رب تعالیٰ نے آپ کو بتا دیا کہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ اس راستے سے نہ گزرنا اس لئے کہ اس راستے میں ابوجہل ملعون نے آپ کے لئے کنواں کھدوا رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم واپس ہو گئے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب کنوئیں کے پاس سے گزرے تو کنواں سمٹ گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے قدم شریف بڑھایا اور کنواں پار کر کے گزر گئے اور ابوجہل ملعون کا منصوبہ دھرا کا دھرا رہ گیا۔ ابوجہل کو جب معلوم ہوا کہ ہمارا منصوبہ فیل ہو گیا ہے تو ابوجہل بڑا پریشان ہوا اور جب کنوئیں کے پاس پہونچا تو دھوکہ کھا گیا اور خود کنویں میں گر گیا۔ ابوجہل چلایا اور اس کے غلاموں کو بلایا اس کے غلام ابوجہل کو رسی باندھکر نکالنے لگے تو دیکھتے ہیں کہ جتنی رسی کو کنوئیں میں نیچا کرتے ہیں اتنا ہی کنواں نیچے ہوتا جاتا ہے اور ابوجہل ملعون کے لئے باہر نکلنا دشوار ہو گیا۔

فَنَادٰی اَبُوْجَهْلٍ مِنَ الْبِئْرِ اِنْ مَضَوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّائْتُوْنِیْ بِهٖ فَاِنَّهٗ لَا يُخَلِّصُنِیْ اَحَدٌ دُوْنَهٗ ۝

یعنی ابوجہل نے کنوئیں سے آواز دی کہ تم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان کو لے کر آؤ۔ بے شک ان کے علاوہ مجھے یہاں سے کوئی نہیں نکال سکتا۔ (درۃ الناصحین، ص: ۱۹۷)

پھر ابوجہل کے ساتھی آقا کریم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت رحمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ابوجہل کنوئیں میں گر گیا ہے، ہم نے اس کو نکالنے کی بڑی کوشش کی مگر نہیں نکال سکے، اب ابوجہل نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ کہتا ہے کہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے سوا مجھے اس کنوئیں سے کوئی نہیں نکال سکتا:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

نجدی اس نے مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

حضرات! وہ کنواں تو ابوجہل نے کھدوایا تھا کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اس میں گر جائیں مگر ابوجہل خود اس میں گر گیا اور تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نکالنے کے لئے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو بلا رہا ہے۔

یعنی ابوجہل جیسے کافر کو بھی معلوم ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم برے سے برے کو بھی معاف فرما دیتے ہیں اور اپنی رحمت سے نوازتے ہیں۔

اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے انکار نہیں فرمایا بلکہ اس کنوئیں پر پہنچے اور ابوجہل سے فرمایا:

اِنْ اَخْرَجْتُکَ مِنْ ھٰذَا الْبِئْرِ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ (دررۃ الناصحین ص:۱۹۷)

ابوجہل نے وعدہ کیا کہ میں ایمان لے آؤں گا۔ تو آقا کریم، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنا دست رحمت آگے بڑھایا اور ابوجہل کو نکال دیا۔ ابوجہل جب کنوئیں سے باہر نکل آیا تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کی بجائے کہنے لگا: آپ بڑے جادوگر ہیں۔ (معاذ اللہ تعالیٰ) اور ایمان سے محروم رہا۔ بہر حال ابوجہل جیسا شیطان بھی آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت کا صدقہ پا کر رہا۔

نجدی اس نے مہلت دی کہ اس عالم میں ہے
کافر و مرتد پہ بھی رحمت رسول اللہ کی

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا وہ جھولی بھرتے گئے

حضرات! ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت ابوجہل ملعون جیسے شیطان پر ہے تو ہم غلاموں پر رحمت کی کیا شان ہوگی۔

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی یا روز جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رحمت ہی رحمت: ایک روز آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ایک کافرہ عورت کے مکان سے ٹیک لگائے ایک صاحب سے گفتگو فرما رہے تھے، مکان والی کافرہ عورت نے جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آواز سنی تو بغض وحسد کی وجہ سے اپنے مکان کی کھڑکیاں بند کر لیں تا کہ اسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آواز سنائی نہ دے۔ اُدھر جبرئیل علیہ السلام بارگاہ کرم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ جس مکان کی دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے ہیں یہ ایک کافرہ عورت کا مکان ہے اور اس مکان میں رہنے والی کافرہ عورت نے بغض وحسد سے اپنے مکان کی کھڑکیاں بند کر دیں ہیں تا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آواز اسے سنائی نہ دے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چونکہ آپ کا جسم رحمت اس مکان کی دیوار کے ساتھ مس ہو گیا ہے اس لئے وہ نہیں چاہتا کہ اس مکان میں رہنے والے دوزخ میں جلیں۔ اے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اس عورت نے اپنے مکان کی کھڑکیوں کو بند کیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے میں نے اس کے دل کی کھڑکیوں کو کھول دیا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا یہ کہنا تھا کہ وہ عورت بے قرار ہو کر اپنے گھر سے باہر نکلی اور آ کر آقا کریم مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر گر گئی اور صدق دل سے پڑھا:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور مسلمان ہوگئی۔

(نزہۃ المجالس، ج:۲، ص:۸۷)

جدھر، جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے گئے

ایک کافر مسافر پر رحمت

مدینہ طیبہ کی پاک بستی میں چند کافر مسافر آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم مسافر ہیں اور رات بسر کرنا چاہتے ہیں، آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ ان مسافروں کو تم لوگ آپس میں بانٹ لو۔ ارشاد پاک سن کر ایک، ایک مسافر صحابۂ کرام اپنے، اپنے گھر لے گئے، ایک مہمان باقی تھا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تم ہمارے مہمان ہو۔ چنانچہ اسے کاشانۂ رحمت پر لے جایا گیا۔ بڑی عزت سے بیٹھانے کے بعد ایک بکری کا دودھ اس کو پینے کے لئے دیا گیا۔ جسے وہ پی گیا پھر دوسری بکری کا دودھ اسے دیا گیا وہ بھی پی گیا۔ حتیٰ کہ سات بکریوں کا دودھ اسے دیا گیا اور وہ سب پی گیا۔ پھر اسے کھانا دیا گیا، تو اس نے اتنا کھانا کھایا کہ سارے گھر کا کھانا ختم ہوگیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد وہ بستر پر سو گیا اور حجرے کا دروازہ باہر سے بند کر دیا گیا۔

اس مسافر نے کھانا ضرورت سے زیادہ کھالیا تھا جس کی وجہ سے رات کو اس کے پیٹ میں تکلیف ہوگئی۔ اور اس نے نیند کی حالت میں بستر پر پاخانہ کر دیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو وہ پریشان ہوا، اس لئے کہ اب اس کا لباس بھی نجاست آلود تھا اور بستر کی چادر بھی خراب ہو چکی تھی۔ دل ہی دل میں بڑا شرمندہ بھی تھا اور چھپ کر بھاگنے کی فکر بھی کر رہا تھا کہ غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسافر کی پریشانی سے آگاہ ہو چکے تھے، اس لئے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود آہستہ سے دروازہ کھولا کہ اس کو معلوم نہ ہوسکے کہ دروازہ کس نے کھولا ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مصطفیٰ صبح آمد و در کشاد
صبح آں گم راہ را، راہ داد

در کشاد گشت پنہاں مصطفیٰ
تا نگردد شرمسار آں مبتلا

مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صبح تشریف لائے اور دروازہ کھولا اور اس گمراہ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے راہ دکھلائی۔ دروازہ کھول کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہاں سے پردہ میں چلے گئے تا کہ وہ شخص شرمندہ نہ ہو۔

مسافر نے ادھر ادھر دیکھا کہ اب مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا ہے تو وہ جلدی سے حجرے سے باہر نکلا اور بھاگ گیا۔ حجرے کو دیکھا گیا تو مسافر مہمان موجود نہیں تھا اور خراب بستر موجود تھا۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خراب چادر کو لیا اور خود دھونے لگے۔

ادھر! مسافر کو راستہ میں چلتے چلتے خیال آیا کہ وہ اپنے گلے کی تعویذ یا اپنی قیمتی تلوار حجرہ میں بھول آیا ہے وہ اپنی تعویذ لینے واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ہماری خراب کی ہوئی چادر کو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے ہاتھوں سے صاف کر رہے ہیں اور اس مسافر کافر کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دیکھا مگر کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہ فرمایا اور اس مسافر سے بڑی رحمت کے ساتھ فرمایا کہ یہ تمہارا سامان ہے جو تم حجرے میں بھول گئے تھے لے لو۔ اس کریمانا برتاؤ پر اس کی حالت زیروزبر ہوگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور روتے، روتے عرض کرنے لگا، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ نے بستر کیا صاف کیا ہے کہ میرا دل صاف کر دیا ہے اور اس نے کلمۂ طیبہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ (مثنوی شریف مولانا روم)

حضرات! اگر آج ہم کسی کے ساتھ محبت و مہربانی کرتے ہیں تو مطلب کے لئے۔ ایک احسان کیا اور دس مطالبات کرنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے نیک کام بھی بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی محبت و رحمت کے کچھ چھینٹے ہم کو بھی عطا فرمادے۔ آمین ثم آمین۔

غلاموں پر رحمت

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے غلام تھے۔ برسہا برس سے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر والوں سے بچھڑ گئے تھے، ان کے والد ان کی یاد میں روتے تھے اور تلاش کرتے پھرتے تھے۔ آخر مکہ مکرمہ میں ملاقات ہوئی، باپ بیٹے ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر خوب روئے، مہربان باپ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت رحمت میں عرض کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے بیٹے کو مجھے عنایت فرمادیجئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جتنی قیمت چاہیں میں ادا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ تو رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے قیمت کی حاجت نہیں ہے، میں خوشی خوشی زید کو اختیار دیتا ہوں کہ اگر وہ چاہے تو تم اس کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو۔

مگر جب زید کے والد نے اپنے ساتھ لے جانا چاہا تو زید نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرۂ پاک کو ایک نظر دیکھا اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مہربانیوں اور عنایتوں کو یاد کیا تو زبان حال سے عرض کرنے لگے:

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں بچے دیکھ کے تلوا تیرا
تیرے ٹکڑوں پہ پلیں غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے صاف صاف کہہ دیا کہ میں اپنے مشفق و مہربان آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی غلامی پر ہزاروں آزادیوں کو قربان کرتا ہوں اور اے میرے والد گرامی! میں کسی حال میں بھی اپنے کریم ورحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چوکھٹ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ حارثہ خاموش ہو گئے اور اپنے وطن چلے گئے تو آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے زید کو آزاد کر دیا اور اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا اور آخری دم تک اپنے اس روحانی بیٹے کو ایسا نوازا کہ ان کے بیٹے اسامہ کو جو غلام زادے تھے اور اپنے نواسے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو امام زادے تھے دونوں کو اپنے دوش نبوت پر بٹھا کر مجمع عام میں تشریف لاتے تھے۔

شفیق جونپوری نے خوب کہا ہے:

جس جگہ تذکرۂ فخر انام آتا ہے
جلی حرفوں میں اسامہ کا نام آتا ہے
ایک کاندھے پہ ہے لخت جگر شیر خدا
دوسرے کھاندھے پہ فرزند غلام آتا ہے

حضرات! یہ ہے ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمت کہ ایک بار جو قدموں میں چلا گیا وہ پھر واپس آنے کا نام نہیں لیتا ہے۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں میں بچے دیکھ کے تلوا تیرا
تیرے ٹکڑوں پہ پلیں غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ہرنی پر رحمت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مدینہ طیبہ کے ایک راستے سے گزرے تو ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس نے اپنے خیمہ کے پاس ایک ہرنی کو باندھ رکھا ہے۔

اور قریب ہی وہ اعرابی سو رہا ہے اور ہرنی نے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکارا اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ۝ یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میری مدد فرمایئے۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس ہرنی سے فرمایا۔ مَاحَاجَتُکِ ۝ تمہاری کیا حاجت ہے؟ ہرنی نے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے پکڑ کر باندھ دیا ہے اور اس جنگل میں میرے دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے آزاد فرما دیں تاکہ میں ان کو دودھ پلا کے آجاؤں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ واقعی تو واپس آجائے گی؟ اس ہرنی نے کہا اگر میں واپس نہ آؤں تو اللہ تعالیٰ مجھے دردناک عذاب دے۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر جلدی سے واپس آگئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسی طرح اس کو باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اعرابی شکاری جاگ گیا تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس ہرنی کو تو چھوڑ دے۔ اس نے اسی وقت ہرنی کو آزاد کر دیا۔

فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ فِی الصَّحْرَاءِ تَجْرِیْ جَرْیًا شَدِیْدًا فَرْحًا وَھِیَ تَضْرِبُ بِرِجْلَیْھَا الْاَرْضَ وَتَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۔

(زرقانی علی المواہب، ج: ۵، ص: ۱۵۰، دلائل النبوۃ، ص: ۳۲۰، حجۃ اللہ علی العالمین، ص: ۳۶۱)

یعنی تو وہ ہرنی آزاد ہوتے ہی خوش ہو کر بڑی تیزی کے ساتھ دوڑتی اچھلتی اور کودتی ہوئی یہ کہتی تھی اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ۝

جدھر، جدھر بھی گئے۔ وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا، نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے گئے

اونٹ پر رحمت: ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت رحمت میں ایک اونٹ نے فریاد کی حدیث شریف میں ہے کہ جب اونٹ نے رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دیکھا تو اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور وہ رو رو کر فریاد کرنے لگا۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اونٹ کے مالک کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تو اس جانور کے بابت نہیں ڈرتا۔ فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ ۝ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص: ۴۵۸)

یعنی اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرم کرتے گئے
کسی نے مانگا، نہ مانگا، وہ جھولی بھرتے گئے

چڑیا پر رحمت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں آقا کریم، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے۔ کہ ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے تو اس درخت پر ایک چڑیا کے دو بچے تھے ہم نے ان بچوں کو پکڑ لیا ان بچوں کی ماں چڑیا نے دیکھا تو اڑتی ہوئی آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے آگری اور فریاد کرنے لگی۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اس کے بچوں کو کس نے پکڑا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ ہم نے پکڑا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جاؤ ان بچوں کو اپنی جگہ پر رکھ آؤ۔ (حجۃ اللہ علی العالمین، ص:۳۶۶)

حضرات! ہمارے آقا کریم مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ رحمت وہ عظیم الشان بارگاہ ہے کہ ایسی بارگاہ نہ ہوئی ہے اور نہ قیامت تک ہوگی۔

سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

بخدا، خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر، مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

اور فرماتے ہیں:

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شتران ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

ہاں! یہی وہ بارگاہ رحم وکرم ہے جہاں ہر کسی فریادی کی فریاد سنی جاتی ہے اونٹ کی فریاد، ہرنی کی فریاد، چڑیا کی فریاد، ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنتے ہیں اور سب کی مدد فرماتے ہیں تو جب جانوروں پر اس قدر مشفق و مہربان ہیں اور ان کی فریاد سنتے ہیں تو ہم غلامان غوث وخواجہ ورضا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اگر ہر نماز کے بعد مدینہ طیبہ کی جانب چہرہ کر کے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ کرم میں عرض کریں کہ۔

۱) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

۲) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

۳) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

۴) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَاقَاسِمَ رِزْقِ اللّٰہِ

۵) اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَاٰلِکَ یَادَافِعَ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ بِاِذْنِ اللّٰہِ، وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاشَفِیْعَنَا یَوْمَ الْجَزَاءِ

اور! پھر عرض کریں یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک و الک وسلم:

خلق کے حاکم ہو تم، رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پہ کروروں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

اور عرض کریں کہ:

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

(آمین ثم آمین)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

﴿۵﴾
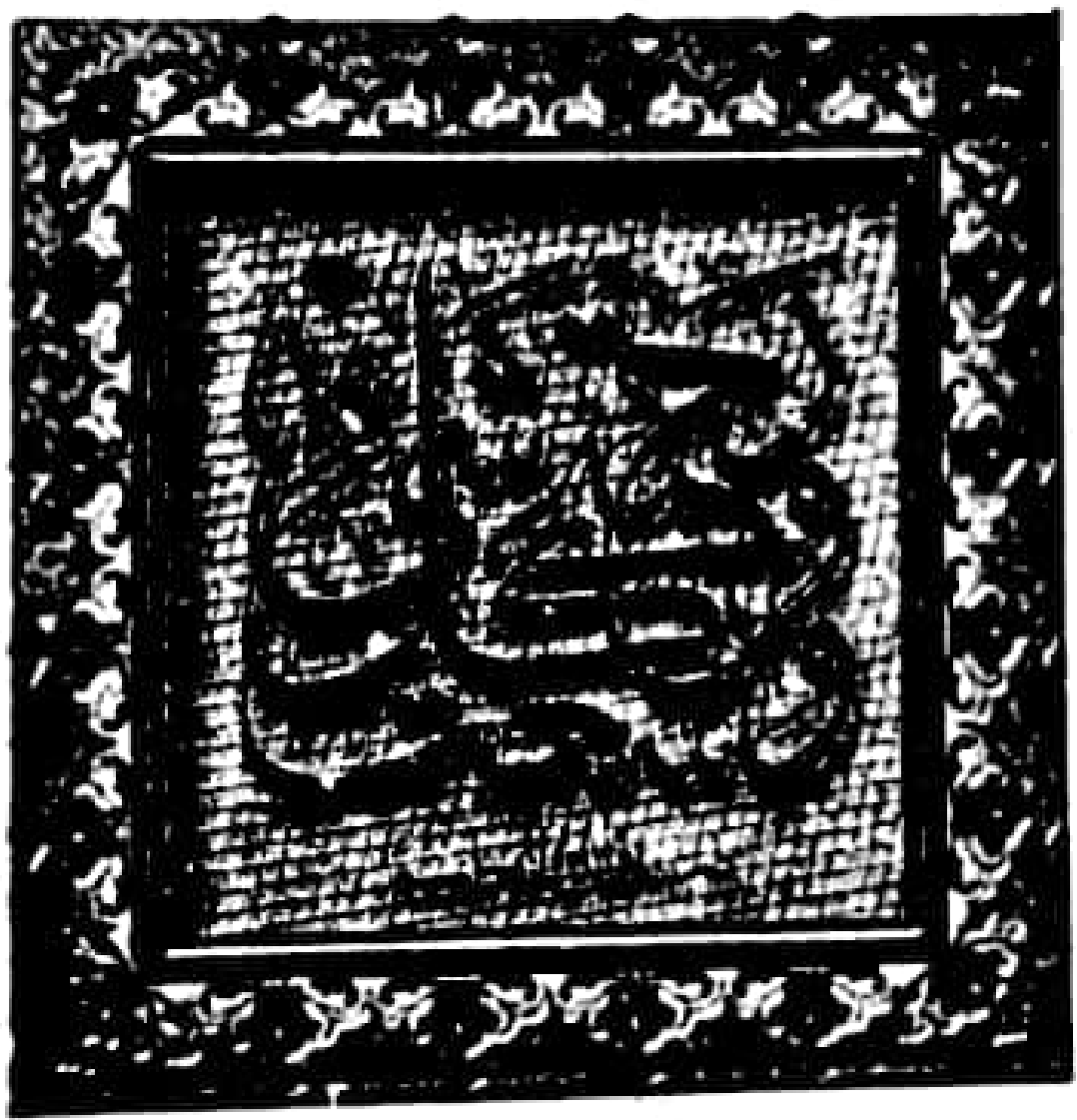
جُمادی الاولیٰ

چوتھا جمعہ..پہلا بیان
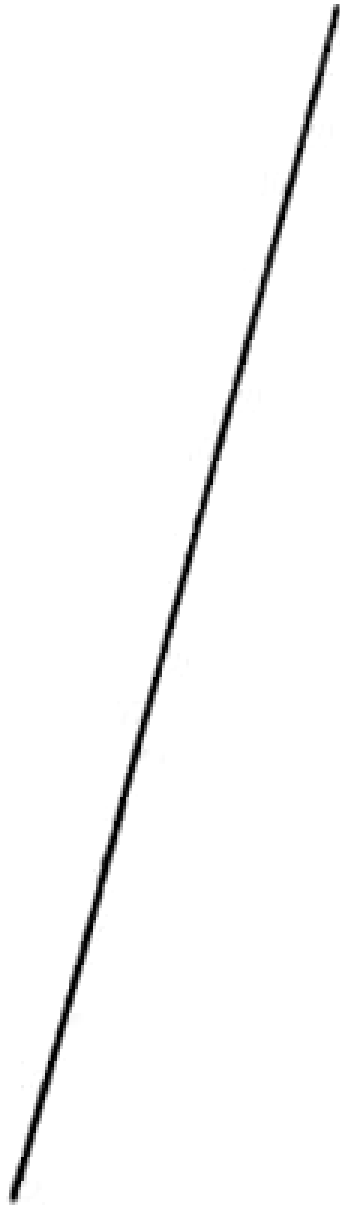
دنیا و مذمت دنیا

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۝

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (پ۲۷،ع۱۹)

ترجمہ: اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔ (کنزالایمان)

درود شریف:

عاشق مصطفےٰ امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

دن لہو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرم نبی خوف خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

شہد دکھائے زہر پلائے قاتل ڈائن شوہر کش
اس مردار پہ کیا للچایا دنیا دیکھی بھالی ہے

دنیا کو تو کیا جانے؟ یہ بس کی گانٹھ ہے حرافہ
صورت دیکھو ظالم کی تو کیسی بھولی بھالی ہے

اے ایمان والو! دنیا ایک مسافر خانہ ہے اور ایک فانی گھر ہے اور جو کچھ اس میں ہے سب کچھ ایک دن فنا ہونے والا ہے۔

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

آنچہ دیدی برقرار خود نماند
آنچہ بینی ہم نماند برقرار

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک نادان شخص نے ایک دیوار پر سورج کی روشنی دیکھی تو اس نادان آدمی نے سمجھا کہ یہ دیوار ہی روشن ہے اور دیوار سے دل لگالیا اور اس کا شیدا ہوگیا۔ نادان نے یہ نہ سمجھا کہ دیوار ہرگز ایسی نہیں یہ تو سورج کی روشنی ہے مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

چوں باصل خویش پیوست آں ضیا
دید دیوارے سیہ ماندہ بجا

یعنی پھر جب سورج ڈھلا تو روشنی چلی گئی یعنی دھوپ ختم ہوگئی تو دیوار ویسی کی ویسی رہ گئی۔ مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ مقصد ہے کہ جس طرح دیوار پر روشنی دیکھ کر نادان لوگ یہ جانتے ہیں کہ دیوار میں کچھ ہے لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد سورج ڈھلتے ہی دیوار کی اصل حقیقت کا پتہ چل جاتا ہے کہ دیوار بے نور ہے اور ہم دھوکے میں تھے۔

حضرات! اسی طرح آدمی آج دنیا کی چمک، دمک کو دیکھ کر دنیا کا اس قدر گرویدہ اور عاشق ہوگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے غافل اور ذکر خدا سے دور ہوتا ہوا نظر آتا ہے لیکن قیامت کے دن دنیا کی حقیقت کا راز کھل جائے گا تو انسان اپنی نادانی پر پچھتائے گا

مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں

چیست دنیا از خدا غافل بودن
نے قماش ونقرہ وفرزند وزن

حضرات! مگر یہی دنیا جس میں رہ کر ہر سانس اور ہر لحہ ذکر الٰہی میں گزارا جائے اور مشفق ومہربان نبی کی اطاعت اور محبت میں بسر کیا جائے تو قسم خدا کی دنیا میں آنا اور دنیا میں رہنا، کھانا، پینا، سونا، جاگنا، سارے معاملات جنت کے سامان بن جائیں اور یہی دنیا ہمارے لئے جنت کی کھیتی ثابت ہوجائے۔

مگر آج کل مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ مسجد میں بھی دل نہیں لگاتے اور دنیا کی دوسری جگہوں کے معاملات تو کس قدر خراب ہوں گے۔ (الامان والحفیظ)

حضرات! دنیا کیا ہے اور دنیا کی حقیقت وحیثیت کیا ہے اور دنیا کو دل دینے والے لوگوں کا انجام کس قدر خراب ہوا ہے۔ اپنے کریم ورحیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ملاحظہ فرمایئے۔

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

اللہ کے محبوب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔
(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۴۰۶، ابن ماجہ، ص:۳۰۳، مشکوٰۃ، ص:۴۳۹)

دنیا کی حقیقت مردہ بکری اور مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں

ہمارے حضور، سراپا نور، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ بکری اپنے مالک کو پسند ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ اس کی بدبو کی وجہ سے (اس کے مالک نے) تو یہاں پھینک دیا ہے تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس مردہ بکری سے بھی زیادہ بے وقار ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں دنیا کا مقام مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتا تو کوئی کافر اس دنیا سے ایک گھونٹ بھی پانی نہ پی سکتا۔ (ابن ماجہ، ص:۳۰۳، المستدرک للحاکم، ج:۳، ص:۳۰۶)

دنیا کی محبت سے آخرت کا نقصان

ہمارے آقا کریم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
مَنْ اَحَبَّ دُنْیَاہُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِہٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَہٗ اَضَرَّ بِدُنْیَاہُ فَاٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی ۝
(مسند امام احمد بن حنبل، ج:۵، ص:۵۶۵، مشکوٰۃ شریف، ص:۴۴۱)

یعنی جس نے دنیا سے محبت کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس نے دنیا کو نقصان پہنچایا تم فانی دنیا پر باقی رہنے والی چیزوں کو ترجیح دو۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: حُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ ۔ یعنی دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (شعب الایمان، ج:۷، ص:۳۳۸، الترغیب والترہیب، ج:۳، ص:۸۷، مشکوٰۃ شریف، ص:۴۴۳)

حضرت صدیق اکبر کا رونا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے کہ آپ نے پانی منگوایا اور آپ کی خدمت میں پانی اور شہد پیش کیا گیا اور جب آپ نے اسے منہ کے قریب کیا تو آپ رو پڑے حتیٰ کہ آپ کو دیکھ کر باقی صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رونے لگے پھر باقی لوگ تو خاموش ہو گئے لیکن آپ مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خیال کیا کہ ہم آپ سے کچھ بھی پوچھ نہیں سکیں گے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اے خلیفۂ رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) آپ کے رونے کی وجہ کیا ہے؟ تو خلیفہ رسول امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہمراہ تھا، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کسی چیز کو اپنے آپ سے دور کر رہے ہیں لیکن مجھے آپ کے ساتھ کوئی چیز نظر نہیں آرہی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم آپ اپنے آپ سے کس چیز کو دور کر رہے ہیں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہ دنیا ہے جو میرے پاس آئی تھی اور میں نے اس سے کہا مجھ سے دور ہو جا۔ وہ پھر آئی اور کہنے لگی اگرچہ آپ مجھ سے دور ہو جائیں گے لیکن آپ کے بعد آنے والے مجھ سے الگ نہیں ہو سکیں گے۔ (المستدرک للحاکم، ج:۴،ص:۳۰۹، احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۲۵۵)

اے ایمان والو! یہ دنیا وہ فریب کی چیز ہے جس کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے سے دور کر دیا اور بھگا دیا ہے مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ ہم اس دنیا کو گلے لگاتے ہیں اور ہم اس کے پیچھے بھاگتے نظر آتے ہیں۔

حضرات! آؤ سمجھیں اور معلوم کریں کہ آخر دنیا کس چیز کا نام ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کو بھگا دیا اور صحابۂ کرام دنیا سے دور رہتے تھے اور مومن دنیا سے کیوں نفرت کرتا ہے؟ اور کافر کیوں دنیا سے دل لگاتا ہے؟

تو عزیز! دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس میں لگ کر بندہ اپنے خالق و مالک کو بھول جائے وہ دنیا ہے۔ جیسے مال و دولت، زن و زر اور اولاد، کھیل تماشے فخر و غرور جن میں لگ کر اور مشغول ہو کر بندہ اپنے خالق و مالک کو بھلا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ (پ۲۷،ع۱۹)

ترجمہ: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل، کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا۔ (کنز الایمان)

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یَا عَجَبًا کُلَّ الْعَجَبِ لِلْمُصَدِّقِ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَھُوَ یَسْعٰی لِدَارِ الْغُرُوْرِ ؕ

یعنی اس شخص پر بہت تعجب ہے جو آخرت کے گھر کی تصدیق کرتا ہے لیکن دھوکے والے گھر (دنیا) کے لئے کوشش کرتا ہے۔ (الدر المنثور، ج:۵، ص:۱۳۶)

دنیا کی حقیقت

ایک مرتبہ ہمارے پیارے آقا، مصطفیٰ جان رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کوڑے، کرکٹ کے ایک ڈھیر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آؤ دنیا کی طرف، پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس ڈھیر سے کپڑے کا ایک گلا، سڑا ٹکڑا اور ایک گلی، سڑی، ہڈی اٹھائی اور فرمایا یہ دنیا ہے۔ (شعب الایمان، ج:۷، ص:۳۶۷)

حضرات! حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دنیا کی زینت عنقریب کپڑے کے اس ٹکڑے کی طرح گل، سڑ جائے گی اور جو جسم اس دنیا میں پرورش پاتے ہیں عنقریب گلی، سڑی ہڈیاں بن جائیں گے۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۲۵۶)

دنیا کو سمجھنا چاہئے

حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

بے شک دنیا میٹھی، سرسبز ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس میں باقی رکھا تا کہ وہ دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، بے شک بنی اسرائیل کے لئے جب دنیا پھیلائی اور تیار کی گئی تو وہ زیورات، عورتوں، خوشبو اور کپڑوں میں کھو گئے اور بھٹک گئے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج:۳، ص:۲۲، ترمذی، ج:۲، ص:۴۳، کنز العمال، ج:۳، ص:۲۱۰)

ہر گناہ کی جڑ دنیا کی محبت ہے

نائب مصطفیٰ حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ دنیا کو معبود بنا کر اس کے بندے نہ بن جاؤ۔ اپنا خزانہ اس ذات کے پاس جمع کرو جو کسی کی کمائی کو ضائع نہیں کرتا، دنیاوی خزانوں کے لئے تو خوف ہلاکت ہوتا ہے مگر جس کے خزانے خدائے تعالیٰ کے یہاں جمع ہوں وہ کبھی تباہ و برباد نہیں

ہوں گے اور آپ نے فرمایا کہ اے میرے حواریو! (اے ساتھیو!) میں نے دنیا کو اوندھے منہ ڈال دیا ہے، تم میرے بعد کہیں اسے گلے نہ لگالینا۔ دنیا کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس میں آدمی اللہ کا نافرمان بن جاتا ہے۔ اور دنیا کو چھوڑے بغیر آخرت کی بھلائی ناممکن ہے۔ دنیا میں دلچسپی نہ لو، اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور باخبر (ہوشیار) رہو۔ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ ایک لمحہ کی خواہش نفسانی بڑے پریشانی میں مبتلا کر دیتی ہے اور فرمایا کہ دنیا تمہارے لئے سواری بنائی گئی ہے اور تم اس کی پشت پر سوار ہو گئے تو اب بادشاہ اور عورتیں تمہیں اس سے اتار نہ دیں۔ (یعنی تم دنیا پر سوار رہنا تم پر دنیا سوار نہ ہو ورنہ ہلاکت و بربادی ہے۔ (احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۲۵۶)

اللہ نے جب سے دنیا بنائی کبھی اس کو نہیں دیکھا

حضرت موسیٰ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے سرکار، امت کے غم خوار، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَاِنَّهُ مُنْذُ خَلَقَهَا لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهَا۔

(شعب الایمان، ج:۷، ص:۳۳۸، کنز العمال، ج:۳، ص:۱۹۰)

بے شک اللہ کے نزدیک دنیا سے بڑھ کر کوئی مخلوق قابل نفرت نہیں اور اس نے جب سے اس دنیا کو پیدا کیا اس کی طرف نہیں دیکھا۔

عالم ربانی حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلا ایک مرتبہ اپنے تخت پر کہیں جا رہے تھے، پرندے آپ پر سایہ کر رہے تھے، انسان اور جنات آپ کے دائیں بائیں بیٹھے تھے، بنی اسرائیل کے ایک عابد نے دیکھ کر کہا: اے سلیمان! خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک عظیم دیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سنکر فرمایا کہ بندۂ مومن کے نامۂ اعمال میں درج صرف ایک تسبیح میری تمام سلطنت سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ سب ختم ہو جائے گا اور تسبیح باقی رہے گی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص:۲۰۷)

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر! حضرات! کتنے پیارے انداز میں اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہم کو دنیا کی حقیقت اور اس کی قیمت کو بتایا اور سمجھایا ہے اور یاد الٰہی، ذکر خدا کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر کر دیا ہے کہ مومن کی ایک تسبیح یعنی صرف ایک بار سبحان اللہ کہنا سلیمان علیہ السلام کی ساری سلطنت و حکومت سے بہتر ہے۔

جوراہِ خدا میں دیا وہی باقی رہے گا

ہمارے حضور سراپا نور، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے۔
تمہیں مال کی کثرت نے مشغول (بھی) کر رکھا ہے۔ انسان کہتا ہے میرا مال، میرا مال کیا تیرے مال میں سے جو تو نے کھایا وہ ختم ہو گیا اور جو پہنا وہ پرانا ہو گیا اور جو راہِ خدا میں خرچ کیا وہی باقی رہے گا۔

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:... ، مسند امام احمد بن حنبل، ج:۴، ص:۲۴، [illegible] الترغیب، ج:[illegible])

دنیا اس کا گھر ہے، آخرت میں جس کا گھر نہیں

محبوبِ خدا، آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:
دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت) میں گھر نہیں اور اس کا مال ہے جس کے لئے کوئی دوسرا مال نہیں۔ دنیا کے لئے وہ آدمی جمع کرتا ہے جس کے پاس عقل نہیں اس پر وہ دشمنی کرتا ہے جو جاہل ہے۔ اور اس کے لئے وہ حسد کرتا ہے جس کے پاس سمجھ نہیں: وَلَهَا يَسْعٰى مَنْ لَا يَقِيْنَ لَهٗ ۔ اور اس کے لئے وہی کوشش کرتا ہے جس کے پاس یقین نہیں۔ (شعب الایمان، ج:۷، ص:۳۷۵، کنز العمال، ج:۳، ص:۱۸۲، مشکوٰۃ، ج:۲، ص:۴۴۳، احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:[illegible])

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ جانِ رحمت، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے یوں صبح کی کہ اس کا سب سے بڑا مقصد حصولِ دنیا ہو اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ تعلق نہیں اور اللہ تعالیٰ اس کے دل پر چار چیزوں کو مسلط کر دیتا ہے۔

(۱) ایسا غم جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ (۲) ایسا مشغول (بھی) کر دے گا جس سے کبھی چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ (۳) ایسی محتاجی جو کبھی ختم نہ ہوگی۔ (۴) وَاَمَلًا لَا يَبْلُغُ مُنْتَهَاهُ اَبَدًا ۔ (۴) اور ایسی امید جو کبھی پوری نہ ہوگی۔ (المستدرک للحاکم، ج:۴، ص:۳۰۷، کنز العمال، ج:۳، ص:۲۲۶، احیاء العلوم، ج:۳، ص:۲۵۸)

حضرات! آج جب ہم ماحول پر نظر ڈالتے ہیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ ذیشان حرف بحرف صادق پاتے ہیں کہ یقیناً دنیا دار پر اللہ تعالیٰ ان چاروں مصیبتوں کو مسلط کر دیتا ہے پھر آدمی اسی میں ڈوب کر رہ جاتا ہے اور تھوڑی موڑی زکوٰۃ فطرہ کسی کو دے دیتا ہے اور کسی غریب کی کبھی کبھی مدد کر دیتا ہے۔ تو سمجھتا ہے کہ ہم نے ہماری زندگی کا مقصد پورا کر دیا۔ بہت بڑا دھوکہ ہے، گناہوں میں زندگی گزارنے والا، صبح سے شام تک اور

شام سے صبح تک ہر وقت فکرِ دنیا میں مبتلا رہنے والا انسان اسی طرح جیتا ہے۔ اور پھر ایک دن سب کچھ چھوڑ کر اس دنیا سے کوچ کر جاتا ہے اور مرتے وقت بھی دنیا اس کا پیٹ نہیں بھر پاتی ہے اور وہ آدمی دنیا کے حرص میں مبتلا اور دنیا کی بھوک لئے ہوئے قبر میں چلا جاتا ہے۔ (الامان والحفیظ)

دنیا کی حقیقت عجیب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ مجھ سے ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا تجھے دنیا کی حقیقت دکھلاؤں؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم؟ آپ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مدینہ طیبہ کی ایک وادی میں لے گئے جہاں کوڑا پڑا تھا اور اس میں گندگی، چیتھڑے اور انسان کے سر کی بوسیدہ ہڈیاں تھیں۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اے ابو ہریرہ! یہ سر بھی تمہارے سروں کی طرح حریص (لالچی) تھے اور ان میں تمہاری طرح بہت آرزوئیں تھیں مگر آج یہ خالی ہڈیاں بن چکی ہیں۔ جن پر کھال بھی نہیں رہی اور عنقریب یہ مٹی ہو جائیں گے۔ یہ گندگی ان کے کھانوں کے رنگ ہیں، جنہیں ان لوگوں نے کما کما کر کھایا، آج لوگ ان سے منہ پھیر کر گزرتے ہیں، یہ پرانے چیتھڑے جو کبھی ان کے (اچھے اچھے کپڑے) ملبوسات تھے۔ آج ہوا انہیں اڑائے پھرتی ہے اور یہ ان کی سواریوں کی ہڈیاں ہیں جن پر وہ سوار ہو کر شہروں، شہروں گھوما کرتے تھے۔ جو دنیا کے انجام پر رونا پسند کرتا ہو اسے رونا چاہئے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ پھر میں اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بہت روئے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص:۲۰۸)

حضرات! حقیقت میں یہ دنیا رونے کی جگہ ہے اگر یہ دنیا ہنسنے اور مسکرانے کی جگہ ہوتی تو محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین رات، رات بھر روتے نہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تباہی کے لئے عمارتیں بناؤ اور موت کے لئے بچے پیدا کرو۔ (حلیۃ الاولیاء، ج:۳، ص:۲۶۷، مکاشفۃ القلوب، ص:۲۰۸)

دنیا کے دل دادہ جہنم میں ڈالے جائیں گے

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت کے دن ایسے لوگ آئیں گے جن کے اعمال حسنہ تہامہ کے پہاڑوں کے برابر ہوں گے مگر انہیں جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ صحابہ

کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا وہ نماز، روزہ ادا کرنے والے ہوں گے؟ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں! وہ لوگ روزہ دار اور رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنے والے ہوں گے مگر وہ دنیا کے دل دادہ ہوں گے (یعنی دنیا کے زیب وزینت اور بناؤ سنگار پر فدا ہونے والے لوگ ہوں گے) (حلیۃ الاولیاء، ج:۱، ص:۳۳۳، مکاشفۃ القلوب، ص:۲۰۹)

عالم ربانی امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جس طرح ایک برتن میں آگ اور پانی جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح ایک دل میں دنیا اور آخرت کی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔

اور! فرماتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ نے تو بہت لمبی عمر پائی ہے، یہ بتائیں کہ آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟ تو حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا دنیا ایک سرائے ہے جس کے دو دروازے ہیں، ایک دروزے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے نکل گیا۔

(احیاء العلوم شریف، ج:۳، ص:۲۹۰، مکاشفۃ القلوب، ص:۲۱۰)

مومن کی دنیا اور کافر کی دنیا میں بہت ہی فرق ہے

حضرات! نبی رحمت، شفیع امت، رسول اللہ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ذیشان ذہن میں محفوظ رکھئے گا۔

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔ یعنی دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(صحیح مسلم، ج:۲، ص:۴۰۶، ابن ماجہ، ص:۳۰۳، مشکوٰۃ شریف، ص:۴۳۹)

حضرات! حدیث شریف سے صاف طور پر ثابت ہوا کہ دنیا کی حقیقت مومن کے لئے ایک قید خانہ کی ہے اور کوئی بھی دانا شخص قید خانہ سے دل نہیں لگاتا اور اس دنیا کی حقیقت کافر کے لئے جنت ہے گویا یہ دنیا کافر کے لئے سب کچھ ہے اور دنیا ہی میں کافر کو اس کی نیکیوں کا صلہ اور بدلہ مل جاتا ہے۔ کچھ بھی قیامت کے لئے باقی نہیں رہتا اور مومن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں تو ملتا ہی ہے مگر اصل بدلہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت جنت کی شکل میں مومن کو عطا فرمائے گا۔

حضرات! دنیا میں کافر اس لئے بھی زیادہ آسودہ حال اور بظاہر کامیاب رہتا ہے کہ اس کو سب کچھ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے: حضرت ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چوتھے آسمان پر دو فرشتوں کی آپس میں ملاقات ہوئی، ایک فرشتے نے دوسرے فرشتے سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ تو فرشتے نے کہا کہ فلاں شہر میں ایک یہودی مرنے والا ہے اور اس نے مچھلی کھانے کی آرزو کی ہے لیکن اس کے علاقہ کے دریا میں مچھلیاں نہیں

ہیں۔ مجھے حکم ملا ہے کہ مچھلیوں کو اس کے دریا میں لے جاؤں تا کہ اس یہودی کے آدمی ان کو پکڑ کر اس یہودی کی امید کی تکمیل کر سکیں۔ کیونکہ اس کی ایک نیکی باقی ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے دنیا ہی میں دینا چاہتا ہے۔ دوسرے فرشتے نے کہا کہ مجھے بھی ایک حکم ملا ہے کہ فلاں شہر میں ایک نیک شخص ہے جس کی برائی کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں دے دی ہے اب اس کی موت کا وقت قریب ہے اور اس نے زیتون کی خواہش کی ہے لیکن اس کا ایک گناہ ابھی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں زیتون کو برتن سے گرا دوں تا کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو سکے جس کی وجہ سے اسے رنج و تکلیف ہو گی تو اللہ تعالیٰ اس رنج اور تکلیف کے عوض اس کا گناہ بخش دے گا اور جب وہ نیک بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو۔ (نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۲۰۵)

حضرات! اس نورانی حکایت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مومن بندہ کو کوئی رنج و غم پہونچتا ہے یا تکلیف ہوتی ہے تو وہ اس لئے کہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

اور مومن تکلیف کے وقت یہ دعا پڑھتا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ (پ۲، ع۳)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ رہنے کے لئے گھر کیوں نہیں بناتے، آپ نے فرمایا ہمیں پہلے کے لوگوں کے بوسیدہ اور پرانے مکان ہی کافی ہیں۔

ہمارے آقا کریم، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

اُحْذَرُوا الدُّنْیَا فَاِنَّهَا اَسْحَرُ مِنْ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ۔

(شعب الایمان، ج:۷، ص:۳۳۹، کنز العمال، ج:۳، ص:۱۸۳، مکاشفۃ القلوب، ص:۲۱۰)

یعنی دنیا کے (فتنوں) سے بچو کیوں کہ یہ ہاروت و ماروت سے بھی زیادہ جادوگر ہے۔

حضرات! حدیث شریف میں کس قدر بار۔ بار دنیا سے بچنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ کہیں دنیا کو فتنوں کا اڈہ اور کہیں ہاروت و ماروت سے زیادہ جادوگر دنیا کو کہا گیا۔ واقعی میں جب کسی مرد نے دنیا کو پہچان لیا تو پھر دنیا کو ایک آنکھ سے بھی دیکھنا پسند نہیں کیا۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کا نورانی واقعہ

حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مثنوی شریف میں تارک الدنیا حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نورانی واقعہ رقم فرمایا ہے جس کا خلاصہ پیش ہے ملاحظہ فرمائیے۔

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ رات کو بادشاہ حضرت ابراہیم بن ادھم اپنے شاہی محل میں شاہی مسند پر آرام فرماتے تھے کہ آپ نے شاہی محل کی چھت پر کسی کے چلنے کی آواز سنی کہ خوب زور زور سے چھت پر چل پھر رہا ہے تو انہوں نے سوچا کہ یہ کون ہو سکتا ہے؟ اور کس کی ہمت ہے کہ بادشاہ کے محل میں شاہی چھت پر اور پھر رات کے وقت اس طرح چھت پر بے خوف پھر رہا ہے۔

تو حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہی محل کی کھڑکی میں سے آواز دی کہ کون ہے؟ یہ آدمی ہے یا جن ہے؟ تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ شاہی محل میں کچھ تلاش کر رہے ہیں حضرت ابراہیم بن ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم لوگ کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ تو وہ بولے کہ ہم لوگ اونٹ تلاش کر رہے ہیں تو بادشاہ نے کہا ارے تم لوگ اونٹ کو بادشاہ کے محل میں تخت پر ڈھونڈ رہے ہو؟ کیا اونٹ بادشاہ کے محل میں مل سکتا ہے؟ اونٹ تخت پر کیسے مل سکتا ہے؟

پس بگفتندش کہ تو برتخت وجاہ

چوہمی جوئی ملاقات ۔۔۔۔۔۔۔ اللہ!

یعنی ان لوگوں نے جواب دیا کہ شاہی محل میں اونٹ نہیں مل سکتا، تو شاہی محل میں تخت پر بیٹھ کر خدا بھی نہیں مل سکتا۔ بادشاہ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل پر اس بات کا کچھ اس طرح اثر ہوا کہ آپ نے بادشاہی کے تخت و تاج کو چھوڑ دیا اور ذکر خدا میں مشغول ہو گئے اور تلاش حق شروع کر دی اور پھر حضرت بادشاہ ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مقصد میں اس حد تک کامیاب ہوئے کہ پہلے سروں کے بادشاہ تھے۔ اب دلوں کے بادشاہ ہو گئے۔ پہلے جسمانی حکومت کے بادشاہ تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے روحانیت کے تخت کا بادشاہ بنا دیا اور ہند کے راجہ ہمارے پیارے خواجہ حضور غریب نواز سلطان الہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے بزرگ شخصیت آپ کے سلسلے کے مریدوں میں ہیں اور بحر و بر میں آپ کی روحانیت کا سکہ چلنے لگا۔

دریا پر حکومت

چنانچہ! حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن دریا کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور اپنی پرانی پھٹی ہوئی گدڑی سل رہے تھے۔ اتفاقاً اس طرف سے آپ کا وزیر (جو پہلے رہ چکا تھا) آ گیا اور آپ کو اس حالت میں دیکھ کر حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ آپ نے سات ملکوں کی حکومت کو خیر باد کہہ کے اور چھوڑ کے اب فقیروں کی طرح گدڑی سل رہے ہیں۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سوزن زود ، در دریا فگند
خواست سوزن را بآواز بلند

یعنی حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وزیر سے یہ بات سن کر اپنی سوئی کو دریا میں پھینک دی اور پھر آواز دی کہ میری سوئی لاؤ۔

وہ وزیر یہ بات دیکھ کر دل میں کہنے لگا کہ لو یہ نئی بات اور سنو کہ بھلا سوئی دریا میں گری ہوئی کبھی واپس بھی ملی ہے۔ لیکن اس وزیر نے دیکھا۔ کیا۔ مولانا روم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

صد ہزاراں ماہی یا للہی
سوزن زر برلب ہر ماہئے

سر بر آورد ند از دریائے حق
کہ بگیرائے شیخ سوز نہائے حق

کہ ہزاروں مچھلیاں آپ کی آواز سنتے ہی اپنے مونہوں میں سونے کی سوئیاں لیکر آئیں اور باہر گردن نکال کر کہا۔ حضرت سوئی لیجئے۔ وہ وزیر یہ عجیب نظارہ دیکھ کر حیران رہ گیا پھر حضرات ابراہیم بن ادہم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وزیر کو دیکھ کر فرمایا۔ اب بتاؤ! کہ یہ روحانی دحقانی بادشاہت اچھی ہے یا وہ فانی بادشاہت؟

حضرات! آپ نے دیکھ لیا کہ دنیا کی سلطنت چھوڑ دینے اور ذکر خدا میں دل لگانے سے اللہ تعالیٰ روحانیت کی حکومت کا بادشاہ بنا دیتا ہے۔ دنیاوی بادشاہت ختم ہو جائے گی مگر روحانیت وولایت کی بادشاہت وحکومت ہمیشہ ہمیش قائم ودائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل ودماغ کو دنیا سے موڑ کر دین کے ذکر وفکر میں مشغول فرمادے آمین ثم آمین۔

دنیا کی قیمت ایک گلاس پانی سے کم

حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ابن سماک نام کے ایک بزرگ تھے۔ خلیفۂ بغداد ہارون رشید کے پاس تشریف لے گئے۔ ہارون رشید نے پیاس کو بجھانے کے لئے پانی طلب کیا، خادم نے پانی کا گلاس ہارون رشید کی خدمت میں پیش کی، تو اللہ والے بزرگ حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: محترم! ذرا ٹھہر جائیے اور مجھے بتائیے کہ اگر شدت کی پیاس کے وقت کہیں پانی نہ ملے اور آپ پیاس سے بے

قرار ہو جائیں تو یہ ایک گلاس پانی آپ کتنی قیمت دے کر خریدیں گے؟ بادشاہ ہارون رشید نے جواب دیا کہ آدھی سلطنت دے کر۔ پھر ان بزرگ نے پوچھا کہ اگر یہ پانی آپ کے پیٹ میں پہنچ جائے اور آپ کا پیشاب بند ہو جائے اور یہ پانی بدن سے نہ نکلے تو آپ اس کے لئے کتنی رقم دیں گے؟ بادشاہ ہارون رشید نے کہا کہ پوری حکومت۔ یہ سنکر وہ بزرگ حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اے بادشاہ! وہ حکومت جس کی قیمت صرف ایک گلاس پانی اور اس کا پیشاب ہو! بھلا کب اس قابل ہے کہ اس سے دل لگایا جائے اور اس پر اترایا جائے۔ حضرت ابن سماک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نصیحت آموز باتوں کو سن کر بادشاہ ہارون رشید رونے لگا اور کچھ جواب نہ بن سکا۔ (تاریخ الخلفاء)

دنیا کی حقیقت، استنجا کے ڈھیلے سے بھی کم

منقول ہے کہ حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عالم شباب میں چند دوستوں کے ساتھ ایک کیمیا ساز کے پاس گئے تھے۔ حضرت محبوب الٰہی کے ساتھی تو کیمیا ساز کے پاس ٹھہر گئے تھے اور سونا بنانے کا ہنر سیکھتے رہے، مگر حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خواجہ بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پہنچ گئے اور آپ کی خدمت میں مشغول رہے۔ ادھر کیمیائی ہنر سیکھنے والے تقریباً چالیس دن کے بعد ایک ایک سونے کا ناریل بنا کر بڑی کامیابی کے ساتھ اپنے ساتھی حضرت محبوب الٰہی کے پاس آئے اور سب کچھ بتایا اور سونے کا ناریل بھی دکھایا کہ تم رہتے تو سونے کا ناریل تم بھی بنا لیتے اور سونا تم کو بھی دستیاب ہو جاتا۔ اللہ کے ولی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کو ملاحظہ فرمالیا۔ اور حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مجھے استنجا کی حاجت ہے۔ جاؤ! مٹی کا ایک ڈھیلہ لے آؤ۔ حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ساتھیوں کے سامنے آئے اور مٹی کا ڈھیلہ لینے گئے۔ جیسے ہی مٹی کے ڈھیلے کو اٹھایا مٹی ہاتھ میں آتے ہی سونا بن گئی۔ خود حیران اور جملہ ساتھی بھی حیرت میں، کہ کیا ہوا۔ اسی طرح جس مٹی کے ڈھیلے کو ہاتھ لگاتے وہ مٹی سونا بن جاتی۔ حضرت نظام الدین اولیاء ، اللہ کے ولی حضرت بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ اے حضرت! میں جس مٹی کو ہاتھ لگاتا ہوں وہ مٹی کا ڈھیلہ سونا بن جاتا ہے۔

تو اللہ کے ولی حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صاحبزادے کچھ سمجھے کہ تمہارے ساتھیوں نے اتنے عرصے میں محنت و مشقت کر کے کیمیا بنایا اور پھر اس سے ایک سونے کا ناریل اور میری صحبت

نے تم کو سراپا کیمیا بنادیا ہے۔ جب بھی تم مٹی کو سونا بنانا چاہو تو تمہارا ہاتھ لگے گا اور وہ مٹی سونا بن جائے گی۔

اور ! دوسری بات حضرت بابا فرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سمجھا دیا کہ جس مٹی کو اٹھاتے وہ مٹی سونا بن جاتی اور سونے سے استنجا نہیں ہو سکتا ہے۔ گویا یہ سونا اس قابل نہیں ہے کہ اس سے استنجا کیا جائے اور اس سے پاکی حاصل کی جائے۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿ ۵ ﴾

جُمادی الاولیٰ

چوتھا جمعہ..................................دوسرا بیان

غافل انسان

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۝ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ (پ ۱۳، رکوع ۱۰)

ترجمہ: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔ (کنز الایمان)

نہ دولت سے نہ دنیا سے نہ گھر آباد کرنے سے
سکون ملتا ہے دل کو بس خدا کو یاد کرنے سے

درود شریف:

تمہید: حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مقبول و مشہور کتاب مکاشفۃ القلوب میں غفلت کی مذمت و برائی میں بہت کچھ تحریر فرمایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ غفلت وہ مہلک مرض ہے جو تندرست و کامیاب انسان کو بیمار اور ناکام بنا دیتی ہے۔ غفلت میں مبتلا شخص نعمت و دولت سے محروم رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غافل انسان نعمت و دولت والے آدمی سے حسد کرنے لگتا ہے۔ اور دین و دنیا دونوں میں خسارہ اور نقصان اٹھاتا ہے۔

غفلت سب سے بڑی حسرت ہے

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک نیک آدمی نے اپنے استاذ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپ کے نزدیک سب سے بڑی حسرت کون سی ہے؟

تو استاذ نے جواب دیا کہ غفلت سب سے بڑی حسرت ہے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص:۴۹)

اور امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو حضرت ذوالنون مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی بارگاہ میں کھڑا کیا اور فرمایا اے جھوٹے دعوے دار! تو نے میری محبت کا دعویٰ کیا اور پھر بھی مجھ سے غافل رہا۔ (مکاشفۃ القلوب، ص:۴۹)

حضرات! جن لوگوں کے مدارج ومراتب بلند وبالا ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی آزمائش بھی بڑی ہے۔

منزل عشق میں تسلیم و رضا مشکل ہے
جن کے رتبے ہیں سوا ان کو سوا مشکل ہے

حضرات! ہر چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے چاہے آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں۔ اور اگر وہ چیز غافل ہوئی تو غفلت کے نتیجہ میں پھر وہ چیز تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

ہر شی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے

ایک بزرگ نے جب یہ آیت پڑھی: يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط (پ۲۸، ع۱۱)

ترجمہ: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ (کنزالایمان)

تو اس بزرگ کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر ان چیزوں کی آواز ہمیں سنائی کیوں نہیں دیتی؟ ابھی خیال کیا ہی تھا کہ پیشاب کی حاجت ہوئی اور وہ بزرگ پانی کے برتن کو اٹھاتے ہیں تو اس برتن سے اللہ۔ اللہ کی آواز سنائی دی۔ تو انہوں اس برتن کو رکھ دیا اور سوچنے لگے کہ اس برتن کو پیشاب خانہ میں کس طرح لے جاؤں جو اللہ اللہ کر رہا ہے۔ پھر مٹی کے ڈھیلے کو اٹھایا تو ڈھیلے سے اللہ۔ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ اب وہ بزرگ بڑے حیران و پریشان ہوئے کہ ان ڈھیلوں کو بھی پیشاب کے لئے استعمال نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ اللہ۔ اللہ کر رہے ہیں۔ الغرض وہ بزرگ جس طرف بڑھتے ہر چیز سے اللہ۔ اللہ کی صدا سنتے۔ وہ بزرگ بہت حیران و پریشان ہوئے کہ اب میں کیا کروں؟ تو رحمت الٰہی نے ان کو پکارا کہ اے میرے نیک بندے! تو نے کچھ سمجھا؟ کہ ہم ان چیزوں کی آواز تمہارے کانوں کو اس لئے نہیں سننے دیتے تا کہ تمہارے کاروبار نہ رک جائیں۔ وہ بزرگ فوراً سجدے میں گر گئے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی کے طلبگار ہوئے۔ (نزھۃ المجالس، ج:۱، ص:۳۲)

حضرات! اس نورانی واقعہ سے پتہ چلا کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی یاد سے کوئی غافل ہے تو انسان ہے۔

مینڈک کا ذکر

حضرت عبد الرحمٰن صفوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک مینڈک کو دیکھا جو خشوع کے ساتھ اپنے اللہ کو یاد کر رہا تھا، حضرت داؤد علیہ السلام نے اس مینڈک سے پوچھا تم کب سے اس عالم میں ہو؟ تو وہ بولا اے اللہ کے نبی میں مسلسل ستر سال سے اسی عالم میں اس طرح ذکرِ خدا میں مشغول ہوں اور اس عرصہ میں کبھی اس کی یاد سے غافل نہیں ہوا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص: ۲۷)

اے ایمان والو! غافل انسان سے وہ مینڈک بہت اچھا ہے جو اپنے خالق و مالک کو صبح و شام یاد کرتا ہے۔

زندگی آمد برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

درود شریف:

حضرات! جو شی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت کرتی ہے وہ شی مٹا دی جاتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ درخت اس وقت کاٹے جاتے ہیں جب وہ ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتے ہیں۔ جانور اور پرندے اس وقت صیاد کے ہاتھوں شکار ہوتے ہیں جب وہ ذکر خدا سے غافل ہوتے ہیں۔ نصیحت آمیز حکایت ملاحظہ کیجئے۔

غافل پرندہ شکار ہو گیا

حضرت عبد الرحمٰن صفوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص نے ایک پرندہ تحفے میں بھیجا، حضرت نے قبول فرما کر اسے پنجڑے میں بند کر دیا۔ کچھ عرصہ جب گزرا تو اس پرندہ نے بڑی منت و سماجت کے ساتھ اللہ کے ولی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگا: اے جنید! تم تو اپنے دوستوں سے بڑی آزادی سے ملتے ہو اور ان سے ملاقات کا لطف اٹھاتے ہو اور مجھے میرے دوستوں کی ملاقات سے محروم کر رکھا ہے اور مجھے پنجڑے میں بند کر رکھا ہے۔ اللہ کے ولی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے اس پرندہ پر رحم آ گیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ اڑتے وقت وہ پرندہ کہنے لگا۔ اے جنید! پرندہ، جانور

جب تک ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے آزاد رہتا ہے اور جب اس پر غفلت طاری ہو جاتی ہے تو وہ پرندہ جانور شکار ہو جاتا ہے، قید کر لیا جاتا ہے۔ اے حضرت جنید بغدادی! میں ایک ہی دن ذکر خدا سے غافل ہوا تھا جس کی سزا میں مجھے شکار کیا گیا اور پنجڑے کی قید و بند کی صعوبتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ پھر پرندہ جانور نے کہا: ہائے افسوس! ان لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ جو شب و روز ذکر خدا سے غافل رہتے ہیں۔ اے حضرت جنید! میں آپ کے سامنے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی یاد خدا سے غافل نہ رہوں گا، یہ کہا اور اڑ گیا۔ (نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۴۳)

حضرات! آج کا مسلمان تو اس قدر ذکر خدا سے غافل ہو چکا ہے کہ اذان ہوتی ہے اور مسلمان باتوں میں مشغول ہے، اذان ہو رہی ہے اور مسلمان کے گھروں میں ٹی وی چل رہی ہے، گانے کی آواز باہر تک آ رہی ہے، مسجد میں نماز ہو رہی ہے مگر مسلمان ذکرِ خدا سے غافل مسجد کے باہر بیٹھا نظر آ رہا ہے۔

حضرات! آج پوری دنیا میں مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کی وجہ بھی یہی ہے کہ مسلمان اپنے اللہ و رسول جل شانہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے تعلق توڑ چکا ہے اور ذکر خدا سے غافل ہو گیا ہے۔

حضرات! حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جب تم اہل بلا کو دیکھا کرو تو خدا سے عافیت طلب کرو۔ تو بارگاہ کرم میں سوال ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم اہل بلا کون لوگ ہیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، اہل بلا وہ لوگ ہیں جو ذکر خدا سے غافل ہیں۔ (نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۴۳)

حضرات! ذکر خدا سے غفلت بہت بڑی بلا اور مصیبت ہے۔ اب جو لوگ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ذکر الٰہی سے غافل ہیں گویا وہ بہت بڑی بلا اور مصیبت میں گرفتار ہیں اس کا بہترین علاج اور تعویذ یہ ہے کہ غفلت سے توبہ کر کے ذکر خدا نماز و روزہ میں مشغول ہو جائے، خود بخود علاج ہو جائے گا۔

پرندہ حضرت جنید کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا

حضرت عبد الرحمن صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ پھر وہ پرندہ اللہ تعالیٰ کے ولی حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے آیا کرتا تھا اور آپ کے ہمراہ دستر خوان پر کھانا بھی کھایا کرتا تھا۔ جب حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہو گیا تو وہ پرندہ زمین پر گرا اور اس نے بھی اپنی جان دے دی۔

بعد وصال حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کسی نے خواب میں دیکھا اور حال پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس پرندہ پر میں نے رحم کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بھی رحم فرما کر بخش دیا ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج:۱، ص:۴۳)

حضرات! ایک حدیث شریف ہے کہ۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ۔ یعنی جو شخص اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ہو جاتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے بن گئے تھے تو پرندہ جانور بھی آپ کا بن گیا تھا۔ اب پیارا سمجھ میں آ گیا کہ اگر کسی چیز کو اپنا بنانا ہو تو خود اللہ تعالیٰ کے بن جاؤ تو وہ چیز خود بخود اپنی بن جائے گی۔

غفلت والی نمازوں پر بزرگ رو پڑے

شیخ ابو علی دقاق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے بیمار نیک آدمی کی عیادت کو گیا جن کا شمار بڑے بزرگوں میں ہوتا تھا، ان کے آس پاس ان کے شاگرد بیٹھے ہیں اور شیخ ابو علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رو رہے تھے۔ میں نے کہا اے شیخ! کیا آپ دنیا پر رو رہے ہیں؟ تو شیخ نے فرمایا نہیں میں اپنی نمازوں کے قضا (خراب) ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے کہا آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے ہر سجدہ غفلت میں کیا اور ہر سجدہ سے غفلت میں سر اٹھایا اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۰)

حضرات! غفلت بہت ہی مہلک مرض ہے، غفلت کی حالت میں پڑھی جانے والی نمازیں بے لذت اور سجدے بے کیف ہوتے ہیں۔

حضرت حسن بصری کا بہت ہی پیارا جواب

امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تعجب ہے کہ میں عبادت میں لطف نہیں پاتا ہوں۔ تو آپ نے اس شخص کو جواب دیا کہ شاید تو نے کسی ایسے شخص کو دیکھ لیا ہے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے غافل ہے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۳۲)

حضرات! غفلت والی جگہوں اور غفلت میں مبتلا لوگوں سے اور غافل مخلوق سے ہر حال میں بچنا چاہئے اور ان سے دور رہنا چاہئے۔

ایک نیک لڑکی

حضرات! واقعہ بہت ہی مشہور ہے اور حکایت نصیحت سے لبریز ہے اس لئے بیان کیا جا رہا ہے ملاحظہ کیجئے۔ ایک بزرگ مچھلیاں پکڑ رہے تھے اور آپ کے ساتھ آپ کی چھوٹی لڑکی بھی تھی۔ آپ جو مچھلی پکڑتے وہ اپنی لڑکی کو دیتے جاتے اور لڑکی اپنے والد سے مچھلیاں لے لے کر پھر دریا میں ڈالتی جاتی۔ وہ بزرگ جب مچھلی پکڑ کر فارغ ہو گئے تو لڑکی سے فرمایا بیٹی مچھلیاں کہاں ہے؟ تو وہ بولی ابا جان میں نے تو ان سب کو پھر دریا میں ڈال دیا ہے۔

بزرگ نے فرمایا! تم نے یہ کیا کیا؟ سارے دن کی محنت برباد کر دی۔ تو وہ لڑکی بولی کہ آپ ہی نے تو سنایا تھا کہ جو مچھلی یاد الٰہی سے غافل ہوتی ہے وہی جال میں پھنستی ہے اور شکاری کے ہاتھ آتی ہے۔ تو آپ جس مچھلی کو پکڑتے تھے میں سمجھ جاتی تھی کہ یہ مچھلی ذکر الٰہی سے غافل ہے تبھی پکڑی گئی ہے۔ اس لئے میں نے اس خیال سے کہ یہ غافل مچھلی کھا کر اس کی صحبت سے کہیں ہم بھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہو جائیں۔ اس لئے میں نے ان تمام مچھلیوں کو پھر دریا میں ڈال دی ہے۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۲۳)

زیادہ کھانا بھی غفلت لاتا ہے

حضرات! زیادہ کھانا بھی آدمی کو غفلت میں ڈال دیتا ہے۔ اسی لئے بہت سے اللہ والوں نے چند کھجوروں پر رات بسر کر دی تاکہ غفلت نہ پیدا ہو اور ذکر الٰہی میں سستی اور کاہلی نہ پیدا ہونے پائے۔

آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ لَا تُمِيْتُوا الْقُلُوْبَ بِكَثْرَةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ الْقَلْبَ كَالزَّرْعِ يَمُوْتُ اِذَا كَثُرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ (احیاء العلوم، ج ۳، ص ۱۸۴)

یعنی بے شک اپنے دلوں کو کھانے پینے کی زیادتی سے مردہ نہ کرو کیونکہ دل کھیتی کی طرح ہے جو پانی کی زیادتی سے خراب ہو جاتی ہے۔

کھانے کے لئے پیٹ کے تین حصے کرو

مصطفیٰ کریم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے پیٹ سے بڑھ کر کسی برتن کو برائی سے نہیں بھرتا۔ انسان کے لئے چند لقمے کافی ہیں۔ انسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے پیٹ کے تین حصے کرے۔ (۱) ایک تہائی حصہ کھانے کے لئے۔ (۲) ایک تہائی حصہ پانی کے لئے (۳) اور ایک تہائی حصہ سانس لینے کے لئے۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج ۶، ص ۱۳۲)

بھوک اور پیاس کا ثواب جہاد جیسا ہے

شاہ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بھوک اور پیاس کے ذریعہ اپنے نفسوں کے خلاف جہاد کرو کیونکہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے ثواب جیسا ہے۔

وانہ لیس من عمل احبُ الی اللہ من جوعٍ وعطشٍ ۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص ۱۸۲)

یعنی بے شک اللہ تعالیٰ کو بھوک اور پیاس سے بڑھ کر کوئی عمل پسند نہیں۔

کم کھانے اور پینے والا افضل انسان ہے

محبوب خدا، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھا گیا کون شخص افضل ہے؟

(۱) آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا جس کا کھانا اور ہنسنا کم ہو (۲) اور اتنے لباس پر راضی ہو جائے جس سے ستر کو چھپا لے۔

(۳) مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سَیِّدُ الْاَعْمَالِ الْجُوْعُ وَذُلُّ النَّفْسِ لِبَاسُ الصُّوْفِ ۔ یعنی اعمال کا سردار بھوک ہے اور نفس کی ذلت اونی لباس میں ہے۔

(۴) آفتاب نبوت، ماہتاب رسالت، مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اَلْفِکْرُ نِصْفُ الْعِبَادَۃِ وَقِلَّۃُ الطَّعَامِ ھِیَ الْعِبَادَۃُ ۔ یعنی غور فکر نصف عبادت ہے اور کم کھانا (مکمل) عبادت ہے۔

(۵) محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قیامت کے دن وہ شخص افضل ہوگا جو زیادہ دیر بھوکا رہتا ہے اور زیادہ برا وہ شخص ہے جو خوب سوتا ہے اور زیادہ کھاتا، پیتا ہے۔

(۶) آقا کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھوکا رہنا پسند فرماتے تھے۔ (احیاء العلوم، ج۳، ص ۱۸۳)

(۷) ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان، انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے پس شیطان کے راستوں کو فَضَیِّقُوْا مَجَارِیَہٗ بِالْجُوْعِ وَالْعَطَشِ ۔ (مسند امام احمد بن حنبل، ج۳، ص ۱۵۶)

بھوک اور پیاس کے ذریعہ تنگ کر دو۔

جنت کا دروازہ کھٹ کھٹاؤ بھوک اور پیاس سے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے محبوب خدا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سے سنا کہ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اَدِیْمُوْا قَرْعَ بَابَ الْجَنَّةِ یُفْتَحْ لَکُمْ۔
یعنی جنت کے دروازے کو کھٹ کھٹاتے رہو تمہارے لئے کھول دیا جائے گا۔ (کیمیائے سعادت، ج:۲، ص:۸۸۳)
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم ہم کس طرح جنت کا دروازہ ہمیشہ کھٹ کھٹائیں تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا بھوک اور پیاس کے ذریعہ۔

آقا کریم نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ محبوب خدا، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے پوچھا یہ ٹکڑا کیسا ہے؟ تو سیدہ نے عرض کیا کہ میں نے ایک روٹی پکائی تھی تو میں نے آپ کے بغیر کھانا پسند نہیں کیا اس لئے یہ ٹکڑا آپ کے لئے لائی ہوں۔ تو آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: تین دن کے بعد یہ پہلا کھانا ہے جو تمہارے والد کے منہ میں جارہا ہے۔
(معجم کبیر طبرانی، ج:۱، ص:۲۵۹)

بھوک سے سوچ عظیم اور دل زندہ ہوتا ہے

اللہ کے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب، مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مَنْ اَجَاعَ بَطْنَهٗ عَظُمَتْ فِکْرَتُهٗ وَفَطِنَتْ قَلْبُهٗ۔ یعنی جو شخص اپنے پیٹ کو بھوکا رکھتا ہے اس کی سوچ عظیم اور اس کا دل ہوشیار ہوجاتا ہے۔
(۲) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا
مَنْ شَبِعَ وَنَامَ قَسَا قَلْبُهٗ۔ یعنی جو شخص سیر ہو کر کھائے اور سوجائے اس کا دل سخت ہوجاتا ہے۔
(۳) اور پھر آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا لِکُلِّ شَیْءٍ زَکَاةٌ وَزَکَاةُ الْبَدَنِ اَلْجُوْعُ ٥
یعنی ہر چیز کی زکوۃ ہے اور بدن کی زکوۃ بھوک ہے۔ (ابن ماجہ، ص:۱۲۶، احیاء العلوم، ج:۳، ص:۱۹۳)
امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ کم کھانا غفلت کی نیند سے محفوظ رکھتا ہے۔ کم کھانے سے عبادت کرنے میں آسانی ہوتی ہے، کم کھانے سے بار بار پانی نہیں پینا پڑتا اور استنجا وغیرہ کے لئے بار بار نہیں جانا پڑتا اس لئے کم

کھانے میں نفع زیادہ ہے۔

حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی جرجانی رضی اللہ عنہ کے پاس ستو دیکھے جنہیں وہ پھانک رہے تھے۔ میں نے پوچھا آپ ستو کیوں پھانک رہے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرا خیال ہے کہ چبانے اور پھانکنے کے درمیان میں ستر تسبیحات کا وقت ہوتا ہے۔ اس لئے میں نے چالیس سال سے روٹی نہیں چبائی۔ (احیاء العلوم، ج:۳، ص:۱۹۶)

حضرات! کم کھانے سے بدن کی تندرستی برقرار رہتی ہے اور بیماریاں دور رہتی ہیں۔ اور بھوکا رہنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا ۔ یعنی روزہ رکھو صحت مند رہو۔ (الترغیب والترہیب، ج:۲، ص:۸۳)

اے ایمان والو! حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی سے غفلت اور گناہوں کی کثرت کا سبب آدمی کا پیٹ اور شرم گاہ ہے۔ اور شرمگاہ کی خواہش کی وجہ پیٹ کی خواہش ہے اور کم کھانے اور بھوکا رہنے سے یہ تمام باتیں ختم ہو جاتی ہیں اسی لئے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔

اَدِیْمُوْا قَرْعَ بَابِ الْجَنَّۃِ بِالْجُوْعِ ۔ یعنی ہمیشہ جنت کا دروازہ بھوک کے ذریعہ کھٹ کھٹاتے رہو۔

(صحیح بخاری، ج:۳، ص:۸۱۲، احیاء العلوم، ج:۳، ص:۱۹۹)

پیٹ بھر کے کھانا اصل بیماری ہے

آقا کریم، اللہ کے حبیب ہم بیماروں کے طبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

اَلْبِطْنَۃُ اَصْلُ الدَّاءِ وَالْحِمْیَۃُ اَصْلُ الدَّوَاءِ (احیاء العلوم، ج:۳، ص:۱۹۸)

یعنی شکم سیری (پیٹ بھر کے کھانا) اصل بیماری ہے اور پرہیز کرنا (شکم سیری) سے اصل دوائی ہے۔

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے